

National Assembly of Pakistan

Assembly Debates

Saturday, the 21st June, 2014

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 10:07 of the clock in the morning. **Mr. Speaker (Sardar Ayaz Sadiq)** in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

[ترجمہ: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشنے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر (خدا) کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ اور ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر لوگ ہم کو زمین میں مغلوب کر دیں گے۔ یہ جاہی کہاں سکتے ہیں۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔]

Mr. Speaker: Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Speaker: Ch. Muhammad Shahbaz Babar, MNA, has requested for the grant of leave for 3rd, 6th, 11th and 14th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Sardar Kamal Khan Chang, MNA, has requested for the grant of leave for 14th, 20th and 21st June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Rana Umer Nazir Khan, MNA, has requested for the grant of leave for 16th to 18th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Justice (Retd) Iftikhar Ahmed Cheema, MNA, has requested for the grant of leave for 21st June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Ms. Ghulam Bibi Bharwana, MNA, has requested for the grant of leave from 12th to 19th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Sheikh Muhammad Akram, MNA, has requested for the grant of leave for 21st June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Khawaja Ghulam Rasool Koreja, MNA, has requested for the grant of leave from 14th to 18th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Mr. Roshan Din Junejo, MNA, has requested for the grant of leave for 16th, 17th and from 19th to 21st June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Sardar Ashiq Hussain Gopang, MNA, has requested for the grant of leave for 20th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Mr. Mujahid Ali, MNA, has requested for the grant of leave for 20th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Speaker: Ms. Shahzadi Umerzadi Tiwana, Parliamentary Secretary has requested for the grant of leave for 4th to 18th June, 2014. Is leave granted?

(The leave was granted)

For information:-

Mr. Speaker: Ms. Saira Afzal Tarar, Minister of State for National Health Services Regulations and Coordination has informed that she was unable to attend the Session on 20th June, 2014.

Mr. Speaker: Ch. Muhammad Barjees Tahir, Federal Minister for Kashmir Affairs and Gilgit Baltistan has informed that he was unable to attend the Session on 19th June, 2014.

Mr. Speaker: Now we will take up item No. 6. Leader of the Opposition.

PRAYER FOR MOHTARMA BENAZEER BHUTTO (LATE)
ON OCCASION OF HER BIRTHDAY

قائد حزب اختلاف (سید خورشید احمد شاہ): مسٹر سپیکر! میری آپ سے اور اس
ایوان سے گزارش ہے کہ آج پاکستان کی وہ لیڈر محترمہ بینظیر بھٹو کی
day ہے اکیس جون، کیونکہ انہوں نے terrorism اور extremism کے
خلافا جنگ لڑی جمہوریت کی بحالی کے لئے، تو میری گزارش ہے کہ ان کی
مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔
جناب سپیکر: پیر حسنا صاحب۔
(دعاے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ishaq Dar, Minister for Finance, to move item No. 6.

THE FINANCE BILL 2014

Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs,

Statistics and Privatization (Mr. Mohammad Ishaq Dar):
Thank you Mr. Speaker. I am pleased to move that the Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2014 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2014], be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: شیخ رشید صاحب بات کیجئے۔

شیخ رشید احمد: ابھی اس پہ کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اپوز کر دیا ہ۔ بات کرنی ہے۔

شیخ رشید احمد: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! پہلے تو مجھے پوری امید ہے کہ اس پر آپ نے اپنے وقت پہ سارے مسئلے کو طے کر لیا ہے۔ مجھے کچھ وقت دیں گے۔ کیونکہ جو ملک کے حالات ہیں اس میں آج کا بجٹ ایک تاریخی نوعیت کا حامل ہے اور میں منہاج القرآن گیا تھا تو اس کے بعد کہا گیا کہ شاید میں نے جو بات کہی ہے کہ جو appointments ہوئی ہیں۔ میں معزز وزیر خزانہ صاحب سے کہنا چاہتا ہوں اور میں بڑا زور دے کے یہ کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوا۔ اور دوسری گزارش جو میں کرنا چاہتا ہوں کہ فنانس نے بہت سے بل دئے، لوڈ شیڈنگ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ کوئی شک نہیں اور مسلم لیگ (ن) کی سیاسی اہمیت کا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ گو کہ اب اور مسائل بھی جنم پا چکے

ہیں۔ لیکن آپ دیکھیں کہ تین دن کے اندر نندی پور کا کیا حال ہوا ہے۔ میں نے گزارش کی تھی یہ Dongfeng Company جو ہے یہ black listed ہے اور نام بدل کے جو بارہ میں سے چار انجن جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ صاحب سے کہنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہاں بعض احباب سے، آپ کہتے ہیں کہ جو بات کرنی ہے پارلیمنٹ میں کی جائے۔ جب ہم پارلیمنٹ میں کرنا چاہتے ہیں تو جو زبان استعمال کرتے ہیں آپ کے ایک دو معزز لوگ، وہ لڑائی کو دعوت دیتے ہیں۔ اور مجھے خدشہ ہے کہ یہ کسی دن لڑائی کروا کے رہیں گے۔ اکبر بادشاہ ان پڑھ آدمی تھا۔ لیکن وہ پانچ دن اپنے ایک وزیر کے لئے جو اس کا مخالف تھا، اس کے گھر ٹینٹ لگا کے بیٹھا رہا۔ وہ کوئی کولمبیا، آکسفورڈ کا یا ایچی سن کا نہیں پڑھا ہوا تھا۔ وہ صلاحیتوں پہ گیا he went for quality not for loyalty اور آپ دیکھیں بارہ میں سے آپ نے اتنا بڑا amount دیا، بہت اچھی بات ہے ان کو دیں، میں نے قائمہ کمیٹی میں عرض کی تھی۔ خدا کے واسطے ہمارے دور میں بھی یہ انہتر انجن لئے گئے تھے، یہ تباہ ہو گئے۔ آپ نے بھی کیس کیا اور میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے endorse کیا کہ ہاں میں نے بھی یہ کیس نیب میں بھیجا اور میں نے بھی یہ کیس نیب میں بھیجا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ سارا قوم کا، آپ بیشک کہیں کہ ہم نے لون سستے لے کر کئے ہیں۔ ادھر ادھر ہوتا ہے۔ ادھر بیشک جن بھی مسائل پر آئے، جیسے بھی حالات میں آئے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے ایجنڈے میں یہ شامل تھا۔ آپ کے یہ manifesto میں شامل تھا کہ ہم کشتول توڑیں گے۔ لیکن اگر آپ ساٹھ سال کی تاریخ میں دیکھیں تو جتنا بڑا کشتول آپ نے اٹھایا ہے، وزیر خزانہ صاحب سے میں عرض کروں گا کہ اس سے پہلے اتنا بڑا کشتول نہیں تھا یہ، اس کا output کیا ہے۔ common man جو ہے، ستر فیصد لوگ اسلام آباد میں جناب سپیکر! جو

ہیں وہ گریڈ چودہ سے نیچے کے لوگ ہیں۔ اگر میں غلط ہوں تو مجھے خوشی ہو گی اس کی اصلاح کردی جائے۔ اور بیوروکریٹس جو ہیں ان کی صورت حال پر مجھے زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا۔ common آدمی کو اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بارہ ہزار روپے میں کرپشن نہیں کرے گا تو کیا کرے گا۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کی belt tight ہے۔ آپ کے حالات ایسے نہیں ہیں۔ I agree with this لیکن جہاں آپ نے اتنا بڑا ایک سسٹم نکالا ہے۔ آپ اسے بہت highlight کر رہے ہیں۔ لیپ ٹاپس پہ اربوں روپیہ آپ لگا رہے ہیں۔ آپ یقین جانیں کہ یہ منڈی میں بک رہے ہیں۔ اگر مجھ پہ آپ کو یقین نہیں ہو گا تو یہ آدھی قیمت پر بک رہے ہیں۔ لوگوں کی ضرورت اور اس پہ بھی آپ سٹڈی کریں میں وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کروں گا جناب سپیکر! آپ کے توسط سے کہ لیپ ٹاپ ایک youngster کی ضرورت ہے۔ لیکن دنیا نے جو study کی ہے کہ لیپ ٹاپ اور بیروزگار پھیلاتا ہے۔ اور اس کو انڈیا میں سٹڈی کیا گیا ہے، اس کو سری لنکا میں بھی کیا گیا ہے۔ یہ دینے کے لئے تو ایک اچھا تحفہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کی output اور yellow cab کا پہلے کیا اثر ہوا۔ جب میں نے عرض کی تھی کہ سوزو کی کمپنی کو privatize نہ کیا جائے۔ ان کو غریبوں کی سوزو کیوں کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ وہ نہیں سنی گئی۔

آج آپ نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ ہم نے وہی چیزیں رکھی ہیں جو پیپلز پارٹی نے پہلے رکھی تھیں۔ یہ کوئی معیار نہیں ہے جیسے آج میرے قابل احترام دوست نے کہا کہ بارہ مئی کو بیالیں لوگ مرے تھے اس وقت کوئی نہیں بولا، آج تو صرف چودہ یا بارہ مرے ہیں تو ساری قوم بول پڑی ہے۔ وہ وہ تھے، اس وقت بھی لوگوں نے بولا۔ انسانیت کے نام پر اگر آپ سمجھتے ہیں کہ

آپ نے attraction کو بہت elite class دی ہے۔ جو کراچی کے حالات ہیں، جو لاہور کے حالات ہیں، جو سارے پاکستان کے حالات ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عقل کا اندھا ہی اس ملک میں investment کر سکتا ہے۔ آپ جتنے مرضی اس کو کشش دے دیں۔ ابھی دیکھیں، مجھے معلوم ہے کہ ایک منسٹری جو گورنمنٹ ہوتی ہے اس کی information and sources بہت ہوتے ہیں۔ مینڈک کی زندگی بچانے کے لئے، مولانا صاحب ایک منٹ دیں گے سر 'مینڈک کی زندگی بچانے کے لئے برٹش نے اپنے بجٹ میں کتنے بلین پونڈ رکھے ہیں، میں ملین نہیں کہہ رہا تاکہ ایک باغ سے دوسرے باغ میں مینڈک جاتے ہوئے ہیں گاڑی کے نیچے نہ آجائے اور اس کی نئی 'جیسے آپ نے نئی سرٹکیں توڑی ہیں، آپ نے ایک بجٹ 48 بلین کا دیا ہے اور میں وزیر خزانہ کے سامنے عرض کرتا ہوں۔ اگر ان کو میری بات پہ یقین ہے، میٹرو کام پہلے شروع ہوا ہے اور ECNEC نے بعد میں approve کیا ہے۔

اگر مینڈک زندگی بچانے کے لئے اتنی جدوجہد ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ عام آدمی کے لئے وہ پمز میں چلے جائیں، انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہم یہاں جو چھوٹی ڈسپنسری ہے اسی سے شروع کریں۔ آپ آج ٹائم نکال کے پمز، پولی کلینک جائیں۔ وہاں جو آکسیجن گیس لگانے والی ہے۔ اس کے انسٹرومنٹس نہیں ہیں، خدا کے واسطے اور اگر چار پانچ چھ 'کیا وجہ ہے'۔ کل یہاں واقعہ ہوا ہے، ان کے جو زخمی ہیں، ان کو راولپنڈی اس لئے جانا پڑا، یہاں وہ گیس ماسک نہیں، مانیٹرنگ 'جو بھی اس کو کہتے ہیں اور جو بھی اس کو کہتے ہیں وہ نہیں ہے۔ خدا کے لئے ہسپتالوں میں دیکھیں کہ زچگی کے لئے اور میرے شہر سے شروع کریں۔ دو دو مائیں ایک ایک بیڈ پہ لیٹی ہوئی ہیں زچگی کے عالم میں

’ درخت کے اوپر کیل ٹانگ کے بلڈ دیا جا رہا ہے کیوں کہ اتنی بڑی پاپولیشن کی نقل مکانی ہو گئی ہے کیپٹیل میں، ہر شہر میں ’۔

یہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس ملک کی سیاست کا جغرافیہ بدلنے جا رہا ہے۔ شاید آج آپ کو میری بات سمجھ نہ آئے کیوں کہ آپ کی مصروفیات زیادہ ہیں لیکن اگر آپ انہی علاقوں میں یہ سہولتیں مہیا کر دی جائیں اور جس کا وزیر خزانہ صاحب نے مجھے کل ایک بھیجا بھی سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ترقیاتی فنڈز نہیں ہو سکتے۔ جناب 480 بیڈز کے ہسپتال آپ کو دیکھ رہے ہیں اور پاؤڈری قبضہ کر رہے ہیں، بلین روپے لگ چکے ہیں۔ آپ نے ایک میٹرو بس چلائی ہے۔ میں ایمان میں اور on record کہنا چاہتا ہوں، یہ تو آپ نے 48 بلین کا بجٹ اس میٹرو بس کا دیا ہے۔ اس کے اوپر اسلام آباد میں جو سڑکیں تباہ ہو گئی ہیں، اس پہ بلین روپے اور لگیں گے۔ یہ اسلام آباد کی ایک دن کی سڑکیں نہیں بنی ہوئیں۔ 48 بلین، چوبیس راولپنڈی کا اور چوبیس اسلام آباد کا، جو میں نے ڈیٹا پڑھا ہے، 48 بلین روپے صرف میٹرو بس کا ہے اور اس کے بعد یہ سڑکیں ابھی تک بیس سال سے آپ سے مین ہائی وے نہیں بن سکا۔ مین ہائی وے دونوں طرف کی آپ دیکھیں، 85 سے یہ لگے ہوئے ہیں، 85 میں اس پارلیمنٹ میں آیا اور اس وقت یہ روڈز بن رہے ہیں اور اب تک بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا کہ اگر اسمبلی میں کہنا ہے تو investigation کی جائے کہ یہ جہلم ’ میں آپ کے سامنے یہ عرض کر رہا ہوں، کوئی پریس کانفرنس یا میڈیا میں نہیں کہہ رہا کہ یہ جو پیچیس ملین کی جو transmission line کو دی گئی، چائنہ اور GOJOBA کو جو لائن دی

گئی، اس transmission line بغیر ٹینڈر کے ' میں اس ایوان میں نواز
مشریف صاحب کو یہ credit دیتا ہوں کہ میرے پریس کانفرنس کے بعد high
official نے مجھے انفارم کیا کہ ہم نے اس کو کینسل کر دیا ہے۔

اسی طرح آپ 4-4 terbel، دیکھیں، China Gojoba کو کیوں کہ دیا
گیا۔ آپ کو پتہ ہے کہ پھر اس کو کیوں کینسل کیا گیا۔ China Gojoba کا
جو lowest tender تھا پھر ورلڈ بنک کے کھنہ پہ آپ نے اس کو کینسل کیا۔
یہ کھنا کہ دال میں کالا نہیں ہے۔ اسی طرح میں نے عرض کیا کہ وزیر پیٹرولم
بھی یہاں موجود ہیں کہ ایل این جی آپ لگانے جا رہے ہیں۔ ایل این جی کے
لئے جو ریٹس آرہے ہیں۔ وہ انتہائی خوفناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ٹینڈر کر
رہے ہیں fair کر رہے ہیں۔ جو آپ اس کا پلیٹ فارم بنا رہے ہیں میرے اس پر
بھی خدشات ہیں اور میری دعا ہے کہ غلط نکلیں۔ میرے خیال میں اس کی
water leveling کی کوئی testing نہیں ہوئی۔ کوئی اس کے آپ نے
before time NOC نہیں لئے۔

جناب سپیکر! اب پی آئی اے کے بارے میں 'سات سو بتیس یا چھ سو
اسی پائلٹ ہیں in between جہاز ہیں پندرہ ' جس دن پی آئی اے شروع
ہوئی، جہاز تھے 55 اور عملے کا کیا عالم ہے، دو تین جگمیں ہیں جہاں ہر آدمی آکے
اپنے معاملات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ میرا خیال ہے 65 یا 66، مجھے
exact year یاد نہیں ہے اور اس وقت کے پی آئی اے کے سٹیشن دیکھیں،
آج کے سٹیشنوں سے کم و بیس اٹھارہ یا بیس سٹیشن زیادہ تھے Zoric تھا۔ آپ
چیک کر سکتے ہیں۔ آج ہم روز اپنے سٹیشن decline کر رہے ہیں۔ ہم سارے

customer دوسری اتر لائنوں کو دے رہے ہیں۔ ہم نے اتنا customer دوسری اتر لائن کے دے دیا ہے کہ یہ جو اتر لائن ہے، اپنا یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ یقیناً شاید میں اپنی بات بہتر طریقے سے نہیں کر سکا۔ آج سے پہلے جو remittances تھیں اس میں decline ہوئی ہے پچھلے مہینوں میں، آپ نے کہا ہے کہ اضافہ ہے، اگر وہ 12 تھی تو آج چھ یا آٹھ فیصد ہے۔ saving میں آپ چیک کریں، آگے سے فرق ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کے دور میں saving and remittance میں اضافہ ہوا لیکن وہ صورت حال اب دوبارہ decline کی طرف جا رہی ہے۔ جناب سپیکر ! میں یہاں یہ بھی عرض کروں گا اور یہ میری suggestion ہے لوگوں کو اتنے دھکے پڑ رہے ہیں جہاں اتنا پیٹرول منگا کیا ہے، دو چار روپے کر کے، جس طرح میں نے پی ٹی وی پہ کئے، پچیس روپے لگائے۔ اس وقت یہ ایوان یہ بل پاس نہیں کر رہا تھا۔ خاص طور پر خواتین نے اتنا serious protest کیا کہ یہ مسئلہ بڑھی مشکل سے ہوا۔ آپ رجسٹریشن کے سارے ٹیکس، دوسرے جو ہیں، یہ لوگوں کی جان چھڑائیں، جعلی سٹیمپس لگتی ہیں، جعلی voucher جاتے ہیں اور میں نے یہ بھی وزیر خزانہ کو ' کیوں کہ وزیر خزانہ صاحب ہی اس سارے بجٹ کو دوسری منسٹریوں کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کی تھی کہ اس ملک میں law and enforcing agencies کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ ان کو ہم اکٹھا کر رہے ہیں، joint investigation کر رہے ہیں، joint headquarter بنا رہے ہیں And result is big zero.

Panic ہیں جی۔ پولیس اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے ' میں یہ نہیں کہتا کہ میں فوج کی بات کروں اور پولیس کی بات نہ کروں۔ پولیس والوں کو وردی اتارنے کا اس کو ٹائم ہی نہیں ملتا، وہ اتارنا ہے پھر whistle بج جاتی ہے۔ اٹھارہ گھنٹے جب پولیس والا کام کرے گا اور اس کی ٹرانسپورٹ کا جو عالم، جو اس کی خوراک کا مسئلہ ہے، اس دھوپ کے عالم میں لوگوں کو کھڑا رکھتے ہیں۔ کیا یہ بہتر ہو کہ آپ لوگ ہیلی کاپٹر کو زیادہ استعمال کریں۔ چھ سو ساٹھ یا ستر آدمیوں کی ایک پوری نقل و عمل ہے، اس سے بھی آپ جان چھڑائیں۔

جناب سپیکر: Thank you jee.

شیخ رشید احمد: جناب سپیکر! آج تو آپ نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: میں actually دیکھ رہا تھا۔

شیخ رشید احمد: سر کسی اور نے oppose ہی نہیں کیا، یہ سب لوگ بول سکتے تھے۔

جناب سپیکر: ایک آئریبل ممبر نے کیا ہے۔

شیخ رشید احمد: بہتر جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اب میں اس ملک کی دیکھیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس ملک میں چار صوبے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میں basically دیکھ رہا تھا یہ تو فنانس بل کے اوپر ہم نے ڈسکشن کرنی تھی آپ باہر لے گئے میں نے پھر بھی جانے دیا۔

شیخ رشید احمد: اگر میں فنانس سے باہر جاؤں تو مجھے آپ کہیں۔

جناب سپیکر: فنانس بل پر بات کریں۔ مہربانی وائٹڈ اپ کیجیے 12'13 منٹ
It is basically budget speech, let be frank. ہو گئے ہیں۔
Kindly wind up the speech.

شیخ رشید احمد: بہتر جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں اس ملک میں چار صوبے ہیں چار زبانیں ہیں چار کلچر ہیں اور ایسے محسوس ہوا بہت اچھا کیا وزیراعظم نے کہ کل آئی ڈی پیز کے لے پشاور گئے اور انہوں معاملات کو بہتر طور پر دیکھا ہو گا۔ لیکن اس کا میکانیزم کیا ہونے جا رہا ہے۔ خدا نخواستہ خدا نخواستہ ویسے تو میرے ساتھ اچکزئی صاحب افغانستان کے expert بیٹھے ہیں جو میرے شکوک و شبہات ہیں اگر شمالی افغانستان سے کل کوئی حملہ ہو جاتا ہے اور اس ساری فوج کو آپ نے اتنا engage کر دیا ہے۔ دس سال سے فوج un-declare war کے خلاف لڑ رہی ہے۔ اس کو جو سپورٹ ملی ہے وہ بھی نرمے دھرمے ملی ضرور ہے۔ Thanks God. لیکن اب جو عالم اس وقت آ رہا ہے جناب سپیکر میں نہیں سمجھتا کہ یہ ایک ایسا عالم تھا کہ جس میں لڑائی جھگڑے کی گنجائش ہے۔ شمالی وزیرستان میں ساری قوم اور ساری پارٹیوں کو ایک زبان ہو بات کرنا چاہیے۔ شکر ہے فضل الرحمن صاحب کل اگر وہ یہاں موجود ہوتے تو میں برملا ان کو مبارک دیتا۔ ابھی میں اپنے بھائی اچکزئی کو بتا رہا

تھا 'کل میری شجاعت صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو اسی وقت میں نے کہہ دیا تھا کہ آپ وزیر بن جائیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں آیا ہی تھا کہ مجھے فون آ گیا کہ پنچو۔ آپ کے پاس لوگوں کی کھی نہیں ہے۔ پی ایم ایل (ن) میں پڑھے لکھے لوگوں کی کھی نہیں ہے۔ کسی کو اتنا فخر نہیں ہونا چاہیے کہ سات سات وزارتیں اپنے پاس رکھی جائیں۔ کسی کو اتنا فخر ناز نہیں ہونا چاہیے کہ وہ one in seven اور جمہوریت جو ہے for the family, by the family and of the family نہیں ہے۔ This is from the people اور اگر آپ اپنا ارد گرد کا مسئلہ دیکھیں ارد گرد کا محلہ وقوع دیکھیں اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ صرف ایک صوبے اور ایک مرکز کو اہمیت دے دی گئی ہے اور ساری بیروکریمی ایک صوبے سے لائی جا رہی ہے۔ ایک سال کے مسائل کے بعد جو لوگ توقع رکھ رہے تھے خدا معلوم دعوے بہت ہیں۔ میں تو پرائیکٹیکل دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہا جا رہا ہے چھ مہینے سے اب دو سال تین سال کی بات کی جا رہی ہے۔ لیکن ایک basic بات ہے اگر بجلی نہیں ہو گی تو جو ملتان میں مزدور کی حالت ہے جو فیصل آباد میں مزدور کی حالت ہے یقیناً لاہور میں بھی مزدور کی جو حالت ہے اور میں نے وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کی کہ تھی کہ بارہ چیزیں ہیں۔ عام آدمی کو بھی چاہیے اور پڑھے لکھے آدمی کو بھی چاہیے۔ تین چیزیں ان پڑھ آدمی کو چاہیں۔ بجلی ہے گیس ہے۔ آپ بجلی دے دیں میں claim نہیں کرنا پر میری اطلاعات یہ ہیں کہ جتنی بجلی چوری آج کے دور میں ہو رہی ہے جتنی گیس چوری آج کے دور میں ہو رہی ہے پاکستان کی تاریخ میں اتنی بجلی کی چوری اور گیس کی چوری کبھی نہیں ہوئی۔ جو نئے نئے آلات لوگوں نے چین سے منگوائے ہیں اور اب تو گھروں میں آگے ہیں یہ circuit type کے گیس کے۔ اور اسی سے گھروں میں آگ لگ رہی ہے۔ کیا کوئی کسٹم کے جو انجینئرز ہیں وہ یہ

دیکھیں۔ یہ جو چوری کے آلات آ رہے ہیں یہ جو چوری کی مشینیں آ رہی ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی کنٹینر کو کھولتا ہی نہیں ہے۔ کوئی کسٹم آفیسر ہے اس کے آگے کلیرنگ ایجنٹ ہیں اور وہ کلیرنگ ایجنٹ percentage سامنے رکھتا ہے اور appraiser دستخط کر دیتا ہے۔ کوئی کوالٹی چیکنگ نہیں ہے۔ تمام کوالٹی سرٹیفکیٹ پاکستان کے جعلی ہیں mostly اور کمپنی والوں کی اتنی lining ہوتی اور جو بڑے لوگ ہوتے ہیں وہ پہلے ہی یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ میں جناب سپیکر استدعا کرنا چاہتا ہوں وہ میں later on بھی کروں گا کہ اس ملک میں جو حالات ہیں اس اسمبلی میں تو آپ کو first time ایسی صورتحال ہے نہ یہاں تمہیں دولتانہ نے کوئی چوڑیاں پھینکی ہیں سپیکر پر اور میری اچھی طرح یاد ہے کہ وزیر خزانہ صاحب یہاں بجٹ پیش کرتے تھے اور جب وہ پیش کرتے تھے تو ان کو بجٹ پھاڑ کر مارے گئے ہیں اور اس کی کوئی روایت نہیں ہے اور آپ کو خورشید شاہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اتنا عظیم انسان اتنا ملن سار اور اتنا cooperative, as a Opposition Leader نایاب ہے اس سیاست میں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

شیخ رشید احمد: آپ حکم دیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: میں request کر رہا ہوں۔ آپ چاہتے کیا ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ میرے اوپر کوئی چیزیں پھینکی جائیں۔

شیخ رشید احمد : ہم یہاں گالیاں کھانے نہیں آئے۔

Mr. Speaker: I will not allow that.

شیخ رشید احمد: ہم ان کو نہیں کہیں گے جس دن یہاں قائد ایوان بیٹھے ہوں گے پھر ہم بات کریں گے۔ آپ کا اور قائد ایوان کا فرض ہے کہ ' دو آدمیوں نے oppose کیا ہے۔ کیا چاہتے ہیں آپ اس ایوان سے۔ اتن لیٹا ہوا ایوان آپ کو مل رہا ہے اور آپ ہمیں گالیاں دیں گے تو اس کا نتیجہ ایک دن بڑی خبر بنے گی۔

جناب سپیکر: آپ ذرا ڈاکٹر عذرا فضل بیچوہو صاحبہ کی تقریر she will be precise on the Finance Bill. Finance Bill کے اوپر وہ بات کریں گی۔ یہ بجٹ تقریر نہیں ہو گی۔

Dr. Azra Fazal Pechuho: Thank you Mr. Speaker for the vote of confidence. My objection to the Finance Bill, 2014 is advance taxes کہ اس میں بہت سارے رکھنے گئے ہیں۔ And this causes problem because advances taxes means that you are presuming that the person has that income to pay taxes on. There has been a reduction in the corporate tax which is something that should not have been done. Withholding tax on the other hand, is

a tax which has been increased in companies and other than companies by about one and two percent. Capital gains tax on securities is a good move on the part of the Finance Ministry. However, this should go beyond 24 months. It should not be just for securities which are there for 24 months, but should be applied to securities beyond 24 months. Alternate corporate tax has been applied. This is an accounting income. The reconciliation of this accounting income will be difficult because reconciling accounting income depends upon expenditures. How will you ensure that the expenditures

are justified?
ہمارے ہاں ویسے ہی ٹیکس کا کلچر نہیں ہے

FBR is not strong enough here and to do all this accounting. And I think the main objection to the Finance Bill is it has made taxation very convolutive and very difficult to be implemented. Bonus shares are also targeted for taxation. Not a very good move I think, because I personally feel bonus shares should not be taxed. They are hardly given as cash or handouts, but are given as shares against the existing shares. Then again, the main objection, however, in this Finance Bill

is the definition of filer and non-filer. The definition itself is not a problem, but the fact is that the implementation of this is going to be a problem.

Mr. Speaker: Kindly order in the House.

Dr. Azra Fazal Pechuho: Sir, you know that the filer, as defined in the Finance Bill, is that “the filers are persons who are not only have the NTN numbers, but also filing their returns. And the non-filers are one who may have an NTN number, but are not filing their returns. So, when each transaction in a bank occurs, which are rapid transactions and the frequent transactions, how will the bank be able to identify filers and non-filers. کیونکہ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں real time data collection-ساتھ ہے بینک کے ساتھ نہیں

And this is going to take a long time to be implemented and FBR itself has not the capacity. And the NTN records have huge files, which cannot be downloaded immediately to find out whether the person who is transacting is a filer or non-filer.

I think this is very impractical move on the part of the Finance Ministry because filers and non filers will create a huge load on banks than they are doing when they are giving services and plus --- one part of this is very good is the purchase on immovable property. I know why the filer non filer move has taken place, it is a case of time to encourage people that if you are a filer, you get less taxes, you pay less taxes and if you a non filer, obviously your taxes on immovable properties increase and other goods increases.

But the fact of the matter is that there may be lot of problems in addressing this issue because even FBR does not have the capacity, in fact its website itself, if you go into its website, it is not updated, and you have this case of where they cannot manage their own website, where will they manage this kind of huge problem.

The other thing that I have an objection is on the input tax adjustment which is restricted to goods and

services and used in manufacturing of sale and taxable goods. The proposed amendment is inconsistent with the VAT system and will lead to interpretation problems and there is a claim on the input tax.

Taxes have been charged at one percent on supplied made to unregistered person. And there has been excluded
اچھا اس ٹیکس میں پر اہلہم یہ ہے کہ
one percent supplies unregistered person کے اوپر جو لگایا گیا

You are penalizing people who
ہے اس سے مسئلہ یہ ہو گا کہ
may be paying the taxes and if the person they are taking serving from is an unregistered person, he will be held responsible rather than the person who is an unregistered person for the taxation. So it becomes a little bit complicated and I think it's unjustified.

Then again you have, tariff rate has been reduced, which is again I think is not good. Custom duties on networking equipment has been implemented. آپ لوگوں نے

We are all looking forward to
تھری جی اور فور جی کی سیل کی ہے

having all these types of this very expensive equipment which is imported for the networking system to come from abroad. And اس میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں

This will slow down the process of putting the whole country on to the internet, networking services and mobile and especially the smart phone services. یہ اس وجہ

You have raised, this equipment is already سے ہو گا expensive. And you have raised the tariff, the taxes on it to ten percent in custom tax to ten percent. This will cause a problem where the companies may not be wanting to go into areas which are not so lucrative for them. So this is one tax that are very much against and I think all intercom, telecom industry should be encouraged, they should be encouraged to expand their services.

The Gas Infrastructure Development Cess Act 2011, I am very grateful to the Finance Minister, he did reduce the taxes, he assured us on the Floor of the House that he is going to reduce the taxes, but I still feel that tax is not the Federal Government, it should not go into the Federal Government's receipts. This tax should be

implemented either by the provinces or should not be there altogether. Thank you very much Mr. Speaker.

جناب سپیکر: فنانس بل کے اوپر کسی نے اور oppose نہیں کیا۔ جب میں نے ریز کیا تھا تو دو لوگوں نے oppose کیا تھا۔

جناب محمد اسحاق ڈار : سر بس process کو follow کریں۔ آپ نے کہا کہ ایک گھنٹہ بولوں۔

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ صرف آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد اسحاق ڈار : لیڈر آف دا اپوزیشن کہہ رہے ہیں کہ تین گھنٹے بولوں۔ جناب سپیکر ! بہت شکریہ میں briefly دونوں آئریبل کولیگز کا جواب دینا چاہوں گا۔ یہ چیزیں ہم نے پہلے بھی ڈسکس کی ہیں بجٹ کے process میں۔ لیکن چونکہ کچھ چیزیں repeat ہو رہی ہیں but even at the cost of repetition I will like to just bring to the notice of the honourable members what is the factual position on each of the objections they have raised. Appointments on merit although Finance Bill but I assure the honourable member کہ اپوائنٹمنٹس میرٹ کے پراسس کے ذریعے ہو رہی ہیں اور اگر وہ کسی وقت بیٹھ کر ڈسکس کرنا چاہیں یا ان کی انفرمیشن ایسی کوئی exceptional ہے تو ضرور شیئر کریں I can

guarantee him that there is no intention میرٹ کو چھوڑ کر اپنے cronyism کے اندر داخل ہوں تو یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس پر آپ کو یاد ہو گا کہ سپریم کورٹ نے ایک اپوائنٹمنٹ کمیشن، اس میں Ferguson which is a credible firm in the country اس کی ہیومن ریسورس کو engage کیا گیا اور ہزاروں درخواستیں آئیں اور اسی وجہ سے ساتھ، آٹھ مہینے اس پراسس میں لگ گئے اور اس کے بعد جو پراسس ہوتا ہے تو خود آئریبل ممبر اس پراسس کا حصہ رہے اور ان کو پتا ہے کہ کیا پراسس ہے، کمیٹی بنتی ہیں، مختلف منسٹریز ہوتی ہیں اور Revenue Ministry کا سیکرٹری بھی ہوتا ہے اور پھر ایک منسٹر اس کو چیئر کرتا ہے۔ سارے پراسس کو as per the law and rules, have been strictly followed لیکن اگر ان کے نالج میں کوئی ایک، دو، تین ایسی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہیں he is most welcome after the budget وہ کہیں گے تو میں ضرور اس کو مزید دیکھنے کے لیے تیار ہوں اور جو relevant لوگ ہیں ان نالج میں اور پرائم منسٹر صاحب کے نالج میں لانے کے لیے میں حاضر ہوں۔ سب کو پتا ہے کہ ایک دن میں تو لوڈشیڈنگ ختم نہیں ہونی، کل بھی پرائم منسٹر صاحب نے ایک جگہ تقریر میں کہا ہے کہ انشاء اللہ، ذرا order of the House کرائیں۔

جناب سپیکر: شاہد صاحب لیڈر آف دا اپوزیشن کو ڈسٹرب کر رہے ہیں جناب محمد اسحاق ڈار: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ انہوں نے کل بھی کہا ہے کہ انشاء اللہ لوڈشیڈنگ ہمارے اس tenure میں ختم ہو گی اور اسی tenure میں ختم ہو گی۔ آئریبل ممبر ماشاء اللہ اتنے زیادہ experienced ہیں اور ان کو بھی پتا ہے کہ یہ کوئی بجلی کا سوچ آن آف نہیں ہے کہ کوئی آئے

اور اس میں پیسے ڈالے اور on کرے تو پورے ملک میں بجلی آجائے گی۔
 Unfortunate ہے لیکن پراسس شروع ہو چکا ہے، مختلف جو پراجیکٹ لگ رہے
 ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ جس ہمت اور محنت کے ساتھ ہم، ہاؤس اور سب لوگ
 لگے ہوئے ہیں تو اس طرح چلیں، ٹھیک ہے اس پر اہلم کو تین سے چار سال کم
 سے کم ضروری ہیں ختم کرنے کے لیے۔۔۔

جناب سپیکر: میں آزیبل ممبر سے کہوں گا کہ جو لوگ اس فنانس بل پر
 ڈسکشن پرائیوٹلی کر رہے ہیں، ذرا اپنی آوازیں آہستہ رکھیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار : اس میں یہ گزارش ہے کہ اگر اس وقت ساڑھے چار
 ہزار کا maximum shortfall ہے، سپلائی ڈیمانڈ کی peak shortfall کبھی
 بائیس ہو ہوتی ہے، کبھی تیس سو اور یہ پنتالیس سو تک بھی گئی ہے۔ لیکن تین
 سے چار سال تک منصوبے اللہ کرے انشاء اللہ وقت پر لگ جائیں تو یہ تقریباً
 گیارہ ہزار میگاواٹ ایڈ کریں گے اور اگر گیارہ ہزار میگاواٹ ایڈ ہوتی ہے تو جیسے
 انہوں نے خود ہی کہا کہ انڈسٹری کو، کاروباری سیکٹر کو، زراعت کے لیے بھی
 ہمارے پاس وافر مقدار میں extra بجلی موجود ہو گی اور جو مستقبل کی ڈیمانڈ
 ہے وہ بھی پوری ہو گی۔ انہوں نے نندی پور کا کہا اور میں نے اس دن بھی
 چونکہ فرمایا تھا اور میں نے اس کو چیک کرایا وہ کام کر رہا ہے۔ اب مجھے
 frankly میں ان کے ساتھ نندی پور جاؤں یا واٹر اینڈ پاور منسٹر جا کر دیکھیں۔
 مجھے منسٹری یہی بتا رہی ہے کہ نندی پور کا فرسٹ فیز سو میگاواٹ کا جس کی
 inauguration ہوئی ہے وہ کام کر رہا ہے۔ لیکن میں ان کے views دوبارہ
 واٹر اینڈ پاور منسٹر آتے ہیں تو ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کیونکہ وہ اس

وقت نہیں بیٹھے ہوئے، تا کہ وہ اس کو دوبارہ چیک کر لیں۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ ادھار ادھار ہوتا ہے اور کٹکول بڑا ہو گیا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ کٹکول بڑا نہیں ہوا۔ اس پارلیمنٹ نے جتنا allow کیا تھا fiscal deficit، یہ ہم سب کو پتا ہونا چاہیے کہ اگلے سال آپ جب کہتے ہیں کہ چھ فیصد of the GDP آپ کا fiscal deficit ہو گا تو ہمیں day one پر پتا ہے کہ اگلے سال اتنا ادھار تو لینا پڑے گا۔ اس ادھار کے اوپر undisciplined گنا جاتا ہے اور یہ کٹکول بڑا اس لیے نہیں ہوا کہ جو پیسے آرہے ہیں، میں نے آگے بھی عرض کیا تھا کہ وہ تمام پیسے لوکل قرضہ فوری طور پر equal amount میں ختم ہو جاتا ہے deduce ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا component بدل رہا ہے اس کی composition بدل رہی ہے، آپ نہیں چاہتے کہ ریزرو 2.7 بلین رہتے جو predicted تھے اور جو calculated تھے اور جو فروری میں پہنچ گئے تھے۔ آج اللہ کے فضل سے ہم نے اگر اس پر قابو پایا ہے اور ریزرو کی پوزیشن اچھی کی ہے اور آپ کے چیلنج کی وجہ سے ڈالر کا ریٹ ماشاء اللہ 98 پر آگیا۔ آپ کو ثواب ملے گا، اس ملک کا سات سو ارب کا قرضہ کم ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کٹکول بڑا نہیں ہو رہا۔ آپ پلیز اس میں clarify mind میں رکھیں کہ جو بھی پیسہ آتا ہے اس کا Rupee component اسی دن سٹیٹ بینک میں اتنا لون سیٹل ہو جاتا ہے اور ہمارا لون ٹوٹل نہیں بڑھ رہا، ماسوائے fiscal deficit جو اس پارلیمنٹ نے منظور کیا ہوا ہے۔ تو یہ concept اگر کہیں تو میں بیٹھ کر بھی explain کر سکتا ہوں اور میں نے اس بجٹ پراسس کے دوران تین دفعہ explain کیا ہے۔ تو ٹوٹل اماؤنٹ وہی ہو گی جو آپ نے allow کی ہوئی ہے اور fiscal deficit GDP کا، ہمارا ہوتا کیا ہے ہم کہتے ہیں کہ چار فیصد کریں گے اور کرتے ہیں آٹھ، ساڑھے آٹھ، وہ نہیں ہونا چاہیے۔

That means آپ نے ایک ہزار قرضہ لے کر چلانا تھا ایک سال آپ نے دو ہزار ارب روپیہ پچھلے قرضہ لے کر چلایا وہ that is called

indiscipline اس میں میں assure کرتا ہوں کہ بالکل ایسی بات نہیں ہے جتنی inflows ہیں اس کافوری طور کے اوپر Rupee component جو اس کو retire کر دیا جاتا ہے اس کو کم کر دیا جاتا ہے انہوں نے لیپ ٹاپ کا ذکر کیا کہ وہ آدھی قیمت پر بکتے ہیں میرا خیال نہیں کہ ایسی کوئی بات ہے میرا خیال ہے ہمیں اپنے future کی جو یوتھ ہے اس کے اوپر trust کرنا چاہیے ایک تو یہ ہے کہ یہ تو قرعہ اندازی ہوتی نہیں یہ تمام ایم ایس سی کے طلباء کو طالب علموں کو ملنے ہیں M Sc student, MA students, M Phil student, Ph D students یہ ان کے لیے ہیں اب یہ علیحدہ بات ہے کہ میں اور شیخ صاحب ہم پرانے کھلاڑی ہیں ہمیں کمپیوٹر یہ لیپ ٹاپ اتنے اچھے نہیں لگتے تو ہم نہ لیں لیکن students کے لیے ضروری ہیں جناب آج کی دنیا میں اس کے بغیر کام نہیں چلتا ہم بہت پیچھے رہ گئے ہیں ہم اس معاملے میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں آپ اپنے سٹوڈنٹس کو جو پنی ایچ ڈی کر رہے ہیں بیچارے نہیں afford کر سکتے جو آپ کے ایم فل کر رہے ہیں ایم ایس سی کر رہے ہیں ایم اے کر رہے ہیں یہ چیزیں تو یہ سپورٹ کیا کرتے ہیں ایک طرف یہ یونیورسٹی کے ہوسٹل اس کا جو کالج ہے اس کے لیے بار بار بات کر رہے ہیں دوسری طرف سٹوڈنٹس کے لیے اگر اچھی بات کرنی ہے تو اس کے لیے appreciate نہیں کر رہے یہ تو میرا خیال ہے سیاست برائے سیاست ہے تو اور بات ہے ضرور آپ اعتراض کریں لیکن یہ سکیم بہت اچھی ہے اس سے ملک میں انشاء اللہ بچے جو ہیں آج کل تو اس کے بغیر

connectivity نہیں ہے اتنی زیادہ internet ان کے downloaders بھی ساتھ دیے جا رہے ہیں وہ اپنے کالج کے لان میں بیٹھ کر اپنا کام کر سکتے ہیں

internet connectivity کے ساتھ 3 جی اور 4 جی ابھی جو محترمہ عذرا صاحبہ نے بات کی ہے وہ 3 جی 4 جی سے آپ سیکنڈز میں interconnect کریں گے اپنے آپ کو اور ریسرچ دنیا میں جناب دنیا کی لائبریری جو آپ کے پورے گھر میں نہیں سما سکتی آپ کو انٹرنیٹ میں access ہو جاتی ہے ان کے اپنے سبجیکٹس میں یہ میرے خیال میں ایک اچھی سکیم ہے اس کو ہم depoliticize ہی رکھیں تو اچھا ہے اسی طرح میں نے گزارش کی انہوں نے کہا کہ elite class کو attraction دی جا رہی ہے میں اب اس تفصیل میں نہیں جاتا کہ ادھر سب سے زیادہ فوکس کیا گیا ہے وہ نیچے سے اوپر ہم گئے ہیں اور میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ سب سے پہلا حق اس ملک کے وسائل کے اوپر ان لوگوں کا ہے جو خط غربت کی لکیر سے نیچے رہتے ہیں اور ان کے لے چالیس ارب سے 118 ارب یا کیس تیس ارب سے 95 بلین ایک سال میں دیا گیا ہے جناب سپیکر! یہ کوئی بڑی بات نہیں میں نے پہلے بھی کہا تھا میں اب ان کو نہیں کہنا چاہتا انہوں نے نام لے کر بی بی کا ووٹ تو ضرور لیا اور منتخب ہوئے لیکن 34 سے 40 ارب روپے تک گئے ہیں پانچ سال میں بارہ ہزار روپیہ ہی رکھا ہے ہم نے تیس ارب کیش سے 95 بلین لے کر گئے ہیں چالیس ارب سے 118 ارب تک لے کر گئے ہیں بارہ ہزار سے اٹھارہ ہزار روپے per annum ان کا وظیفہ کیا پچاس فیصد زیادہ اور 41 لاکھ فیملیز سے 53 لاکھ فیملیز تک لے کر جا رہے ہیں تو میرا خیال ہے ان کا حق سب سے پہلے ہے جن کو income supplement کی ضرورت ہے اور میں کہتا ہوں کہ وہ ہمیں سب کو ثواب اس ایوان کو ثواب ہو گا جب آپ اس کو

endorse کرتے ہیں اس خرچے کو تو آپ سب کا اس ثواب میں حصہ ہے اس کے بعد obviously اگلی جو tear وہ پنشنرز کا ہے اور معزز رکن کو اچھی طرح پتہ ہے کہ یہ خود کھتے رہے تھے تین ہزار سے کیا ہوتا ہے لیکن کاش کہ اتنا پیسہ ہو اتنے وسائل ہوں کہ ہم اس تین کو بارہ ہزار کر دیں لیکن اتنا ضرور کیا ہے کہ اتنی دیر اس کی چیخ و پکار ہوتی رہی کہ ہم نے آتے ہی ایک سال میں اس کا سو فیصد اضافہ کر کے تین ہزار سے چھ ہزار روپیہ مہینہ کر دیا ہے 36 ہزار سے 72 ہزار روپے سالانہ کر دیا ہے capacity ہے سر جتنے وسائل ہوں گے اللہ کرے تیل گیس نکلے جو کہ الحمد للہ نکل رہی ہے یہ بھی ایک سال میں 72 ہزار بیرل سے ایک لاکھ بیرل ہم کر اس کر چکے ہیں تیس فیصد اضافہ ہو چکا ہے ہماری ایک سال کی کوششوں میں منسٹری آف واٹر اینڈ پاور اس پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ میٹرو کا ذکر کیا میں ایک چیز تو یہ clarify کر دوں کہ انہوں نے فرمایا کہ ECNEC کی approval سے پہلے وہ کام شروع ہو گیا وہ ایک ہی صورت میں شروع ہو سکتا تھا اور ان کو پتہ ہے بحیثیت وزیر بڑی اچھی طرح یہ رہے ہیں کہ ایکٹیک کا چیئرمین anticipatory approval دے سکتا ہے اور کام شروع ہو سکتا ہے میں فلور میں کہتا ہوں کہ میں نے anticipatory approval نہیں دیا اور ایکٹیک کی approval کے ساتھ ہی کام شروع ہوا ہے ایک یہ وضاحت میں دینا چاہتا ہوں میں clarification کو حتی الامکان میں اس کو anticipatory approval کرتا ہوں avoid کہ کوئی unless ایسی نہ ہو یا اس طرح کی مجبوری نہ ہو میں نے شاید دو یا تین ایک سال anticipatory approval دی ہوں میں کہتا ہوں ہاؤس میں آئیں ایکٹیک کی میٹنگ میں جو ایک ایک سال کے بعد ہوتی تھی جناب سپیکر! Virtually ہم almost on average ایک مہینے میں ایک میٹنگ کرتے ہیں اور ہماری

میٹنگز جو ہیں وہ ریگولر ہوتی ہیں تو میں معزز رکن کو یہ ensure کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایکٹیک کی approval کے ساتھ شروع ہے دوسری اس میں ایک confusion ہے وہ یہ ہے کہ شاید ٹوٹل راولپنڈی کا بھی اور فیض آباد سے اسلام آباد فیڈرل گورنمنٹ کر رہی ہے جناب ہم نہیں کر رہے مجھے یہ احساس ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس وسائل کا شیئر بہت کم رہ چکا ہے پچھلے این ایف سی ایوارڈ کے بعد ہمارے پاس although technically 42.5 percent divisible pool صوبوں کو دینے کے بعد جو آپ نے سپیشل ان کو این ایف سی میں پچھلی حکومت نے دیے war on terror اور subvention grants, Octroi district کے میں اس کے بعد two third جا رہا ہے صوبوں کو اور one third یہاں رہ جاتا ہے تو ہم نے صرف فیض آباد اسلام آباد فیڈرل گورنمنٹ دے گی باقی صوبہ پنجاب as any other province جیسے میٹرو خیبر پختونخواہ نے اناؤنس کی ہے تو اپنے پیسے سے کر رہے ہیں تو جناب سپیکر! یہ priority ہونی چاہیے کہ یہ سارا پیسہ فیڈرل گورنمنٹ نہ دے گی نہ ایکٹیک کی approval ہوئی ہے پنجاب نے اپنا approve کرایا ہے کیونکہ صوبے جو بھی پراجیکٹ کرتے ہیں beyond certain limit that has to come to Planning and Development, CDWP اس کے بعد ECNE وہ process as per وہ follow ہو رہا ہے تو اس پر یہ clarity ہونی چاہیے کہ پنجاب کا جو حصہ ہے فیض آباد تک وہ فیڈرل حکومت نہ دے رہی ہے نہ دے گی نہ ہی ہمارے پی پی ایس ڈی پی میں there is zero allocation. It is their allocation ہے اس کی کوئی money, they should do it like Khyber Pakhtunkhwa do it.

جناب سپیکر! اسی طرح remittances کی بات ہوئی میں بار بار دے رہا ہوں کہ actual figures ہیں 12.39 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اللہ کے فضل سے Pakistan remittance initiatives اس کو اربوں روپے واپس دینے والے تھے انہوں نے اپنا دل چھوڑا ہوا تھا ہم نے آکر اس کے پیسے جیسے circular debt کیا یا دوسری چیزیں پرانی اس کو بھی clear کیا دو سہ ماہیوں میں اس کے بعد پھر انہوں نے دوبارہ initiative ہوا ہم آٹھ سے نو پرسنٹ کی increase توقع کر رہے تھے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا انتہا شکر ادا کرنا چاہیے کہ 12.39 فیصد اس میں اضافہ ہوا ہے اور جو مئی کا مہینہ ہے وہ پچھلے سال کے مقابلے میں 21 فیصد اضافہ ہوا ہے اگر آپ کو یاد ہو دس مہینے کے فلگز جو تھے وہ ساڑھے دس فیصد کے قریب 11.4 فیصد تھے ابھی ایوریج ایک مہینے کی 21 سے اوپر جانے سے اس نے گیارہ مہینے کی ایوریج کو 12.39 پرسنٹ پر لے گئے ہیں تو یہ سب کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ پاکستان کا فائدہ ہے اور وہ ہمارے پاکستانی بہن بھائی باہر ہیں اسی لیے ان کے لیے کال ریٹ ختم کیا گیا ہے جناب سپیکر! We realize they are big contributors in this foreign exchange remittances کے حوالے سے پاکستان کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں اور ہم نے ان کا تقریباً نو روپے فی منٹ minute termination تھی جو وہ 2000ء سے چیخ و پکار کر رہے تھے ہم نے اس کو کم کر کے ایک سے تین روپے کا band دیا ہے کل کو کمپنیز خود جا کر competition کریں تا کہ وہ minimum رہے ایک روپے کے قریب تو وہ بہت خوش ہیں ان کے میج بھی آ رہے ہیں تو ان کو acknowledge کیا گیا ہے ان کی remittances کو کہ جو کہ الحمد للہ بارہ مہینے میں 12.39 پرسنٹ بڑھی ہے۔ اسی طرح oil prices and petrol prices کی بات ہوئی جناب

سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ 21 ارب ہم نے سبسڈی دی ہے اس سال میں جو تین سے چار مہینے prices stable رکھی ہیں چار مہینے حکومت نے اس کو swallow کیا ہے حتیٰ کہ پچھلے مہینے کیا ہے کیونکہ آپ کی اس وقت صورتحال وہی ہے اس کی وجہ سے آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک سو پندرہ ڈالر پر crude oil چلا گیا ہے انٹرنیشنل تو وہ تو ایک سو چھ ایک سو پانچ پر آیا تھا وہ پھر کہہ لیں حکومت اس پر سبسڈی دے رہی ہے اور یہ سبسڈی جو ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ عوام کا حق ہے اور ہمیں دوسرے کا پیٹ کاٹ کر اسے کرنا چاہیے بجلی چور یاور گیس چوری کی انہوں نے بات کی ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ بجلی چوری ٹوٹل قابو پالی گئی ہے لیکن یہ ضرور اس فلور پر with complete responsibility کہہ رہا ہوں کہ ایک تو ڈیڑھ فیصد کے قریب بجلی کی چوری میں کمی ہوئی ہے ایک تو massive campaign legally and otherwise ہماری حکومت چلا رہی ہے بڑے بڑے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے لیسکو میں جو چوری ہو رہی تھی کوئی سوچ سکتا کہ لیسکو کے جا کر بورڈ کو پکڑا جائے اور اس چوری کو پکڑا جائے یہ بالکل ضروری ہے جناب سپیکر! اس وقت تقریباً سولہ فیصد چوری ہو رہی ہے line losses چوری جو ہے اس کو ہم نے کم کر کے آٹھ نو پر لانا ہے it is very small کیونکہ جن کو عادت پڑ گئی ہے اس ملک کو کھانے کی چوری کے ذریعے ان کو جب تک ہم قابو نہیں کریں گے تو یہ ہمارے ٹیرف کا اسی طرح حال ہو گا یہ بجلی اور گیس دونوں میں ایک massive legal campaign بھی ہے ایک لاء بھی ہو چکا ہے اس کے بے انتہا administrative measures لیے جا رہے ہیں اور through ایک campaign چل رہی ہے کہ ان چوروں کو پکڑ کر پاکستان کے نقصانات کو ختم کیا جائے جہاں تک شیخ صاحب کے تھے اور جو محترمہ عذرا

فضل صاحبہ کے ہیں انہوں نے کہا کہ بہت سارے advanced taxes رکھے ہیں دیکھیں اگر advances taxes نہیں رکھیں گے تو پھر آپ کے سامنے ہے ملک بھی چلانا ہے اور پھر پیسے بھی اکٹھے کرنے ہیں یہ تو afford نہیں ہو سکتا پچھلے سال کی طرح کہ دو ہزار تین سو اکیاسی ارب رکھ کر 1946 ارب روپے پر ہم نے سال ختم کرنا ہے 435 ارب کی 2012-13 میں shortfall جناب سپیکر! اس سال صرف 70 ارب کی ہے اتنی چیخ و پکار ہو رہی تھی جب 435 ارب کی ہوئی تھی تو ہمارے کانوں پر جوں نہیں رینگتی میرا مطلب ہے کہ اگر ہم مل کر اس کو نہیں collect کریں گے تو ملک کیسے چلے گا جناب سپیکر! صوبوں کو کیسے پیسے ملیں گے اس سال بھی اللہ کے فضل سے پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً دو سو ارب صوبوں کو زیادہ جا رہا ہے جناب سپیکر! They are happy

اگلے سال ہم تین سو ارب ان کو اور زیادہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ almost دو سال میں بارہ سو ارب سے ان کا حصہ سترہ سو ارب پر چلا جائے اسی لئے تو وہ ایسے بڑے بڑے منصوبے اب سوچ رہے ہیں ان کے credit balance ہیں سٹیٹ بینک کے پاس۔ ان کو منافع دیا جا رہا ہے پہلی دفعہ زندگی میں، ان کو کبھی نہیں منافع ملتا تھا کریڈٹ بیلنس پر۔ پہلی تین سو ماہیوں میں ان کو چار ارب روپیہ منافع دیا ہے۔ اور خیبر پختونخواہ کے فنانس منسٹر میں ان کو appreciate کر رہا ہوں، اپنی تقریر میں انہوں نے اس حقیقت کو acknowledge کیا۔ اور وفاقی حکومت کا شکریہ ادا کیا Reduction in Corporate Tax میں سمجھتا ہوں کہ پانچ سال کی اسی پارلیمنٹ نے پچھلے سال approval دی تھی ایک پرسنٹ per annum اس میں کمی تھی۔ اسی کو کیا

جارہا ہے یہ کوئی نیا فیصلہ نہیں ہے۔ ہم سب نے اگلے فیصلہ کیا تھا اور اس سال چوبیس سے تینتیس پرسنٹ ہو رہا ہے Capital Gains Tax beyond چوبیس مہینے، دیکھیں gradually ہر چیز کو ہم لیکر چل رہے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا میری بہن ہیں، کہ آپ کے جانے تک تو یہ Capital Gains Tax لگ ہی نہیں سکا تھا۔ ہم نے آکر لگایا، یہ تو راتوں رات سپیشل فلائٹ آئی اور دو سال کی exemption لیکر چلی گئی تو میں اس ماضی کی تاریخ کو چھوڑتے ہوئے، گزارش کروں گا کہ پہلے ہم نے بارہ مہینے پر exemption دی تھی اس دفعہ آپ کی approval سے چوبیس مہینے تک لیکر جارہے ہیں، اللہ کرے گا اگلے سال اس کو اور آگے لیکر جائیں گے۔ تو یہ gradual کریں تاکہ اتنا ہم اس کو ڈنڈا نہ ماریں کہ وہ بالکل ختم ہی ہو جائے اور ہم جو انڈے دینے والی مرغی ہے اس کو بچ ہی کر دیں، تو ہم اس کو gradual لیکر جارہے ہیں۔ لیکن پچھلے سال آپ کو یاد ہوگا کہ یہ دس فیصد تھا چھ مہینے سے بارہ مہینے۔ اور ساڑھے سات فیصد تھا ایک سے چھ مہینے۔ اور بارہ مہینے سے اوپر exempt تھا۔ اس دفع ہم نے اسکو double period کر دیا ہے کہ اب دس فیصد ہے پہلے بارہ مہینے میں، تو آپ نے آپ نے double period کر دیا، You will get a, اور پھر چوبیس مہینے تک extend کر دیا، چوبیس مہینے رکھو گے تو exemption ملے گی۔ اگلے سال، آپس میں بات کر کے انشاء اللہ بہتری ہوگی اس کا فیصلہ کریں گے Alternate Corporate Tax یہ اس لئے ضروری ہے میں اپنی بہن کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں کہ ایسی کمپنیاں ہیں وہ ایسا انہوں نے اپنا سسٹم رکھا ہوا ہے کہ وہ کبھی ٹیکس دیتے ہی نہیں۔ تو کئی ملکوں میں، صرف پاکستان میں نہیں کئی ملکوں میں alternate tax کا رواج ہے۔ کہ then come what may کچھ تو آپ حصہ ڈالیں اور وہ جو ٹیکس پے کرتے ہیں وہ carry forward

ہوتا ہے۔ وہ ختم نہیں ہوتا، that is like virtually advance tax، تو یہ
 کئی ملکوں میں یہ سکیم بڑی کامیاب ثابت ہوئی ہے اور چونکہ ایک ہسٹری ہے
 کچھ اداروں کی، کہ وہ کچھ بھی نہیں دیتے ان کو rope in کرنے کے لئے ہم نے
 بھی alternate tax کی اور جس میں ان کو بلا کر engage کیا گیا اور ان
 کو explain کیا گیا، There is hardly any resistance، آپ نے فرمایا
 کہ یہ جو bonus share should not be taxed میں بڑے ادب سے
 عرض کروں گا یہ ایک legal، legal evasion ہے legal ہے آج تک۔
 ہوتا کیا ہے کہ آپ نے dividend کمپنی کے دینے کی بجائے اگر وہ کمپنی
 dividend دے؛ let's say؛ ایک ارب کا یا دس ارب کا۔ تو حکومت کو
 10% automatically اس کمپنی سے ایک ارب ٹیکس اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہ
 full and final ہے separate block of income ہے۔ کمپنیاں بھی بڑی
 تیز ہیں کیونکہ bonus share exempt ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان
 کو کیش دینے کی کیا ضرورت ہے ان کو شیئر ایشو کر دو۔ بونس شیئر ایشو کرتے
 ہیں، بونس شیئر میں ایک پیسہ نہیں تھا۔ اور بونس شیئر جا کر اگلے ہی دن وہ
 اپنی سیل کر دیتے ہیں اور سیل کر کے پیسے جیب میں ڈال دیتے ہیں۔ وہی ایک
 ارب کا جو کیش دینا تھا وہی ایک ارب کے شیئر جا کر بک جاتے ہیں، تو کیا یہ
 prudent نہیں ہے۔ وہ ہم نے پورا نہیں لگایا یہ دس پرسنٹ نہیں لگایا بلکہ
 as to start with میں use لفظ کر رہا ہوں کہ شروع اس سے کیا کہ آئندہ
 بونس شیئر جو ہونگے اس کے اوپر پانچ فیصد حکومت کو دیا جائے گا۔ پہلے زیرو
 تھا۔ پانچ فیصد کر دیا۔ نارمل اگر کیش ہو تو دس فیصد ہوتا ہے۔ اور میں آپ کو یہ
 بتانا چلوں کہ پچھلے سال پاکستان میں پندرہ سو ارب کے بونس شیئر ایشو ہوئے
 ہیں image کہ اگر پانچ پرسنٹ ہوتا تو حکومت کے خزانے میں 75 بلین

آتے۔ اور اس سال obviously پندرہ سو ارب تو نہیں ہوگا، کوئی market ہے
 jump like anything، آسمان کو چھو رہی ہے، انیس ہزار، جس دن الیکشن
 ہم نے جیتا تھا اور آج وہ تیس ہزار کے قریب ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اگلے
 سال پندرہ سو ارب کے ہونگے لیکن پھر بھی بونس شیئرز تین چار سو ملین کے
 میں expect کر رہا ہوں کہ ہونگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے عوام کا،
 پاکستان کے خزانے کی اور اس ایوان کی ذمہ داری ہے کہ ان سے due
 share recover کریں پاکستان کے خزانے میں۔ اس لئے اس کی میں نے پانچ
 فیصد سے شروع کی ہے جو تجویز ہے اور انشاء اللہ آپ کی approval سے یہ
 پانچ فیصد اس پر لگے گا یہ آپ اس angle سے دیکھیں کہ یہ کچھ نہیں دے
 رہے تھے، یعنی اس کو abuse کیا جا رہا تھا، Filers and Non-Filers،
 جناب ہم سب کہتے ہیں اور میں یہ clear کر دوں کہ یہ بالکل انہوں نے صحیح
 کہا۔ اور میرا بھی یہی سوال تھا کہ filers کیسے پھر ہوگا کہ اگر filer ہے یا
 نہیں۔ اور وہ جب جائے 1st July کو اور اس کے اکاؤنٹ سے 0.3 سے 0.6
 پرسنٹ اس کو دینا پڑے جو بینک سے withdraw کریں گے وہ filers ہیں
 جن کے پاس NTN نمبر تو ہے، ہونا چاہیے لیکن وہ فائل بھی کرتے ہیں
 There are large number، لاکھوں میں ہیں جن کے پاس NTN نمبرز
 ہیں لیکن وہ فائل نہیں کر رہے۔ اس لئے term filer اور non-filer کی use
 کی گئی ہے filer وہ ہیں جن کے پاس NTN نمبر ہیں اور وہ اپنی return
 file کرتے ہیں ان کی تفصیل already ویب سائٹ پر ڈال دی جا چکی
 ہے filers کی جب ٹیکس ڈائریکٹری چھپی تھی۔ پہلے پارلیمنٹیرین کی چھپی تھی پھر
 general tax net کی چھپی۔ اس کو اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے۔ تو filer جو ہیں
 وہ، وہ لوگ ہیں جن کا ویب سائٹ پر موجود ہے سارا ڈیٹا اور اس کی access

دی جائے گی سب کو، کیونکہ اس میں public information ہے۔ جہاں تک non-filers ہیں ان کو ہم penalize کر رہے ہیں ان کو ابھی بھی ہے کہ اگر وہ non-filer ہیں ان کا non-filer کٹا ہے، وہ آئیں tax return file کریں اپنا credit claim کریں۔ ان کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بار بار کہتے ہیں کہ ٹیکس نیٹ بڑھانا ہے، تو ان کو سزا ہونی چاہیے ان کو کوئی extra cost ہونی چاہیے۔ یہ اس حوالے سے جناب سپیکر immovable property میں وہی ہے input tax adjustment کی جائے They are all in the same direction, we want to discourage non filers, we want to discourage people who are not paying anything and they are getting away اب بہن تو دے رہی ہیں یعنی filer ہیں تو ان پر بھی 0.3 لگے اور وہ جو اربوں روپے نکال رہا ہے اس پر بھی 0.3 لگے تو یہ کوئی justification نہیں ہے۔ اس کے اوپر 0.6 ہوگا اگر وہ filer ہے اگر assessee ہے تو پھر کوئی ایشو نہیں ہے۔ ہاں یہ کہ انفارمیشن ہونی چاہیے وہ that will be available انہوں نے فرمایا کہ کسٹم ڈیوٹی، میں سمجھتا ہوں کہ اچھی بات ہے کسٹم ڈیوٹی reduce کی ہے ایک clarify کر دوں کہ کسٹم ڈیوٹی کی highest شرح پینتیس سے پچیس کی گئی ہے وہ luxury goods پر available نہیں ہے۔ اور تمام luxury goods جو ہیں، چاکلیٹ اور بٹر، اور فلیورڈ ملک طرح کی چیزیں ان پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں نے آگے بھی عرض کیا تھا پانچ فیصد already لگا دی گئی ہے کیونکہ یہ luxury items elite class کے لئے ہیں اور یہ ان کا بجٹ نہیں ہے یہ بجٹ ہے عام آدمی کا اور ان کی چیزوں پر ڈیوٹی کم کی گئی ہے لیکن ان کے لئے پانچ پرسنٹ ریگولیٹری ڈیوٹی لگ چکی ہے اس طرح second last

point بہن نے کہا کہ جی وہ 3G اور 4G پہ ابھی ٹیکس نہ لگائیں۔ دیکھیں انہوں نے انویسٹمنٹ کرنی ہے اگر پانچ سو بلین کی انویسٹمنٹ کرنی ہے اور اگر کوئی پانچ دس بلین کی انویسٹمنٹ کرنی ہے انہوں نے اپنی equipment پر تو اگر اس کا پانچ فیصد آدھا ملین گورنمنٹ کے خزانے میں دے دیں تو وہ تو ساری دنیا لیا جاتا ہے۔ یہ ہمارا ایک نیا کلچر آگیا ہے ہم نے انویسٹمنٹ کرنی ہے دو سو ملین کی یا بیس ملین کی آپ ہمیں exempt کر دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے ٹیک نیٹ کو بڑھانے کے لئے ریونیو کو increase کرنے کے لئے We should stay united کہ نہیں جو تھوڑی بہت contribution ہے وہ آپ کو کرنی پڑے گی تو یہ اس کا background ہے۔ 3G اور 4G ہو چکا ہے۔ اور last point تھا ان کا GADC ہے۔ اس میں ایک فیڈرل ہے میں بڑے ادب سے کہ یہ ہم نے نہیں آپ نے کیا تھا فیڈرل اس کو۔ یہ آپ کی حکومت میں لاء لائے تھے اس پر بڑی negotiation ہوئی تھی یہ کئی ہفتے سینٹ میں رکھا رہا although it was a money Bill تو ہم نے بڑے محتاط طریقے سے اس کو پاس کیا تھا۔ تو آپ کے فیصلے کو آزر کرتے ہوئے یہ ابھی فیڈرل ہے اور فیڈرل رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں پیسوں کی یہاں ضرورت ہے Pakistan, federal government pays all the debt servicing 1300 billion, federal government pays all the defence 700 billion, federal government fix up all the expenditure کہاں سے آئیں گے NFC You are already, میں آپ نے اپنے آپ کو crowd up کر دیا ہے اور یہ جو آپ کے پاس one-third آتے ہیں ساری چیزیں کاٹ کر اور اس میں پیسے کافی نہیں ہیں تو میری بڑی ادب سے گزارش ہے کہ GADC جیسے آپ نے رکھا ہوا ہے وہ اسی طرح

رہنا چاہیے اسی طرح ہے اور اسی طرح رہے گا۔ ہم نے rates اسی لیے
reduce کیے ہیں بہت ممبران نے یہاں بات کی، ہم نے realistic rates
کر کے اسکو reduce کر کے میں نے اینڈ منٹ اس میں ڈالی ہے۔ بہت شکریہ
جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House.

It has been moved that the Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July , 2014 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2014], be taken into consideration at once.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: The Bill is now taken up clause by clause. Clause 2, there is an amendment in clause 2 standing in the names of Sahibzada Tariqullah, Sahibzada Muhammad Yaqub, Mr. Sher Akbar Khan and Ms. Aisha Syed, MNA. Sahibzada Tariqullah Sahib to move the amendment. جی شیر اکبر خان صاحب۔

جناب شیر اکبر خان ایڈووکیٹ : جناب سپیکر صاحب Clause-2 دو
ترمیم ہیں تو move کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Clause No.2. Jee, move.

جناب شیر اکبر خان ایڈووکیٹ : Clause-2 پہ پہلی ترمیم ہماری یہ
That I move, that in clause-2 of the Finance Bill, ہے
2014, as introduced in the National Assembly,-
(i) in sub-clause (5) in section 25, paragraph (a) جو ہے
shall not be omitted.

Mr. Speaker: Jee, Minister for Finance, do you
oppose it?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Jee Sir, oppose.

جناب سپیکر: جی اس پہ کہنا چاہیں گے کچھ شیر اکبر خان صاحب

جناب شیر اکبر خان ایڈووکیٹ : جی-

جناب سپیکر: جی

جناب شیر اکبر خان ایڈووکیٹ : جناب سپیکر صاحب اس
amendment پہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے ایک ہی قسم کی اشیاء

پر کسٹم ڈیوٹی کے لئے کم سے کم قیمت کو طے کیا تھا جس کو اب واپس لے
 لیا گیا ہے ہم نے یہ ترمیم دی ہے کہ اس کو واپس نہ لیا جائے کیونکہ اس کا
 بوجھ غریب عوام پہ پڑے گا۔ جناب سپیکر صاحب یہ بجٹ جو ہے یہ صرف
 امیروں کے لئے ہے غریبوں کے لئے کچھ بھی اس میں نہیں ہے اور اس کا
 سارا بوجھ جو ہے وہ غریبوں پہ پڑا رہا ہے اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ direct
 tax آپ بڑھائیں اور indirect tax کے ساتھ نہ بڑھائیں تو جناب سپیکر صاحب
 یہ جو amendment ہم لے آئے ہیں اس لئے لے آئے ہیں کہ سارا بوجھ
 جو ہے وہ غریبوں پہ پڑ رہا ہے اور اس طرح ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے ا
 س پہ بات بھی کی تھی کہ ہم سود سے ورلڈ بینک کے قرضوں سے آئی ایم
 ایف سے کس طرح اس ملک کو آزاد کرائیں گے تو جناب سپیکر ہم نے جو
 بجٹ speech میں یہ بات کی تھی کہ یہاں پہ جو کرپشن ہو رہی ہے اس کو
 کنٹرول کرنے کے لئے حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا ہے آج بھی اگر حکومت
 صحیح طریقے سے احتساب کرنے یہاں پہ ہمارے جو ہے احتساب عدالتیں ہیں وہ
 اگر صحیح طریقے پر احتساب ان لٹیروں سے کر لے جنہوں نے اس ملک کو لوٹا
 ہے دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے یہاں پر آپ دیکھتے ہیں جن کے بنگلے ہیں یہاں
 پہ آپ دیکھتے ہیں جتنے bank balance ہے انہوں نے ملک کو لوٹا ہے ہم
 ورلڈ بینک کا اور آئی ایم ایف کے قرضوں سے اور سود سے اس حالت میں آزاد
 ہو جائیں گے اس ملک کو آزاد کر لیں گے جب ان لوگوں کے جتنے بھی انہوں
 نے مال بنایا ہے انہوں نے bank balance بنایا ہے انہوں نے یہاں پر کو
 ٹھیاں بنائیں ہیں جب تک ہم ان کو باہر کے سرکار ضبط نہیں کریں گے تو
 یہاں سے نہ غربت ختم ہو سکتی ہے اور نہ ہم ورلڈ بینک کے غلامی سے آزاد
 ہو سکتے ہیں تو ہمارے لئے پہلا یہ کرنا ہوگا کہ ہم اگر ورلڈ بینک سے اگر ہماری

حکومت اس پہ مخلص ہے کہ ہم ورلڈ بینک کی غلامی سے یا سود سے اس ملک کو آزاد کرانا چاہتے ہیں یا اس پبلک کو آزاد کرانا ہے تو ہم کو پہلا قدم یہ لینا ہوگا کہ ہم ان لوگوں کا بلا احتساب کر لیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو یہاں پہ ہمارے احتساب عدالتوں میں حکومت کا جتنا بھی خرچہ آتا ہے تو وہ بار ثبوت ان ملزمان پہ آنا چاہیے جنہوں نے کرپشن کی ہے نہ کہ حکومت پہ آنا چاہیے تو یہ آسان طریقہ ہے۔ ان لوگوں نے جو ملک لوٹا ہے کوئی خزانہ لوٹا ہے ورلڈ بینک سے اور آئی ایم ایف سے جو قرضے لیے ہیں وہ کرپشن کی نظر ہو چکے ہیں تو جب تک یہ نہیں ہوگا تو ہمارے ملک میں غربت بھی زیادہ ہو جائے گی یہاں پہ منگانی بھی زیادہ ہوگی اور یہاں پہ جو اب سود میں، ہم نے چودہ سو ارب کے لگ بھگ ہم نے payment کی ہے تو آئندہ سال اس سے بھی ہم زیادہ سود میں دیں گے تو ہماری یہ خواہش ہے کہ حکومت یہ step لے لیں کہ سود سے اس ملک کو آزاد کر لے اور اس کے ساتھ ساتھ غریبوں پہ جو اس کا اثر پڑ رہا ہے تو وہ اس پہ نہ پڑے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ صاحبزادہ طارق اللہ صاحب اس پہ کوئی اور بولنا چاہیے گا یا اگلی amendment پہ بول لیجئے گا۔

صاحبزادہ طارق اللہ: اگلی پہ بول لیں گے۔

جناب سپیکر: اگلی پہ بول لیں گے جی۔ Now I put the amendment as moved to the House. The question is that the amendment as moved be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now, I put clause 2 to the House.
The question is that clause 2 do stand part of the Bill.

(Clause 2 stands part of the Bill)

Mr. Speaker: Clause 3 – amendments. There are
four amendments in clause 3.

قائد حزب اختلاف (سید خورشید احمد شاہ) : مسٹر سپیکر ! آپ Ayes پہ
ضرور دے رہے ہیں اور Nos پہ کم۔

جناب سپیکر: میں اس لئے کہ لگتا ہے ناشتہ نہیں کر کے آئے یہ لوگ
آج۔ There are 4 amendments in clause 3. First amendment stands in the name of Muhammad Ishaq Dar, Minister of Finance. Second amendment stands in the name of Syed Naveed Qamar, MNA. Third amendment stands in the name of Sahibzada Tariq Ullah, Sahibzada Muhammad Yaqub, Mr. Sher Akbar Khan and Aisha Syed, MNA. Fourth amendment stands in the name of Shagufta Jumani. Now I call upon Muhammad Ishaq Dar Sahib to move the amendment.

Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization (Mr. Muhammad Ishaq Dar):
Mr. Speaker, I beg to move that in the Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly, in clause 3,-

(i) for sub-clause(5), the following shall be substituted, namely:-

“(5) In section 7, in sub-section (1),-

(a) for the word “section”, occurring for the first time, the words and figure “sections 8 and” shall be substituted; and

(b) after the words “output tax”, occurring for the first time, the commas, words, brackets and figures “excluding the amount of further tax under sub-section (1A) of section 3,” shall be inserted;

(ii) in sub-clause (10),-

(A) in paragraph (i), in sub-paragraph (c),-

- (a) against serial number 74, in column (3), the words and figures “and 22.02” shall be omitted;
- (b) against serial number 107, in column (3), the figure “2501.0010” shall be inserted;
- (c) against serial number 115, in column (2), after the word “Division”, the words, figures and comma “upto 30th June, 2019” shall be inserted; and
- (d) against serial number 116, in column (2), after the letter “FATA”, the words, figures and comma “upto 30th June, 2019” shall be inserted; then

(B) in paragraph (ii), occurring for the second time, in Table-3,-

(a) for condition (i), the following shall be substituted, namely:-

“(i) the imported goods as are not listed in the locally manufactured items, notified through a Customs General Order issued by the Board

from time to time or, as the case may be, certified as such by the Engineering Development Board;”

(b) in the Annexure, in column (1),-

(i) against S. No.2, for the entry in column (4), the following shall be substituted, namely:-

“(a) The project requirement shall be approved by the Board of Investment (BOI). The authorized Officer of BOI shall certify the item-wise requirement of the project in the prescribed format and manner as per Annex-B and shall furnish all relevant information online to Pakistan Customs Computerized System against a specific user-ID and password obtained under section 155D of the Customs Act 1969 (IV of 1969);

(b) the goods shall not be sold or otherwise disposed of without prior approval of the Board

and payment of customs–duties and taxes at statutory rates leviable at the time of import. Breach of this condition shall be construed as a criminal offence under the Customs Act, 1969 (IV of 1969).”;

- (ii) against S. No.2, for the entries relating thereto in columns (2) and (3), the following shall be substituted namely:–

“Following machinery, equipment, apparatus, and medical surgical dental and veterinary furniture, materials, fixtures and fittings imported by hospitals and medical or diagnostic institutes:–

A. Medical Equipment.

- | | |
|---|-----------|
| 1) Dentist chair | 9402.1010 |
| 2) Medical surgical dental
or veterinary furniture | 9402.9090 |
| 3) Operating Table | 9402.9010 |
| 4) Emergency Operating Lights | 9405.4090 |
| 5) Hospital Beds with mechanical | |

Fittings	9402.9020
6) Gymnasium equipment	9506.9100
7) Cooling Cabinet	8418.5000
8) Refrigerated Liquid Bath	3824.9099
9) Contrast Media Injections (for use in Angiography & MRI etc.)	3822.0000

B. Cardiology/Cardiac Surgery

Equipment

1) Cannulas	9018.3940
2) Manifolds	8481.8090
3) Intravenous cannula i.v. catheter	9018.3940

C. Disposable Medical Devices

1) Self-disabling safety sterile syringes	9018.3110
2) Insulin syringes	9018.3110

D. Other Related Equipments

1) Fire extinguisher	8424.1000
----------------------	-----------

2) Fixtures and fittings for hospitals Respective Headings”.

(iii) against S.No.3, in column (4), the following shall be inserted:-

“1. This concession shall be available to those.....

(i) for the word “section”, occurring for the first time, against S. No. 3, in column (4), the following shall be inserted namely:-

“1. This concession shall be available to those mineral exploration and extraction companies or their authorized operators or contractors who hold permits, licences, lease and who enter into agreements with the Government of Pakistan or a Provincial Government.

2. Temporarily imported goods shall be cleared against a security in the form of a post-dated cheque for the amount of sales tax, along with an undertaking to pay the sales tax at the statutory rate in case such goods are not re-exported on conclusion of the project.

3. The goods shall not be sold or otherwise disposed of without prior approval of the Board and the payment of sales tax leviable at the time of import. These shall, however, be allowed to be transferred to other entitled mining companies with prior approval of the Board.”; and

4. against S. No. 11, for the entries relating thereto in columns (2) and (3), the following shall be substituted namely:–

“Following machinery and equipment for marble, granite and gem stone extraction and processing industries:

- | | |
|---|-------------------------|
| 1) Polishing cream or material | 3405.4000,
3405.9000 |
| 2) Fiber glass mesh | 7019.5190 |
| 3) Chain saw/diamond wire saw in all sizes and dimensions and spares thereof, diamond wire joints all types and dimensions, chain for chain saw and diamond wires for wire saw and spare widia. | 8202.4000,8
202.9100 |

- 4) Gin saw blades. 8202.9910
- 5) Gang saw blades/diamond saw blades/ multiple blades of all types and dimensions. 8202.9990
- 6) Air compressor (27 cft and above) 8414.8010
- 7) Machine and tool for stone work; sand blasting machines; tungsten carbide tools; and diamond tools & segments (all type and dimensions), hydraulic jacking machines, hydraulic manual press machines, air/hydro pillows, compressed air rubber pipes, hydraulic drilling machines, manual and power drilling machines, steel drill rods and spring (all sizes and dimensions), hole finding system with accessories, manual portable rock drills, cross cutter and bridge cutters. Respective headings
- 8) Integral drilling steel for horizontal and vertical drilling, extension thread rods for pneumatic super long drills, tools and accessories for rock drills. 8466.9100”.

against S. No. 12, in column (4), for the words “Ministry of Industries, Production and Special Initiatives”, the words “the Division dealing with the subject-matter of industries” shall be substituted;

(iii) in sub-clause (11), in the newly proposed Eighth Schedule, –

in the proposed Table-1, in column (1), against S. No. 4, for the entry in column (5), the following shall be substituted, namely:–

“Import thereof subject to the condition that the concerned department of the Division dealing with the subject-matter of oil seed certifies that the imported seeds are fungicide and insecticide treated and are meant for sowing.”;

in the newly proposed “Table-2”, for condition (i), the following shall be substituted, namely:–

“(i) the imported goods as are not listed in the locally manufactured items, notified through a Customs General Order issued by the Board from time to time or, as the case may be, certified as such by the Engineering Development Board;”;

(c) in the newly proposed Annexure, in column (1),—

against S. No. 3, for the entries relating thereto in columns (2) and (3), the following shall be substituted namely:—

“Following items imported by call centers, business processing outsourcing facilities duly approved by Pakistan Telecommunication Authority.

- | | |
|--|-------------|
| 1) Telephone sets/head sets. | 8517.1100 |
| 2) Cat 5/Cat 6/Power cables | 8544.4990 |
| 3) PABX Switch | 8517.6290 |
| 4) Plasma TV | 8528.7212 |
| 5) Dedicated telephone exchange system for call centers. | 8517.6290 |
| 6) Other (digital call recorders) | 8519.8990”; |

(II) against S. No. 7, for the entries relating thereto in column (2) and (3), the following shall be substituted namely:—

“Proprietary Formwork System for 7308.4000 building/structures of a height of 100 feet and above and its various items/components consisting of the following, namely. This would be covered sir under:-

1) Plastic tube. 3917.2390

2) Plastic tie slot filters/plugs, plastic cone. 3926.9099

3) Standard steel ply panels, Special sized steel ply panels, wedges, tube clamps (B-Type & G Type), push/pull props, brackets (structure), steel soldiers (structure), drop head, standard, prop tic, buard rail post (structure), coupler brace, cantilever frame, decking beam/Infill beam and doorway angles they all cover sir udner. 7308.4000

4) Lifting Unit (Structure) 7308.9090

5) Bolts, tie bolts, anchor bolt assembly (fastener), anchor screw 7318.1590

(fastener).

6) Nuts 7318.1690

7) Steel pins, tie wing nut (fastener). 7318.1900

8) Steel washers, water plate 7318.2290

(fastener).

9) Adjustable base jack (thread rod 8425.4900”.;
with nut and steel plate), adjustable
fork head (threaded rod with nut and
steel channel).

(iv) after sub-clause (11), amended as aforesaid, for
sub-clause (1) and entries relating thereto, the following
shall be substituted, namely:-

“(12) after the Eighth Schedule, inserted as
aforesaid, the following new Schedule shall be
added, namely:-

“The NINTH SCHEDULE

[See sub-section (3B) of section 3]

TABLE

(1)	(2)	(3)	(4)	(5)
Sl. No.	Description / Specification of Goods	Sales tax on import (payable by importer at the time of import)	Sales tax (chargeable at the time of registration of IMEI number by CMOs)	Sales tax on supply (payable at time of supply by CMOs)

1.	Subscriber Identification Module (SIM) Cards	-	-	Rs. 250
----	---	---	---	---------

2.	A. <u>Low Priced</u>	Rs. 150	Rs. 150	-
----	----------------------	---------	---------	---

Cellular Mobile
Phones or Satellite
Phones

- i. All cameras:
2.0 mega-pixels
or less
- ii. Screen size:
2.6 inches or

less
 iii. Key pad
 B. Medium Rs. 250 Rs. 250 -
Priced Cellular
Mobile Phones or
Satellite Phones

i. One or two
 cameras:
 between 2.1 to
 10 mega-pixels

ii. Screen size:
 between 2.6
 inches and 5.0
 inches

iii. Micro-
 processor: less
 than 2 GHZ

C. Smart Rs. 500 Rs. 500 -
Cellular Mobile
Phones or Satellite
Phones

i. One or two
 cameras: 10
 mega-pixels and
 above

ii. Touch
 Screen: size 5.0
 inches and
 above

iii. 4GB or higher Basic Memory

iv. Operating system of the type IOS, Android V2.3, Android Gingerbread or higher, Windows 8 or Blackberry RIM

v. Micro-processor: 2GHZ or higher, dual core or quad core

LIABILITY, PROCEDURE AND CONDITIONS

- (i) In case of the goods specified against S. No. 1 of the Table, the liability to charge, collect and pay tax shall be on the Cellular Mobile Operator (CMO) at the time of supply. In case of the goods specified against S. No. 2, the liability to pay sales tax at the time of import shall be on the importer, and the liability to charge, collect and pay sales tax payable on supplies shall be on the Cellular

Mobile Operator at the time of registering International Mobile Equipment Identity (IMEI) number in his system.

- (ii) The Cellular Mobile Operators shall, if not already registered, obtain registration under the Sales Tax Act, 1990.
- (iii) No IMEI shall be registered in his system by a Cellular Mobile Operator without charging and collecting the sales tax as specified in the Table.
- (iv) The Cellular Mobile Operator shall deposit the sales tax so collected through his monthly tax return in the manner prescribed in section 26 of the Sales Tax Act, 1990 and rules made thereunder.
- (v) The Cellular Mobile Operator shall maintain proper records of all IMEI numbers registered for a period of six years, and such records shall be produced for inspection, audit or verification, as and when required, by an authorized officer of Inland Revenue.

- (vi) The Pakistan Telecommunication Authority shall provide data regarding IMEI numbers registered with all Cellular Mobile Operators to prevent double taxation on the same IMEI number in case of switching by a subscriber from one operator to another, and shall also provide data regarding registration of IMEI numbers to the Board on monthly basis.
- (vii) No adjustment of input tax shall be admissible to the Cellular Mobile Operator or any purchaser of cellular mobile phone against the sales tax charged and paid in terms of this Schedule.
- (viii) The tax specified in column (4) of the Table shall be charged, collected and paid with effect from such date as may be specified by the Board and the sales tax specified in column (3) shall stand withdrawn from the date so specified.

Note: Notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force, the levy, collection and payment of sales tax under Notification No. S.R.O. 460(I)/2013, dated the 30th May, 2013, shall be deemed

to always have been lawfully and validly levied, collected and paid.” ”;

Mr. Speaker: Syed Naveed Qamar Sahib to move the amendment.

Syed Naveed Qamar: Mr. Speaker, given the fact that the Finance Minister is so drastically altered the sales tax act as being modified in the Finance Bill, I have no clue of what has happened. I am sure everybody sitting around this whole House has no clue what has actually happened. It would be in the name of transparency, if the Finance Minister can be kind enough to explain to us what all has it changed. I will voluntarily withdraw my own amendments just to hear what he has to explain on what he has done.

جناب سپیکر: نوید قمر صاحب آپ چاہتے ہیں کہ اگلے تین گھنٹے۔ ڈار صاحب explain کر دیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, I am extremely grateful to honourable colleague, it is a good deal that if I explained to him why I am doing it, then I am glad that he would withdraw very nice of him.

جناب سپیکر: میں یہ باقی move کرالوں نوید صاحب، پھر یہ کر لیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: یہی understanding کر لیں سر، easy ہو جائے گا۔
I will explain.

جناب سپیکر: آپ بھی agree کر دیکھتے صاحبزادہ صاحب۔

Sahibzada Tariq Ullah: Mr. Speaker, I beg to move three amendments in clause (3) that

(ii) in sub-clause (2), in section (3) paragraph (iv) shall be deleted; and

(iii) in sub-clause (3), for sub-section (2), the following shall be substituted.

جناب سپیکر: میں پہلے پوچھ لوں oppose کر رہا ہے یا نہیں۔ Minister
for Finance, do you oppose it?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Sir, I oppose and I would humbly request the honourable member not to have the same understanding because that will save time of the honourable House and I explain, Sir, everything why it is being done.

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ صاحبزادہ صاحب۔ آپ نے میرا خیال ہے غلط

والی پڑھ لی۔ 3 clause والی پڑھیں۔

Sahibzada Tariq Ullah: I beg to move that (i) the proviso in sub-clause (1) shall be substituted by the following namely:-

جناب سپیکر: میں ان سے پہلے چوچھتا ہوں oppose کر رہا ہے کہ نہیں۔
آپ پوری پڑھ دیجیئے۔

Sahibzada Tariq Ullah: In sub-clause (2), in section (3), paragraph (iv) shall be deleted.

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ ہے نہ، the proviso of sub-clause (1) shall be substituted by the following namely:- provided that the board may through a general order amend جو آپ نے amendment ڈالی ہے نہ میں اس کی بات کرتا ہوں۔

Sahibzada Tariq Ullah: “Provided that Board may through a general order specify zones or areas for the determination of highest retail price for any brand or variety of goods, but such determination will be done on the basis of quality and quantity both.”

جناب سپیکر: آگے بھی پڑھیں۔ sub-clause (2)

Sahibzada Tariq Ullah: (ii) in sub-clause (2), in section (3), paragraph (iv) shall be deleted; and

(iii) in sub-clause (3), for sub-section (2), the following shall be substituted, namely:-

“(2) Any amount legally and validly payable to the Federal Government under Sub-section (1) shall be deemed to be an arrear of tax or charged payable under this Act and shall be recoverable accordingly, and any claim for refund in respect of such amount shall be determined on the basis of law, facts and judgment of any court including High Court and Supreme Court.” And once it is decided that refund is due it would automatically be returned to the claimant.

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose it?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Yes, Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: ان کی request یہ تھی کہ جس طرح نوید قمر صاحب کے ہیں اس میں major change ہوا ہے۔ نوید قمر صاحب نے کہا تھا کہ بہت major changes ہیں یہ ہمیں kindly explain کریں تو یہ آپ کو

explain کریں گے اگلی amendment شگفتہ جمانی صاحبہ۔

Ms. Shagufta Jumani: Thank you Mr. Speaker. I can't move.

Mr. Speaker: Minister for Finance, can you kindly now.

جناب محمد اسحق ڈار: جی سر بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ بہت اچھی approach ہے اور spirit ہے۔ I will just quickly tell اس کی کیا وجہ ہے۔ جو clause (3), sub-clause (a) جو change ہو رہی ہے۔ basically it is correction of error of the Finance Bill جو process جو Senate discussion میں اور یہاں 'جی سر۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ نوید صاحب آپ کے پاس pages ہیں۔

جناب محمد اسحق ڈار: نہیں وہ تو چار تھے۔ (3) clause میں تو نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی ڈار صاحب۔

جناب محمد اسحق ڈار: سر بولوں ؟

جناب سپیکر: آپ کو بھی کاپی چاہیے۔ نہیں آپ نے withdraw کر لیا ہے۔ نوید صاحب کاپی آپ کے وہاں پڑھی ہوگی۔ اب ڈار صاحب explain کرنے لگے ہیں۔ جی منسٹر فنانس۔

جناب محمد اسحق ڈار: سر اس میں جو (3) clause ہے I will keep giving the reason quickly to save the time, basically it is a correction of error in the Finance Bill, it was pointed out and it has been corrected, there was an error. 3 sub-clause (b) (i) again it is a correction of the error it replaces the word 'alternate minimum tax' with the word 'alternate corporate tax' again a correction, 3(b) (ii) it is again correction, the reference to sub-section (3) instead of (2), so it is again, Sir technical. 3(b) (iii) Sir, it allows the exemptions as we have discussed it, alternate corporate tax. No. 1. NPOs Section 100C, then persons availing FDA scheme with the reduce corporate tax then Sir, which is 20% introduced in the Finance Bill, Clause-18(A), then Sir, 3(c) a grant facility to get exemption certificate from deduction of withholding tax to NPOs the facility was available in the old regime to all the cases of exempt income tax NPOs. میں اس کو ٹھیک کیا یعنی amend کیا جا رہا ہے۔ NPOs and FDIs یہ

اس کے لئے amendment ہے۔ (ii) (c), (iii) then Sir, اس میں سر it is correction of error in the income tax ordinance, there One لکھا ہو اتھا تو کرنا تھا تو was a spelling error which 'On' it is technical اس لئے اس ہے 'on' کو 'one' سو اس وہ ٹھیک کیا ہے۔ (i) (d), (iii) it is a again typo, has been corrected (iii) (d), (i) it is a correction of inadvertent omission in Finance Bill as proposed this clause provides for imported vehicles to be subjected to advance tax at the time of registration. If it is being registered by a person who is not the same as importer, this will bring imported and local vehicle at par اس کو ٹھیک کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ آگے سر 3(d)(ii), it is a correction of inadvertent omission in the Finance Bill which was pointed out during discussion this limits to collection of advance tax on transfer of vehicles to five years. No. 3(d)(iii), a correction of error in Finance Bill, with reference to sub-section (3) instead of 3 (e) (i), This کیوں کہ سر وہ automatically change ہو گا۔ (2) amendment improve the wording of the law proposed in Finance Bill or more clearly specify which airline will be collecting advance tax on purchase of non-economy international air ticket it was providing سر پہلے تھا کہ

the facility تو وہ پاکستان کے اندر ہے اور امریکن ایئر لائن سے کوئی ٹکٹ لے لی

They were not covered. So in order to make sure everybody pays, so it is the purchase of ticket and is not domestic providing which would have limited. So it is a technical flaw which was pointed and it has been corrected Sir.

3(e) (ii) the regime of the taxation on bonus shares was proposed to be revamped in the Finance Bill in view of the consultation with Stock Exchanges and regulators, the provision has been re-drafted to more clearly specify the mechanism for collection of tax on bonus shares. Next is clause 3(f). It is again Sir, as proposed in budget speech the amount reduced already, it was decided last year that it will be first year 34, this year 33 but it was not mentioned. So this year specifically that was the future potential a plan but that has to be now part of the Finance Bill. Actually reducing it to 33 so this is net correction. 3(f) (i) sub-section(a). Next is 3(f) (i) (b) is this regime for taxation of tax securities

credit as Stock Exchanges were specified in the Finance Bill. This amendment clarified as in other cases, the Capital Gains on the debt security in case of company's shall be tax a normal rate.

T. Bills etc. that security was not listed on Stock Exchange. So since it is being done first time and they are now accessible by any individual.

لوئی بھی جالے سکتا ہے پہلے handful لوگوں کی monopoly ہوتی تھی چند بینکس ہوتے تھے اور وہ اپنی مرضی کرتے تھے گورنمنٹ کو بلیک میل اور کسی کو بھی کرتے تھے۔ تو جب یہ آپ نے لسٹ کروا دیے

Now you have to make that amendment that in order to have the tax and sold there as well so that this amendment is in that connection. 3(f) (i-c.i) Sir, this is to reduce the tax on minimum tax 0.5 that was previously applicable to PIA only.

آپ نے تقریروں میں کہا Why PIA only سب ایرلائنرز کو ملنا چاہیے
Now this is applicable to other air lines in order to make that defective that proposal. یہ سر پرپوزل ہاؤس میں سے آئی ہیں
سینیٹ میں سے بھی آئی ہے ان کو effect دیا ہے۔ through

amendments . That is a consequential effect. Next Sir is 3(f)(i) (c-2) Sir, this is fast moving consumer goods but inadvertently omitted from the list of items qualifying for reduce rate of minimum tax . The clarification has been rather added Sir. 3(f)(ii-a) It is again Sir the provisions specified the advance tax on transfer of vehicles shall be reduced by 10 per cent for each year as specified earlier, no tax shall be collected after five years.

سر یہ بھی تجویز تھی سینیٹ میں اور یہاں اس ہاؤس میں بھی تقریریں ہوئیں اس کو accommodate کیا گیا ہے اس کو implement کیا گیا ہے۔

Sir 3(f) (ii-b) Mr. Speaker advance tax on sale to fertilizer dealers and whole sellers is proposed to be increased from 0.1 to 0.2 for filler and to 0.4 for non-compliance or non-fillers. This will bring an advance tax with-held equal to minimum taxable by the fertilizer

dealers. یہ ان کی اپنی ڈیمانڈ تھی اور جو آپ نے اخباروں میں اشتہار In addition adjustable advance Income Tax collected under Section 236 (g) of the Income Tax Ordinance 2001 for whole sellers and dealers be increased in the case of non-compliance for 0.1 to 0.2. This is inconformity with the guiding principles of the Finance Bill 2014 that non-compliance should have a higher cost

of doing business is a come and become filler they will go and have a reduced regime Sir. 3(f) (ii-c) On the recommendation. جیسے میں نے اپنی وائٹنگ اپ تقریر میں یہ عرض کیا تھا کہ IATA نے اور ایئرلائن انڈسٹری نے کہا تھا کہ تین اور چھ نہ رکھو ایک ہی رکھو اور پھر uniform کر کے 4 پرسنٹ کیا۔ This is to give effect to this amendment is to give effect that winding up speech, Sir.

This being discussed. This is Sale جو کہہ رہے ہیں۔ یہ clause Tax explanation both. I am sure Syed Naveed is calling The repeat ہمیں نہیں کرنا پڑے گا۔ Sir. 3 G.(ii) exemption granted to public sector Universities has been made retrospective from 1st July 2013. This will prevent hardship cause by withdrawal of blanked exemption to all the educational institutions. 3(g)(2) on request of Supreme Council of all Pakistan Transporters the reduced rate of advance Income Tax collected with motors vehicles tax in this case of passengers transport vehicles has been made with retrospective from 1st July 2014 if they pay the tax by 30th June, 2014.

We are ready وہ ان کے پرانے dispute چل رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں now with a new rates. اس کو پیچھے لے جائیں

If they settle it, we will have all the litigations gone and they have been given. Now next is Sir, 3(g) (3) . On the request of Steel Metals Sir. انہوں نے کہا کہ جو ہینچلا ریٹ ہے ایک روپے کا وہی لگا دیں اور ہم litigation میں نہیں دے رہے۔ 30 جون 2014 کو ان کو بھی ڈیٹ دے رہے ہیں۔ Come and clear and no litigation between you and FBR and the matter is settled, Sir. اس کے لیے کیا جا رہا ہے۔

The next is Sir 3(g) (iii-b) . This provision provides legal authority for prescribing a regime for preventing misuse of withholding tax exemption certificates on import of raw material by manufactures. سر اس میں جیسے ہم نے سنا ہے بہت

In use and to prevent that this was necessary. زیادہ۔۔ 3G3 on the request of business community exemption from filling of Wealth...

If you remember last year there was a great deamnd

Wealth statement وائنڈ اپ پر اس ہاؤس میں فیصلہ کیا تھا کہ ایک سال کو فائل کرنے سے exempt کر دیا جائے اور پھر دوبارہ یہی بات ہوتی ہے کہ

Let wealth tax نہیں ہے تو wealth statement بھی نہ لیں۔

the size grow, let the tax net go.

اس کو ایک سال اور extend کیا جا رہا ہے۔ otherwise نہیں کریں گے تو

So, this is to give effect to that ان کو فائل کرنی پڑے گی۔

3(h), Sir. The rate of initial proposal, Sir. اگلا سر

depreciation آپ کو یاد ہو گا بات ہوئی تھی۔ یہ سینیٹ کی پریپوزل تھی یہ initial پہلے 25 ہوتی تھی اس کو 10 کر دیا تھا بلڈنگ کے اوپر اور 10 ریگولر تھیں۔ وہ کہتے تھے 10 کو 25 کریں ان سے negotiation میں 15 طے ہوا ہے۔ So initial now be reduced from the proposed 25 to 15 and the regular will remain 10. So this is the amendment in respect of that, Sir.

میں سر نوید صاحب والی 3- Clause کر دوں۔ سیل ٹیکس پر بھی بتا دیتا ہوں تاکہ یہ ان کا اس میں سر

To amend sub-clause 5 of clause 3 of the Finance Bill 2014, to omit the restrictions proposed in Finance Bill on claiming Income Tax Section 7 the restriction remain in Section 8.

وہ کہتے تھے غلط سیکشن ہے اس کو 08 میں لے کر جاؤ۔

The provision to exclude further tax from purview of output tax remains in the proposal جو ان کی ہے

Notice (ii-a) to amend sub-clause 10 of clause 3 of the Finance Bill 2014. Correction entry to delete PCT heading will refer to irritated waters while the entry relates to milk. We to provide for PCT heading for lodat salt , C & D to provide exemption time till 30th June, 2019 for industries to set up.

یہ آپ کو یاد ہو گا کہ فاٹا والوں نے کہا تھا کہ ایک سال کے لیے دو سال کے یا پانچ سال کے لیے ہے تو میں وائٹنگ اپ میں 2019مہما تھا اور یہ اس کو effect دینے کے لیے ہے۔ اگلی سر

To amend the Clause 10 of clause 3 of the Finance Bill to amend conditions or exemptions so that exemption so that exemption is not available in goods which are manufactured locally یہ بات ہوئی تھی کہ اگر لوکل ہو تو نہ دیں بالکل basically transposition. اس کو cattle کر دیا گیا ہے۔ جو اگلی ہے سر

It is SRO 575 and harmonization with customs conditions to grant exemptions یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر۔ transposition case. The next one is also transposition V. Correction of updating name of ان جو ان کا

Ministry Division because before اب کئی چیزیں منسٹری آف انڈسٹری ڈیل نہیں کر رہی ہوتیں۔ وہ سر یا فوڈ سیکوریٹی کرتی ہے یا ٹیکسٹائل منسٹری کرتی ہے۔ ان words کو چینج کر دیا گیا ہے۔ اسی

Next one Amendment is condition or exemption طرح so the exemption is not available to goods which are locally manufactured.

The next one is Sir again وہی جو میں نے عرض کیا تھا۔ transposition from SRO. Next one Sir, زیادہ

چیزیں transposition۔ میں آپ کا number دے رہا ہوں

2(iv) To amend sub-clause 12 of the clause-3 of the Finance Bill Scheme of Cellar Mobile phones (a) imposing Sales Tax from sale of SIM (b) inserting condition then the tax on IMEI shall be effective from the date specified by FBR and from the date the tax imposed are not being charged.

یہ ہے کہ جب IMEI کا سسٹم چھا جائے گا اور ٹیلی فون پر ہو گا تو دوسرا جو ہم لے رہے ہیں اس کو ڈراپ کر دیں گے۔ But obviously since it is not going to be possible from 1st of July, PTA is now ready تو یہ دو تین مہینے ان کو لگیں گے۔ تو اس لیے ڈبل تو مناسب نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکے گا۔ تو اس میں دسے دی گئی ہے کہ جس دن PTA ہو گا IMEI شروع ہو گا تو دوسرا ڈراپ کر دیا جائے گا۔ So they will not accrue taxes, Sir. So this is basically that clarification has been added.

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب اس پر بات کر لیں۔

صاحبزادہ طارق اللہ: یہ تین ترامیم ہم نے دی ہیں۔

صاحبزادہ طارق اللہ: جناب سپیکر! ہم نے تین ترامیم دی ہیں اور تیسری ترمیم میں حکومت نے فنانس بل میں ترمیم کی ہے۔ جس میں بورڈ آف

ریونیو کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ general order کے ذریعے اشیاء کی کسی بھی برانڈ یا قسم کی زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت مقرر کرنے کے لیے زون یا ایریا کی نشاندہی کرے۔ ہم نے اس میں یہ ترمیم اس لیے دی ہے کہ اشیاء کی قیمتوں کا تقرر معیار اور مقدار یعنی quality and quantity دونوں کی بنیاد پر کیا جائے۔ اس لیے ہم نے یہ ترمیم اس میں دی ہے۔ چوتھی ترمیم پر میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے ترمیم کی ہے کہ بیس ہزار ماہانہ تک بجلی کی صورت میں صارف سے پانچ فیصد سیلز ٹیکس وصول کیا جائے گا اور اگر بجلی بل بیس ہزار سے تجاوز کرتا ہے تو اس پر صارف سے 7.5 فیصد سیلز ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ ہم نے یہ ترمیم دی ہے کہ اس کو حذف کیا جائے، کیونکہ اگر کسی صارف کا ماہانہ بل دو ہزار روپے آتا ہے تو اس کو بھی پانچ فیصد سیلز ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔ یعنی بیس ہزار تک جو بل آتا ہے تو اس پر جو آپ نے تجویز کیا ہے وہ اس پر لگنا چاہیے۔ لیکن اس سے کم بل آتا ہے ایک ہزار بل آتا ہے، دو ہزار بل آتا ہے تو اس پر بھی آپ پانچ فیصد ٹیکس لگائیں گے۔

اصل میں تو اس ملک میں بجلی نہیں ہے۔ پندرہ پندرہ، بیس بیس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہے اور اس کے باوجود لوگوں پر پانچ فیصد اور 7.5 فیصد ٹیکس ہم بڑھاتے ہیں تو یہ انتہائی زیادتی ہے۔ بل میں پہلے سے ہی اگر کوئی صارف ایک حد سے زیادہ یونٹ کا استعمال کرتا ہے تو خود بخود یونٹ کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح مذکورہ صارف پہلے سے ہی بجلی کی زیادہ قیمت ادا کر رہا ہے۔ لہذا اس پر مزید سیلز ٹیکس لاگو کرنا نا انصافی اور ظلم ہے۔ لہذا ہم اس ترمیم کو اس لیے لائے ہیں کہ غریبوں پر بہت بڑا بوجھ پڑے گا اور دو ہزار بل بھی آتا ہے اور تین سو سے زیادہ یونٹس ہوتے ہیں تو اس پر خود بخود ایک فارمولے کے تحت قیمت بڑھ جاتی ہے۔ لہذا چھپ کر یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے اور لوگ

confusion کا شکار ہو جائیں گے کہ ہم پر یہ کس لیے لگایا گیا ہے۔ تیسرے پر تو بالکل یہ آئین کی violation ہے اور حکومت کی طرف سے کی گئی یہ ترمیم آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اگر عوام میں سے کسی فرد کا حکومت کے پاس کوئی ریفرنڈ بنتا ہے تو حکومت اس کو آئینی اور قانونی طور پر واپس کرنے کی پابند ہے۔ اس حوالے سے ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کی طرف سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ حکومت عوام سے ناانصافی کی بنیاد پر لیا گیا پیسہ واپس کریں۔ بلکہ حکومت نے صدارتی آرڈیننس 2014 کے ذریعے ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے ان فیصلوں کو نہ ماننے کے لیے ترمیم کی ہے۔ موجودہ فنانس بل میں اس صدارتی آرڈیننس کی موجودہ پارلیمنٹ کے ذریعے توثیق کی جا رہی ہے۔ ہم نے ترمیم دی ہے کہ اگر کوئی فرد ریفرنڈ کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کو قانون، حقائق اور کسی بھی عدالت کے فیصلے بشمول ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کی بنیاد پر اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر یہ کلیئر ہو جائے کہ اس کا ریفرنڈ بنتا ہے تو حکومت کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ خود بخود دعوے دار کو اس کا ریفرنڈ دیں گے۔ تو یہ ڈائریکٹ ٹیکیشن کے خلاف ہے اور ہم نے اس لیے یہ ترمیم دی ہے۔

جو بجلی چوری کی جاتی ہے یا جو نقصانات ہوتے ہیں تو حکومت کا فرض بنتا ہے اس پر کنٹرول کیا جائے۔ پنجاب میں جتنا بل outstanding ہے، کے پی کے میں ہے، بلوچستان میں ہے اور سندھ میں ہے، تو اس کی ریکوری کی جائے اور اس پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے، ٹیکیشن پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اس کے لیے ایک proper transparent mechanism بنانا چاہیے کہ لوگوں کو آسانی پیدا ہو جائے۔ اور اس کا بھی ہم ساتھ دیتے ہیں کہ

ساڑھے اٹھارہ کروڑ آبادی میں اس وقت آٹھ لاکھ لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ لہذا اس تعداد کو ایک شفاف اور صحیح طریقے سے بڑھایا جائے اور جو چھپے ہوئے لوگ ہیں، جن کا کاروبار چھپا ہوا ہے اور جن کے پیسے باہر بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس ہاؤس میں خود ہمارے فنانس کے وزیر مملکت نے اس فلور پر وعدہ کیا تھا کہ اس وقت ملک کے تقریباً دو سو ارب ڈالر باہر بینکوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ہم اس کو لائیں گے۔ لیکن اس بجٹ میں اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے کہ ان بینکوں میں جتنا بھی پیسہ پڑا ہوا ہے ہم اس کو لائیں گے۔ کرپشن کے حوالے سے اس بجٹ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ جو لوگ کرپشن کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب اس ایشو پر صرف کر لیں، وہ آپ نے کر لیا ہے۔

صاحبزادہ طارق اللہ : بہر حال یہ سارے غریب لوگوں پر ایک بوجھ پڑ رہا ہے اس لیے ہم نے یہ ترامیم دی ہیں کہ اس کو کم از کم withdraw کیا جائے اور آئندہ لوگوں کو سہولیات دی جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Now, I put the Amendment, as moved by Mr. Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance. The question is that the amendment, as moved, be adopted. All those in favour of it may say "Aye". (Consequently the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Amendment moved by Syed Naveed Qamar Sahib stands withdrawn.

Mr. Speaker: Now, I put the Amendment, as moved, by Sahibzada Tariqullah Sahib to the House. The Question is that the Amendment, as moved, be adopted. (Consequently the Amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Shagufta Jumani Sahiba has also agreed to withdraw the Amendment. It stands withdrawn.

Mr. Speaker: Clause 3. Now, I put Clause 3, as amended, to the House. The question is that clause 3, as amended, do stand part of the Bill. (Consequently clause 3, as amended, stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 4. The question is that clause 4 do stand part of the Bill. (Consequently Clause 4 stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 5. The question is that clause 5 do stand part of the Bill. (Consequently Clause 5 stands part of the Bill.

Mr. Speaker: Clause 6. There are five Amendments in Clause 6. The first Amendment is in the name of Mohammad Ishaq Dar Sahib, second is in the name of Syed Naveed Qamar Sahib, third is in the name of Sahibzada Tariq Ullah Sahib, Sahibzada Muhammad Yaqub Sahib, Sher Akbar Khan Sahib, Aisha Syed Sahiba, fourth Amendment is in the name of Dr. Nafisa Shah Sahiba, Aijaz Jakhrani Sahib, Ayaz Soomro Sahib, Syed Mustafa Mehmud Sahib, Azra Fazal Sahiba, Shzia Mari Sahiba, Imran Laghari Sahib, Nazir Bughio Sahib and fifth Amendment stands in the name of Shagufta Jumani Sahiba. Now I call upon Mr. Ishaq Dar Sahib to move the Amendment.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Speaker. I am pleased to move that in the Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly, in Clause 6.-

- (a) in sub-Clause (17), in the newly inserted section 100C, in sub-section (2), in Clause (f), for the word, “ensure”, the word “enure” shall be substituted;
- (b) in sub-clause (19), in the newly inserted section 113C,-
 - (i) in the “Explanation” in sub-section (5), for the word, “Minimum” appearing for the first time the word, “Corporate” shall be substituted;
 - (ii) in sub-section (7), for the figure “2” the figure “3” shall be substituted;
 - (iii) in sub-section (8),
 - (A) in Clause (ii), the word, “and” occurring at the end shall be omitted;
 - (B) in Clause (iii) for the full stop at the end a semi colon shall be substituted and thereafter the following new Clauses shall be added, namely,-
 - “(iv) Income subject to tax credit under section 100C;
and

(iv) income of the company subject to Clause (18A) of Part II of the Second Schedule;”;

(c) for sub-clause (30) the following shall be substituted namely:-

“(30) in section 159,-

(i) in sub-section (1), after Clause (b), the following new Clause shall be added, namely:-

“(c) is subject to hundred per cent tax credit under section 100C”;

(ii) in sub-section (4), for the word “one”, the word “on” shall be substituted”;

(d) in sub-clause (34), in the newly substituted section 231B,-

(i) in sub-section (1), the words, “newly locally manufactured” shall be omitted;

- (ii) in sub-section (2), for full stop at the end a colon shall be substituted and thereafter, the following new proviso shall be added, namely:-

“Provided that no collection of advance tax under this sub-section shall be made on transfer of vehicles after five years from the date of first registration in Pakistan.”

- (iii) in sub-section (4), for the figure “2” the figure “3” shall be substituted;

(e) in sub-clause (37),

- (i) in the newly inserted section 236L, for the words “operating in”, the words “issuing ticket for journey originating from” shall be substituted;
- (ii) for the newly inserted section 236M, the following new sections shall be substituted, namely,-

“236M. Bonus shares issued by companies quoted on stock exchange.– (1) Notwithstanding anything contained in any law for the time being in force, every company, quoted on stock exchange, issuing bonus shares to the shareholders of the company, shall withhold five per cent of the bonus shares to be issued.

(2) Bonus shares withheld under sub-section (1) shall only be issued to a shareholder, if the company collects from the shareholder, tax equal to five percent of the value of the bonus shares issued to the shareholder including bonus shares withheld determined on the basis of day-end price on the first day of closure of books.

(3) Tax under sub-section (2), shall be collected by the company, within fifteen days of the first day of closure of books.

(4) If the shareholder fails to make the payment of tax under sub-section (2) within fifteen days or the company fails to collect the said tax within fifteen days, the company shall deposit the bonus shares withheld under

sub-section (1) in the Central Depository Company of Pakistan Limited or any other entity as may be prescribed.

(5) Bonus shares deposited in the Central Depository Company of Pakistan Limited or the entity prescribed under sub-section (4) shall be disposed of in the mode and manner as may be prescribed and the proceeds thereof shall be paid to the Commissioner, by way of credit to the Federal Government.

(6) Issuance of bonus shares shall be deemed to be the income of the shareholder and the tax collected by the company under sub-section (2) of proceeds of the bonus shares disposed of and paid under sub-section (5) shall be treated to have been paid on behalf of the shareholder.

(7) Tax paid under this section shall be a final tax on the income of the shareholder of the company arising from issuance of bonus shares.

236N. Bonus shares issued by companies not quoted on stock exchange.— (1) Notwithstanding anything contained in any law for the time being in force, every company, not quoted on stock exchange, issuing bonus shares to the shareholders of the company, shall deposit tax, within fifteen days of the closure of books, at the rate of five per cent of the value of the bonus shares on the first day of closure of books, whether or not tax has been collected by the company under sub-section (3).

(2) Issuance of bonus shares shall be deemed to be the income of the shareholders and tax deposited under sub-section (1) shall be treated to have been deposited on behalf of the shareholder.

(3) A company liable to deposit tax under sub-section (1), shall be entitled to collect and recover the tax deposited under sub-section (1), from the shareholder, on whose behalf the tax has been deposited, before the issuance of bonus shares.

(4) If a shareholder neither makes payment of tax to the company nor collects its bonus shares, within three months of the date of issuance of bonus shares, the company may proceed to dispose of its bonus shares to the extent it has paid tax on its behalf under sub-section (1).

(5) Tax paid under this section shall be final tax on the income of the shareholder of the company arising from issuance of bonus shares.

(6) The Board may prescribe rules for determination of value of shares under sub-section (1).

(f) In sub-clause (39),-

(i) in paragraph (I),

after sub-paragraph (A), the following new sub-paragraph shall be inserted, namely:-

“(AA) in Division II, in Clause (i), in the proviso for full stop at the end a colon shall be substituted and

thereafter the following new proviso shall be added, namely:-

“Provided further that the rate of tax imposed on the taxable income of a company, other than a banking company shall be 33% for the tax year 2015.”;

(b) In sub-paragraph (C), after the newly substituted Table, the following new proviso shall be added, namely:-

“Provided that the rates for companies shall be as specified in Division II of Part I of First Schedule, in respect of debt securities.”;

(a) in sub-paragraph (E), in the newly inserted Division IX, in the Table,-

(i) in column (1), against S. No. 2, in column (2), in paragraph (a), after the word, “fertilizers” a comma and the words ”,

consumer goods including fast moving consumer goods” shall be inserted;

(ii) in paragraph (V),

(a) in sub-paragraph (e), in the newly substituted Division VII, after the Table the following proviso shall be added, namely:-

“Provided that the rate of tax to be collected under sub-section (2) of section 231B, shall be reduced by 10% each year from the date of first registration in Pakistan.”;

(b) after sub-paragraph (g), the following new sub-paragraph shall be inserted, namely:-

“(ga) for Division XIV, the following shall be substituted, namely:-

“DIVISION XIV

Advance tax on sale to distributors, dealers or wholesalers.

The rate of collection of tax under section 236G shall be as follows:-

<u>Category of Sale</u>	<u>Rate of Tax</u>	
	Filer	Non Filer
Fertilisers	0.2%	0.4 %
Other than fertilizers	0.1%	0.2%”.

(c) in sub-paragraph (h), in the newly inserted Division XX, for the Table, the following shall be substituted, namely:-

“S. No.	Type of ticket	Rate
(1)	(2)	(3)
1.	Economy	0%
2.	Other than economy	4%

(g) in sub-clause (40),-

(i) in paragraph (I), in sub-paragraph (h), for the substituted Clause (126), the following shall be substituted, namely:-

“(126) Any income of a public sector university established solely for educational purposes and not for the purposes of profit, with effect from the 1st day of July, 2013.”

(ii) in paragraph (II), after sub-paragraph (b), the following new sub-paragraph shall be inserted, namely:-

“(ba) in Clause (14A), for the full stop at the end a colon shall be substituted and thereafter the following new proviso shall be added, namely;-

“Provided that owners of the passenger transport vehicles may pay tax for the period 1st day of July, 2012 to 30th day of June, 2013 at the rates under

this Clause, if the tax is paid by the 30th day of June, 2014.

Provided further that the tax already paid from 1st day of July, 2012, as per rates specified in Division III of Part IV of the First Schedule, shall not be refunded.”;

(iii) in paragraph (IV),-

(A) in sub-paragraph (a), in the newly inserted Clause (9A), for the full stop, at the end, the figures and colon, “235B:” shall be substituted and thereafter the following provisos shall be added, namely:-

“Provided that steel melters, steel re-rollers and composite steel units may opt to pay tax in accordance with section 235B, for tax year 2012 and 2013, if tax liability for the said tax years is paid by the 30th day of June, 2014:

Provided further that where tax has been deducted under Clause (a) of sub-section (1) of section 153 or paid under an order under section 161, it shall not be refundable.”;

(C) after sub-paragraph (h), the following new sub-paragraph shall be added, namely:-

“(ha) after Clause (72B), the following proviso shall be added, namely:-

“Provided that the certificate shall only be issued by the Commissioner if an application for the said certificate is filed before the Commissioner, in the manner and after fulfilling the conditions as specified by notification in the official Gazette, issued by the Board for the purpose of this Clause.”

(hb) Clause (80) shall be omitted;

(hc) in clause (82), for the figure, “2013”, the figure “2014” shall be substituted;

(hd) Clauses (84), (85), (87) and (88) shall be omitted.”;

(c) sub-paragraph (i) shall be omitted;

(h) in sub-clause (41), for the figure “10”, the figure “15” shall be substituted.

جناب محمد اسمٰحٰن ڈار : میں ایک بار پھر clarify کر دوں کہ میں نے
in anticipation of your deal with Naveed Sahib کی اس کلوز کی
I leave it to اس کی ساری clarification دے دی ہوئی ہے
him whether he wishes to move or deemed it as
dropped. It is his choice.

Mr. Speaker: Naveed Qamar Sahib.

Syed Naveed Qamar: No Sir, not withdrawn. I may be allowed to move. Sir I move that in the Finance 2014 introduced in the National Assembly, in Clause 6, in sub-clause 35 in proposed section 235 B, the words “tax on steel melters, re-rollers etc shall be omitted.

- (b) in sub-clause (37) in the proposed section 236M for the words “five per cent” occurring in the third line, the words “two percent shall be substituted.
- (c) In sub-clause (39) in the table under the Division XVIII, the rate of tax to be collected shall be amended as follows,

Where the value of immovable property is less than 3 percent or 3 million, filer shall pay 2 percent and non filer shall pay 4 percent.

In sub-clause (39), in Division XIX in section (i) for the figure “7.5”, the figure “3” be substituted. It is the Clause 39 and division 20 in the rate of tax to be collected for first business, sir this one I have withdrawn “e” I withdraw because it has already been changed by the Minister.

- (f) In division IA Profit on debt shall be amended as follows:

“The rate of tax to be deducted under section 151 shall be 10% on the yield of profit for filers and 10% of the yield or profit paid, for non-filers.”

In sub-section (b) a proposed section 3 seeking to amend Division 3 of part 3 of the proposed sub section shall be deleted. You might have understood.

جناب سپیکر: جی بالکل آگئی۔

Syed Naveed Qamar: In sub section of the proposed table shall be substituted by the following and then I will give the table.

In section B proposed section 5 seeking to substitute Clause 3 in division 3 in part 4 of the first schedule in the proposed table column 4 titled as “for non filers” shall be deleted and for column 3 titled as for filers shall be re-titled as withholding rates.

And in sub clause ‘b’ proposed section 5 seeking to substitute division 3 of part 4 of first schedule in the

proposed table, in column titled as for non filers shall be deleted and for column 3 titled as for filed shall be re-titled as withholding rates.

In sub clause e proposed section 5 seeking to substitute division 7 of part 4 of the first schedule in the proposed table column 4 titled for non filers shall be deleted and for column 3 titled for filers shall be re-titled as withholding rates.

In sub clause h, proposed section 5 seeking to substitute division 18 of part 4 of first schedule in the proposed table in serial no 2, the separate rate for filer and non filers shall be substituted by one rate or one percent in the proviso following the proposed table shall be deleted.

In sub clause h, proposed section 5, seeking to substitute 20 in the proposed table column 4 titled as non filers shall be deleted and for column 3 titled as filer shall be re-titled as the rate.

In sub clause 40 in the second schedule the following Amendments shall be made namely;-

In sub clause 40 in paragraph (f) the brackets, figures and letters and the words “92A and 93A” shall be deleted.

In the first schedule under the revision 3 rate of dividend tax in paragraph B for the figure 25 percent, in the second proviso occurring in the red line the figure 15 percent shall be substituted.

In the first schedule in the table under division IA in B paragraph C part 3 sub paragraph 2 for the figure 10 percent, the figure 5 percent shall be substituted.

In the first schedule and the table and the division 2, brokerage and commissions under section 233 sub section 1 shall be amended as follows:

In paragraph A for the figure 7.5 the figure 5 shall be substituted,

In paragraph B for the figure 12, the figure 10 shall be substituted.

جناب سپیکر: نوید صاحب آپ نے ٹیبل نہیں پڑھا تو it will be treated as read. Minister for Finance do you oppose it?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Yes Sir, opposed as per understanding.

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ طارق اللہ صاحب کریں گایا صاحبزادہ یعقوب صاحب۔ جی صاحبزادہ یعقوب صاحب۔ to move amendment.

Sahibzada Muhammad Yaqub: I beg to move the following Amendment in the Finance Bill 2014, as introduced in the National Assembly, in Clause 6, the proposed sub-clause 34 shall be deleted.

(ii) in sub-clause (35) the sub-section (2) and (3) shall be deleted and

(iii) in the sub-clause (37), the proposed sections 236 (K) and 236 (L) shall be deleted and

subsequent proposed section may be renumbered accordingly.

Mr. Speaker: Minister of Finance do you oppose it?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Yes Mr. Speaker, I oppose it.

جناب سپیکر: Next Amendment ڈاکٹر نفیسہ صاحبہ پڑھیں گی ؟ جی
ڈاکٹر نفیسہ شاہ صاحبہ اینڈ منٹ موو کیجئے۔

I move that in the ڈاکٹر نفیسہ شاہ : شکریہ سپیکر صاحب
Finance Bill 2014, as introduced in the National
Assembly, in Clause 6,

- (i) in sub-clause (1), paragraph (b) proposed section (23A) shall be omitted.
- (ii) In sub-clause (1) in paragraph (d) proposed section (35C) shall be omitted.
- (iii) In sub-clause 39, in proposed section (c) sub section (5) shall be substituted by the following, namely.

Where holding period is more than twenty four months or more than 2 percent.

- (iv) in sub-clause (39), in proposed section (iv) in paragraph (b) for the figure “15%”, the figure “10%” shall be substituted.
- (v) In sub-clause (i) of clause (l) in the proposed clause (126H) after the words and comma “Balochistan Province”, the words and commas “Sindh Province excluding Karachi, Bahawalpur Division, Multan Division, Dera Ghazi Khan Division, shall be inserted.

In sub-clause (c) of clause (ii) in the proviso to the proposed clause (18A) after the word “Investment” words “or through sponsors equity domestically” shall be substituted.

B. In the Federal Excise Duty Act, 2005 in the prescription for serial 55 of table 1 of the first schedule for the proposed 10% ad valorem FED on imported motor vehicles shall be applicable on all motor vehicles of engine capacity 1800 cc and

above whether imported or locally assembled or manufactured.

I just to make you know, it's a سپیکر صاحب اس میں کچھ Point of Order کہ جو ہماری اینڈمنٹ دی گئی تھیں اس میں بہت ایشوز ہیں۔ کچھ ہماری اینڈمنٹس پورے کے پورے chunk کیونکہ وہ logical نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہم نے پورا chunk دیا ہوا ہے اینڈمنٹس کا جس میں آدھی آئی ہیں آدھی نہیں آئی ہیں۔ اور یہ جو C والی اینڈمنٹ ہے یہ 8 Clause kindly سے منسلک ہے یہ وہاں اس وقت پڑھی جائے گی kindly this is sub section 3 of section 8. So this is on Clause 8, this Amendment Clauses related to income جو is not on the income tax tax.

Mr. Speaker: We will do that. Minister for Finance do you oppose it?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Speaker I oppose.

Shagufta Jumani Sahiba to جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی move Amendment.

Ms. Shagufta Jumani: I move that in the Finance Bill 2014 as introduced in the National Assembly, in Clause 6, in the first schedule in table under the Division IX, minimum tax under section 113 in S. No. 3, for the word “Motorcycle”, the word “Automobile” shall be substituted.

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose it?

Mr. Muhammad Ishaq Dar): Opposed Mr. Speaker.

جناب سپیکر: جی اس پر پہلے بات کون کرے گا۔ جی نوید قمر صاحب۔

Syed Naveed Qamar: Sir, very briefly and broadly

پہلی چیز تو یہ by and large بار بار یہ آئی بھی اور ڈار صاحب نے کچھ اس کی explanation بھی دی ہے کہ یہ جو filer اور non filer کا جو آپ فرق رکھ رہے ہیں اور ہر ایک کو جو collecting agent آپ نے بنا دیا ہے یہ اتنا cumbersome آپ کا procedure ہے مثلاً آپ بینک سے پیسے withdraw کرنے جائیں تو بینک کو پتہ ہونا چاہیے یا اتنی موٹی directory میں سے اس کو دیکھ لینا چاہیے۔ یا somehow ویب سائٹ پر جا کر ڈھونڈنا چاہیے کہ آپ filer ہیں یا non filer ہیں پھر accordingly آپ کی deduction ہوگی۔ یہ کہاں، مطلب ہر procedure کو آپ نے اتنا مشکل کر دیا ہے کہ until and unless, you don't have some

simplified way of doing this, it will lead to a chaos in your system. اب آپ کو چاہیے یا تو NTN نمبر جس کے پاس ہو وہ automatically اس کو filer کی category میں آپ ڈال دیں باقی یہ دیکھیں کہ اس سال اس نے ٹیکس دیا یا نہیں دیا یا پچھلے سال دیا یا نہیں دیا | don't think, this is a practical solution. I think, they will have to amend it at some point and time down the road. primarily وہ property taxes مثلاً taxes جو پھر سر جو round about way میں اس کو آپ دیکھیں گے Constitution کا جو Clause ہے اس میں ہر وہ چیز جو کہ property سے relate ہوتی ہے ہر وہ ٹیکس وہ صوبوں کے پاس چلا گیا ہے 18th Amendment کے تحت لیکن ہم پھر بھی properties پہ جو ہے کسی نہ کسی حوالے سے immovable property کے اس پہ taxation رہے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ Constitutionally چیلنج ہوگا سپریم کورٹ میں چیلنج ہو گا اور فیڈرل گورنمنٹ کو پھر اس وقت اس کو reverse کرنا پڑے گا بہتر ہے کہ ہم اس stage پہ ہی اس کو reverse کر لیں۔ سر اس کے ساتھ ساتھ ہمارے پاس جو یہ مختلف چیزیں ہیں مثلاً bonus shares پہ بہت زیادہ explanation بھی ہوئی لیکن سر بونس شیئر جب ملتا ہے کسی کو I am sure, آپ بھی شیئر رکھتے ہوں گے acquaintance رکھتے ہوں گے تو آپ کو کوئی پیسہ اس کے ساتھ نہیں ملتا Its a dilution of the total shares, سو شیئرز ہیں اس کو ۱۱۰ شیئر انہوں نے کر دیا اور دس distribute کر دیئے اب اس کی value تو اس حد تک کم ہو گئی لیکن آپ کو جو ہے اس پہ ٹیکس ضرور ادا کرنا ہے۔ آپ کے پاس نہ کوئی windfall

profit آیانه کوئی اور طریقے سے آپ کے جیب میں کوئی پیسے آئے ہم نے
assume کر لیا کہ اب جا کے مارکیٹ میں اس کو بھیجیں گے اور اس پہ آپ
I think, its a wrong assumption and we گا ایک profit ملے گا
point perhaps a final point, اور must not use this, سر ایک اور
non-tax اور tax payer جو آپ کہہ رہے ہیں کہ سر یہ جو آپ
payers کا جو classification رکھتے ہیں اس میں وہ لوگ بھی آپ ضرور
رکھیں جو کہ agriculture tax file کرتے ہیں صوبوں کے ساتھ۔ اگر ان کو
آپ non-tax payer کی category میں ڈالیں گے تو پھر ایک بہت بڑا
آپ تضاد دے رہے ہیں اور آپ ان سے ایک ایسا ٹیکس لینے جا رہے ہیں
جس کے وہ liable نہیں ہیں۔

آپ نے اس کو deductable کرنا اس کو جو ہے link کرنا ہے
provincial agriculture income tax کے ساتھ اور پھر اس سے
deduct-able کرنا ہے یا وہ بھی بعد کا ہے اس لیے کم از کم ان کو
regularize تو کریں کہ وہ چور نہیں ہیں وہ ٹیکس پے کرتا ہے اور صرف وہ
ایک اور category کا tax pay کرتا ہے آپ ایک اور category کے
ٹیکس پے کرتے ہیں لیکن آپ نے ہر agriculture income tax
payer کو چور کی category میں ڈال دیا تو کسی نہ کسی پوائنٹ پہ یہ بڑا
ایک conflict ہو جائے گا تو یہ کم از کم یہ تین چار income tax laws میں
جو changes ہیں میں اب بھی فنانس منسٹر سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ لے
کے آئیں گے تاکہ اس کو ہم زیادہ equitable بنا سکیں۔

جناب سپیکر: جی تھینک یو نوید قمر صاحب-صاحبزادہ صاحب یہاں سے کوئی، عائشہ صاحبہ، جی صاحبزادہ محمد یعقوب صاحب۔

صاحبزادہ محمد یعقوب : محترم سپیکر صاحب یہ جو ہم نے ترامیم دی ہیں اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ غریب عوام پہ بوجھ کم اور ٹیکس کے ذریعے عوام کو ریلیف پہنچ جائے۔ یہ جو taxation ہوا ہے اور ٹیکس لگا ہے یہ without any assessment اور direct tax لگا ہے جس سے غریب عوام انتہائی زیادہ متاثر ہوں گے اور اس کا اثر غریب عوام پہ پڑے گا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ٹیکس لگائیں لیکن ٹیکس کے ہم حامی ہیں ٹیکس کے بغیر حکومت نہیں چل سکتی اور یہ ایک حکومت چلانے کے لئے ٹیکس بہت ضروری ہوتا ہے لیکن ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس پہ غریب عوام کے ساتھ نرمی ہو او رجو لوگ استداد والے ہیں جو لوگ مال دار ہیں اس پہ ٹیکس زیادہ ہو، زیادہ لگ جائے اور غریب عوام پہ کم سے کم بوجھ ڈالا جائے تو ہمارا تمام ترامیم کا مقصد یہی ہے کہ direct taxation نہ ہو assessment ہو اور assessment کے بعد ٹیکس لگایا جائے تو یہ انتہائی موزوں بات ہوگی اس میں عوامی مفاد ہوگا اور ایک فلاحی اور رفاہی taxation کے زمرے میں آئیں گے تو ہمارا یہی ریکویسٹ ہے۔ اور اسی طرح یہ جو تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں پر ٹیکس لگا ہے اس کو بھی assessment کے بغیر لگانا بے انصافی ہے assessment کر کے لگایا جائے ہمارا بنیادی مقصد یہ ہے اور اسی مقصد کے لئے ہم یہ ترامیم لائے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی شکریہ جی۔ ڈاکٹر نفیہ شاہ صاحبہ۔

ڈاکٹر نفیسہ شاہ : شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب taxation پہ بات ہو رہی ہے اور فنانس بل جو ہے وہ تقریباً ایک statement ہے جو ٹیکس نظام ہے اس کے اوپر ایک عکاسی کرتا ہے جناب سپیکر taxation جو ہے It is not just a means to collect revenue, it should also be a means...

Mr. Speaker: Kindly lower your voices so that honourable member can debate.

Dr. Nafisa Shah: To promote the economy, اور جب تک taxation کا نظام اس کی بنیاد انصاف نہیں ہوگا آپ جتنے بھی efforts کر لیں آپ tax collection نہیں کر سکتے۔ بد قسمتی سے پاکستان کا taxation نظام regressive ہے جناب سپیکر بنیادی principle یہ ہونا چاہیے کہ جن کے پاس ضرورت سے زیادہ اثاثے ہیں جن کے پاس ضرورت سے زیادہ پیسے ہیں جن کے پاس ضرورت سے زیادہ وسائل ہیں ان کو ٹیکس کریں اور ان sectors کو سپورٹ کریں جن کے پاس---

جناب سپیکر: جی آرڈر ان دا ہاؤس kindly lower your voices۔ جی

ڈاکٹر نفیسہ شاہ : سپیکر صاحب, Its ok جن کے پاس ضرورت سے کم وسائل ہیں, So, the ideal system should be, کہ آپ سے haves

لے کر اور haven't کو پیسے وہ منتقل کریں through a system of tax
and as I said; it should not just be a simple thing, ہم
but it should also be a means to revenue generate کریں
I don't think, promote the economy and that پارٹ جو ہے
Now, I will first address کہ ہمارے اس فنانس بل میں وہ کچھ ہے
the justice principle, اس میں بار بار ہم یہ mention کر رہے ہیں کہ
بنیادی آپ کا اصول صحیح ہے کہ ہم filers کو جو ہے وہ ٹیکس نیٹ میں
non-filers کو کیسے لے کے آئیں لیکن سپیکر صاحب This method
is going in a round about way, taxation کا جو بنیادی right ہے
وہ who collects the taxes? The FBR collects the taxes,
and ذمہ داری ہے assessments کی collections کی
all the power in the world has been given کی penalization
to the FBR and people look toward the FBR اب یہ کیا اصول
non-filers کو آپ assess کرنے کے لئے آپ ایک ل بے کہ
3rd, 4th, 5th service provider کو کہتے ہیں کہ آپ یہ کریں This is
a very flawed logic and I think, we should strongly
oppose it. We oppose it through these amendments
because جو primary responsibility ہے FBR کی وہ آپ کسی اور
کے کندے میں ڈال رہے ہیں and I don't think that the public
will, nor the service provider would wanted and its
totally, I think, its a wrong principle, its totally wrong اور
جو ہماری پہلی جو set of amendments ہیں جو میں نے پہلے بھی آپ کو

یہ کہا تھا کہ وہ اس لئے cohesive نہیں ہے کہ اس میں ایک بڑا chunk انہوں نے ہٹا دیا ہے so, kindly that set of amendments جو ہیں set of amendments جو یہ سوری جی یہ You know, where this provisions اور non-filer کی فائلر کی جو 23A, 35C کو اس میں ہم نے فائلر اور non-filer کی جو وہ ختم کی ہیں اور پورے فنانس بل میں جہاں بھی یہ تضاد آتا ہے So, amendment سے ہم نے ختم کیا ہے اپنی amendment سے So, kindly this may be adopted, principle ہے جو میں backward growth کیسے promote کریں گے جو sections ہیں جو معیشت کا حصہ بن سکتے ہیں اور وہ نہیں ہیں ان کے لئے incentivize کرنا ہوگا taxation نظام کے ذریعے اب یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ نے ٹیکس exemptions دیئے ہیں کچھ علاقوں میں for fruit processing جو بھی fruit processing کے equipments ہیں ان میں آپ نے پانچ سال کی چھوٹ دی ہے ٹیکس کی جس میں آپ نے بہت اچھا ہم بہت خوش ہیں بلوچستان province is included, Gilgit Baltistan These are very, very good steps. ڈویژن included, However, you have left out other backward communities not just that, لیکن وہاں ایسے products ہیں۔ آپ اگر ان کو incentivize کریں گے تو آپ کے ملک کی معیشت یا growth بہتر ہو گی۔ میں آپ کو مثال دے رہی ہوں میرا اپنا ڈسٹرکٹ جو ہے خیر پور This Pakistan is the 4th largest اور is a dates producing district. dates producing area or country in the world in volume But we are the least in the world in سبیکر! term.

terms of value addition. So, kindly Khairpur, It is a chilly producing area, so why have we مثال لے لیں not included rural Sindh? Rural Sindh ہے۔ Rural Sindh کے poverty indicators ملک بھر سے جو بھی آپ indicators دیکھیں سب سے زیادہ ہیں۔ poverty زیادہ ہے، mal-nourishment زیادہ ہے۔ I would want the attention اگر پرائم We insist that rural Sindh be منسٹر، فنانس منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں included in tax exemption for 5 years and apart from that we insist also that Southern Punjab also needs to horticulture کا آپ be incentivized. Southern Punjab ہے پورے پاکستان میں۔

آپ ٹھیک ہے development You may give lots of projects to Southern Sindh. لیکن جب سے آپ tax system کے incentivize ان کے horticulture کو نہیں کریں گے آپ کی معیشت شاید اس ایریا کو link نہیں کرے گی into growth subject. So, we are also included, Bahawalpur Division, Multan Division and Dera Ghazi Khan Division. Kindly Minister Sahib, We would urge that when you summarize It you make such announcements, because it is good for the equity country and finally, issues اور بھی ہیں۔ ایک equity کا issue یہ ہے کہ جو بار بار ہماری speeches میں بھی آیا ہے

کہ جب equity باہر سے آ رہی ہے اس کے اوپر تو آپ نے بیس پرسنٹ corporate tax لگایا۔ لیکن جب equity locally آ رہی ہے تو اس کے اوپر آپ نے تیس پرسنٹ corporate tax لگایا ہے۔ تو یہ equity جو injustice ہے وہ ہم نے remove کیا ہے in sub section (C) of clause-2, I don't know, it concerned with this or the Sale Tax that will have to be checked. لیکن اس تضاد کو remove کریں اور فیڈرل ایکسائیز ڈیوٹی جو آپ نے imported vehicles پر لگائی ہے اٹھارہ سو سی سی پہ، اس میں جو لوکل گاڑیاں اٹھارہ سو سی سی ہیں وہ بھی اتنی ہی costly ہیں اور وہ بھی actually, if you want elite will use 1800 cc, locally to tax the elite, produced or imported, or even the locally produced have imported brand names, so kindly ان پر ایک یکساں ڈیوٹی ہونی چاہئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شکستہ جمانی صاحبہ۔

محترمہ شکستہ جمانی: بہت شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب والا! یہ section 113 کے اندر پانچ ملین سے زیادہ جو لوگ بزنس کا turn over کرتے ہیں اور وہ ٹیکس بھی ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں کہتے ہیں کہ اس کی limit کو بڑھا کے تقریباً 100 million کیا جائے۔ کیونکہ مارکیٹ میں جن چیزوں کی قیمتیں آج سے ایک سال یا دو سال پہلے جو تھیں وہ صرف ایک سو روپیہ تھیں۔ لیکن اب وہ قیمتیں بڑھ کر دو سو، تین سو ہو گئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ منگائی

بڑھ گئی ہے۔ آپ دیکھیں کہ جس وقت بھی پٹرول کی اگر بڑھتی ہے دو روپے تو مارکیٹ میں ہر چیز پہ دس روپے پانچ روپے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور میرا دوسرا کھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جو تمام GST Taxes گزار لوگ ہیں ان سے بھی 20% turn over tax لیا جائے تاکہ ان پہ بھی زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گی۔ جناب وزیر اعظم صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور آج ماشاء اللہ وہ بھی خوش ہیں اور تمام ہاؤس کے چہروں پہ بہت خوشی کا موڈ ہے۔ تو ہم ان سے request کریں گے کہ اللہ کرے کہ وہ روز اس طرح آئیں اور یہ ہاؤس اس طرح بھرا رہے اور اس میں چہل پہل رہے۔ شکر ہے کہ وزیر داخلہ نہیں آئے۔ وزیر اعظم صاحب اگر وہ آتے تو ان کی سب کی سانس سوکھ جاتی ہے۔ چپ، خاموش، کوئی نہیں بولتا۔ لیکن آپ کے آنے سے ان کے چہروں پہ رونق آ گئی ہے۔ تو ہماری request ہے کہ آپ روز آیا کریں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آگئی ہے آپ کی امینڈمنٹ۔ شکریہ I
put the Amendment, as moved by Mohammad Ishaq Dar
Sahib, Minister for Finance. I put the Amendment as
moved to the House. The question is that the
Amendment as moved be adopted.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Syed Naveed Qamar to the House. The question is that Amendment as moved be adopted.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Sahibzada Tariq Ullah Sahib to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Dr. Nafeesa Shah to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Shagufta Jumani Sahibah to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put Clause 6 as amended to the House. The question is that Clause 6, as amended, do stand part of the Bill.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Clause 7, there are three Amendments in Clause 7. First Amendment stands in the name of Minister for Finance. Second Amendment stands in the name of Syed Naveed Qamar Sahib. Now I request the Minister for Finance to move the Amendment.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Speaker! I am pleased to move that in the Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly, in Clause 7,-

(a) in sub-clause (1), for the figure “13”, the figure “12” shall be substituted;

(b) in sub-clause (2), in paragraph (b), for sub-paragraph (i), the following shall be substituted, namely:-

“(i) against S. No.3, for the entries relating thereto in columns (2), (3) and (4), the following shall be substituted, namely:-

“Facilities for travel 98.03

(a) Services provided 9803.1000

Or rendered in respect of travel by air of passengers within the territorial jurisdiction of Pakistan,-

- (i) Long Routes Two thousand and five hundred rupees
- (ii) Short Routes One Thousand two hundred and fifty rupees
- (iii) Socio-economic routes Five hundred rupees

Explanation: For the purpose of this entry, “long routes” means journeys exceeding 500 kilometers, “short routes” means the remaining journey, other than socio-economic routes, and the “socio-economic routes” means journeys along the Balochistan coastal belt. Routes exempt from duty as on 1st July, 2014 shall, however, remain exempted.

(b) services provided or rendered in respect of travel by air of passengers embarking on international journey from Pakistan,—

(i) Economy and Five thousand Economy plus rupees

(ii) Club, business Ten thousand And first class. rupees”.

Mr. Speaker: Jee, Syed Naveed Qamar Sahib to move his Amendment.

Syed Naveed Qamar: Withdrawn.

Mr. Speaker: Thank you. The Amendment moved by Syed Naveed Qamar Sahib stands withdrawn. Now I put the Amendment as moved by Minister for Finance. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as...,no, this has been dropped. Now, I put Clause 7 as amended to

the House. The question is that Clause 7, as amended, do stand part of the Bill.

(Consequently, the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Clause 8, Amendment, there are three Amendments in Clause 8. First Amendment stands in the name of Minister for Finance. Second Amendment stands in the name of Syed Naveed Qamar Sahib. Third Amendment stands in the name of Sahibzada Tariq Ullah Sahib, Sahibzada Muhammad Yaqub Sahib, Sher Akbar Khan Sahib and Aisha Syed Sahiba. There is one missing ?

Now اچھا ٹھیک ہے ڈاکٹر عذرا جو آپ نے ابھی پوائنٹ آؤٹ کیا تھا پہلے I call upon Minister for Finance to move his Amendment.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Speaker! I beg to move that in the Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly, in sub-clause 8, in sub-clause (3), for the newly substituted Second Schedule, the following shall be substituted, namely:-

Mr. Mohammad Ishaq Dar: I beg to move that in the Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly, in Clause 8, in sub-clause (3), for the newly substituted Second Schedule, the following shall be substituted, namely:-

“THE SECOND SCHEDULE
[See Section 3]

S. No.	Sector	Maximum rate of cess (Rs/MMBTU)
(1)	(2)	(3)
1.	Fertilizer – Feed Stock	300
2.	Compressed Natural Gas (CNG)	300
3.	Industrial Including Fertilizer Fuel Stock	150
4.	Captive Power	200
5.	WAPDA / KESC / GENCOs	100
6.	Independent Power Plants (IPPs)	100
7.	Commercial including Ice Factories	-
8.	Cement	-
9.	Liberty Power Plant	-
10.	Domestic	-”;

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

Sir I proposed that the one which was placed after this schedule should be omitted. Mr. Speaker you want me to read it or I just take it as read.

Mr. Speaker: It will be treated as read.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: I proposed that it should be omitted from here then No. 7. I beg to move that in the Finance Bill as introduced in the National Assembly, after Clause 9, sir this is clause 8, actually, here stopped.

جناب سپیکر: Clause 8 تک رہنے دیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: Clause 8 تو ختم ہو گئی آگے Clause 9 آگئی ہے۔

Mr. Speaker: Syed Naveed Qamar sahib to move his Amendment.

Syed Naveed Qamar: Sir I move that in Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly,- in clause 8, in sub-clause (1), the proviso shall be omitted.

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose it?

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Mr. Speaker I oppose it.

Mr. Speaker: Sahibzada Tariq Ullah sahib to move his Amendment.

صاحبزادہ طارق اللہ: جناب سپیکر صاحب! فنانس بل میں ہم نے کئی ترمیم دی تھیں اور میرے خیال میں بہت زیادہ بحث کے باوجود

جناب سپیکر: نہیں یہ پڑھ دیجئے۔

صاحبزادہ طارق اللہ: اس میں کوئی ترمیم accept نہیں ہوئی۔ جو ہم نے آخری ترمیم دی ہے،

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب نے پہلے explain کیا کہ کئی اچھی چیزیں جو انہوں نے adopt کی ہیں۔

صاحبزادہ طارق اللہ: ہم اس کو withdraw کرتے ہیں کیوں کہ پرائم منسٹر صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کے اعزاز میں ہم اس کو withdraw کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ شکریہ۔ شازیہ مری صاحبہ وہ جو رہ گئی تھی this is page 5 سائیڈ پہ جو ہے۔

Ms. Shazia Mari: Sir principally we totally agreed with what Mr. Naveed Qamar has to say about the GIDC but I am going to move this Amendment. I rise to move that in Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly,- in clause 8, sub-clause (3), should be omitted and the

original Second Schedule as appears in the GIDC act should remain.

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose it?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Speaker I oppose it.

جناب سپیکر: sorry نوید صاحب بات کر لیں۔

سید نوید قمر: شکریہ سر، سر مجھے حیرت ہے کہ فنانس منسٹر صاحب اس Amendment کو oppose کر رہے ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے اس قسم کی Amendments آرہی ہیں۔ Sir basically یہ کہہ رہے ہیں کہ جو پارلیمنٹ کی پاور ہے، وہ جا کے ایف بی آر کو دے رہے ہیں۔ tax لگانے کا یا جو بھی ٹیکس لگتا ہے، خدا را اس taxation powers parliament کے پاس رکھا کریں۔ مجھے پچھلے پانچ سال یاد ہے کہ اسلحہ ڈار صاحب نے خود Amendments move کی ہیں جس نے اس ساری چیز کو discourage کیا ہے۔ اس لئے پچھلے پانچ سال میں during our time کبھی بھی یہ چیز نہیں آئی کہ ہم نے پارلیمنٹ کی پاور کسی اور کو دے دی ہے۔ چاہے اس وقت وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم minimum ceiling لگا رہے ہیں لیکن ceiling کا ایشو نہیں ہے۔ ایشو یہ ہے کہ all taxation as per the Constitution should remain with this very House and nowhere else and therefore, I hope he reconsiders this issue آپ کو دوبارہ change کرنا ہے، آپ دوبارہ یہاں لے آئیں۔ آپ نے کچھ بھی concession دینی ہے یہاں لے

آہیں۔ آپ نے بڑھانا ہے یہاں لے آئیں لیکن خدارا یہ نہ کریں۔ آپ نے ایک طرف تو کہا ہوا ہے کہ ہم SRO culture ختم کر رہے ہیں، ایک طرف تو آپ کہہ رہے ہیں even IMF کو بھی یہ commitment دی ہوئی ہے کہ پورے سسٹم میں transparency لائیں گے اور یہاں آپ اس کو exactly reverse کرنے جا رہے ہیں کہ خود ٹیکسز کی پاورز اپنے پاس رکھ رہے ہیں اور پارلیمنٹ کے پاس نہیں رکھ رہے۔ I strongly oppose this particular clause and I press that this should be supported.

جناب سپیکر: پہلے شازیہ مری صاحبہ کر لیں پھر آپ اکٹھا ' جی شازیہ مری صاحبہ۔

محترمہ شازیہ مری: سر شکر یہ I strongly endorsed the views of honourable member Syed Naveed Qamar sahib. Sir the Amendment that we moved here which pertains to sub clause (3) of Clause 8, and this is about GIDC. It particularly talks about the rates that are being proposed and says its to be rationalized and to generate additional funding Sir, very clearly the act of GIDC says یہ کس purpose کے لئے ایک provision ڈالی گئی تھی، وہ IP تھا، TAPI تھا، جو ایل پی جی کے پلانٹ تھے، اس کے لئے تھا۔ in principle یہ اچھی بات ہے کہ پروجیکٹس کے لئے اگر ایسی چیز ہے۔ بے شک تین صوبے جس میں خیبر پختونخواہ، سندھ اور بلوچستان گیس کے حوالے سے self sufficient ہیں، زیادہ

contribute کرتے ہیں، انہیں consumption نہیں ملتی خاص طور پر سندھ کو
' لیکن in country's interest اگر آپ structure کے لیے بھی ان صوبوں
سے پیسے لیتے ہیں اور حد یہ ہے کہ پیسے لیتے ہیں structures تو بنتے نہیں
ہیں۔

ابھی سپریم کورٹ میں یہ GIDC challenge ہو گیا ہے۔ وہاں پر اس
کا decision آنا باقی ہے۔ ایک وقت میں یہ non tax revenue کر کے
present کیا جانا تھا، اب یہ tax revenue کر کے present کیا جا رہا
ہے۔ and the idea was کہ شاید یہ NFC کے divisible pool میں
آگیا ہوگا لیکن وہاں میں نے چیک کیا تو divisible pool میں بھی نہیں
تھا which means کہ فیڈرل گورنمنٹ اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے اور نوید قمر
صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ ایف بی آر مضبوط کر رہے ہیں۔ سر
collection میں ایف بی آر کو بہتر ہونا چاہیے لیکن اس کو strengthen
نہیں اس طریقے سے کیا جانا چاہیے کہ ہم اپنی پاور ز اٹھا کے ایف بی آر کو
دے دیں۔ they have been very poor in terms of the
collection performance yes. So FBR has to improve
collection but not at the cost of provinces
and we on the floor of the House strongly oppose
in presence of the honourable Prime Minister I would
like to request کہ GIDC کو completely ہٹا دیا جائے اور اگر
گورنمنٹ نے پھر بھی اسے رکھنا ہے تو ان کی rationalization کے نام پر
prices increase نہ کی جائیں، اس سے loss consumer کا ہے، صوبوں

structures کا ہے اور اگر یہ اپنے پاس فی الوقت رکھ رہے ہیں، جب تک یہ structures نہیں بنتے تو as per article 161 یہ صوبوں کو ٹرانسفر کر دیا جائے۔ سر جب structure بنیں گے ' میں ان کو دوسری option دے دیتی ہوں۔ SSGC and SNGPL کے ساتھ یہ کوئی financial plan work out کر لیں۔ سر بہت کچھ ہو سکتا ہے، ضروری نہیں ہے کہ تینوں صوبوں کو نیچوڑ کے پیسہ نکالا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر فار فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب سپیکر آپ کا بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ میرے ساتھیوں نے کچھ غور کیا کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہوا ہے۔ بجٹ کی تقریر میں بھی ایسے objections تھے اور اس کو میں نے accept کیا، objections کیا تھے کہ ہمیں ایف بی آر کو پاورز نہیں دینی چاہئیں اور نوید قمر صاحب بالکل ٹھیک کہتے ہیں کہ میں وہ لیڈر آف دی اپوزیشن تھا جس نے ' جب Doctor Asim, Advisor on Petroleum تھے۔ میں نے وہاں domestic کو nil کروایا ورنہ ایک تھا کہ شیڈول خود بخود گورنمنٹ ' جیسے standard ہوتا ہے، وہ اپنی مرضی سے schedule announce کر کے دے گی that is executive power اس میں ' میں نے شیڈول ڈلوایا، ڈومیسٹک کے آگے زیرو کروایا اور جو لگانا تھا اس کو رکھا گیا۔ سر ایک تو یہ ہے، یہ ایک حقیقت ہے ' میں اس کو تسلیم کرتا ہوں لیکن جو Amendment آئی تھی، original Amendment یہی تھی کہ اس میں maximum proposal تھا منسٹری آف پیٹرولیم کی طرف سے کہ اس کو، 300 سب کو رکھتے ماسوائے

ڈومیسٹک کے۔ جو آپ کے فنانس بل میں original proposal تھا وہ یہ تھا۔ جب یہاں بات ہوئی اور یہ کہا گیا کہ جناب یہ ہماری پاور ان کو نہ دیں، ہم ان کو اپنے ہاتھ کاٹ کے تین تین سو دے دیں اور پھر وہ اپنی مرضی سے جب جی چاہے وہ بڑھائیں۔ تو میں نے اس پہ اپنے ساتھیوں کی بات کو تسلیم کیا اور پھر یہ assess کیا کہ اس وقت کتنا بڑھایا جاسکتا ہے یا بڑھانا چاہیے۔ اس وقت stakeholders کو engage کیا اور آج جو آپ کے سامنے ہے، وہ actual reduce کر کے فیکرز آئے ہیں اور کیا فیکرز ہیں، اس میں ' میں عرض کرتا ہوں کہ فرٹیلائزر کے دو حصے تھے، ایک اولڈ فرٹیلائزر تھا اور ایک نیو فرٹیلائزر جو اولڈ فرٹیلائزر کے اوپر تین سو لگا ہوا تھا، نیو فرٹیلائزر کو somehow، میں اس کہانی میں نہیں جانا چاہتا، اس کو nil کیا ہوا تھا، صرف دو یا تین کمپنیاں اس سے فائدہ اٹھا رہی تھیں some favourite ones ہم نے اس کو بھی level playing field کے لئے نئی کمپنیز کو بھی ہم اس پہ جو propose کر رہے ہیں، وہ تین سو اس پہ بھی لگا رہے ہیں، ایک تو یہ ہے۔

جو دوسرا تھا، وہ سی این جی کے اوپر تھا، وہ بھی تین سو اس میں جو فیکرز ہیں وہ بھی تین سو لگائے جا رہے ہیں لیکن جو industrial including fertilizer fuel stock ہے، وہ تین سو کو کم کر کے 150 کیا جا رہا ہے۔ اب یہ نہیں ہو گا کہ ایف بی آر لگائے گا یا نہیں۔ یہ لگ رہا ہے۔ اس کو ہم actual پر لے آئے ہیں۔ اسی طرح captive power کو 300 سے کم کر کے 200 لے لیا جائے گا، ان کے پاس پاور نہ ہو۔ اسی طرح واپڈا KESC اور GENCOS کو 100 کیا جا رہا ہے۔ Independent Power Projects, commercial including ice وہ 100 کیا جا رہا ہے۔

factory جو 300 سو تھا اس کو زیرو کیا جا رہا ہے۔ سیمنٹ کو 300 سے زیرو کیا جا رہا ہے کہ اس پر آپ نے تقریریں کیں کہ اس ملک میں development کیسے ہو گی اس کو زیرو کیا جا رہا ہے۔ domestic کو زیرو رکھا گیا ہے۔ جناب میں نے وہی کیا ہے جو آپ چاہتے تھے۔ میں نے تو اس کو amend کر کے اب پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے جب بھی ضرورت ہو گی اس کو مزید adjust کرنے کے لیے پھر پارلیمنٹ کے پاس واپس آنا پڑے گا۔ تو میں نے آپ کی بات مان لی ہے۔ میں نے تو وہی کیا ہے جو ہاؤس چاہتا تھا۔ میں نے وہی کیا ہے جو سینٹ چاہتا تھا۔ میں نے ان کی تقریر کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا ہے اور میں بالکل اس کو endorse کرتا ہوں جو نوید قمر نے کہا میں نے کہا یہ پاور پارلیمنٹ کے پاس ہونی چاہیے۔

وہ جو ایک swabbing power ہے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ ریٹ اب یہی adjust ہوں گے۔ اگر کبھی increase کی ضرورت ہو گی تو واپس پارلیمنٹ میں حکومت کو آنا پڑے گا۔ وہ آج کی ہو یا future کی ہو۔ دوسری دو تین چیزوں کی میری colleague نے بات کی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ اس میں پہلے non-tax revenue تھا۔ پھر ہم نے سنا tax revenue۔ بھئی آپ نے ہی non-tax revenue کیا۔ یہ آپ ہی کا کیا ہوا کام ہے اسی کو continue کر رہے ہیں۔ پھر مانیں کہ ہم نے بہت بڑھی غلطی کی تھی۔ پھر ہم اگلے سال میں اس کی study کرتے ہیں۔ وہ خود ہی کام کرتے ہیں پھر خود ہی اس کو disown کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم نے تو GIDC نہیں پاس کیا تھا۔ پھر میری colleague ہیں with all due respect پھر یہ فرماتی ہیں کہ اس کو اپنے پاس نہ رکھیں اس کو صوبوں کو

دے دیں۔ بھئی آپ اپنے پاس رکھتے رہے ہو جو collect کرتے رہے ہو۔ آج ہماری حکومت آئی ہے اور جو financial discipline لانا چاہتے ہیں۔ جو resources کی یہاں کمی ہے۔ آپ وہ بات کر رہی ہیں جو چیزیں آپ نے کی تھیں اس کو تو تسلیم کریں۔ اس کو تو own کریں۔ آپ بہت بڑی apology declare کریں کہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی ہم نے 2012 میں بہت غلطی کی ہے۔ خدا کے لیے عوام ہمیں معاف کر دو اور اس حکومت کو کہو کہ change کرو۔ پھر اگلے سال دیکھیں۔ as of now یہ جو reduce کی demand تھی I give full thought میں سمجھتا ہوں کہ وہ ٹھیک تھی۔ تو اس شیڈول کو actual کے اوپر reduce کر کے میں نے Amendment ڈالی ہے۔ ایف بی آر کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ virtually it will be implemented and if they have to increase, they have to come back to the Parliament.

شکریہ۔

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Minister for Finance. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Syed Naveed Qamar to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently the amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by Ms. Shazia Mari to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now I put the Clause (8) as amended to the House. The question is that Clause (8) as amended do stand part of the Bill.

(Consequently Clause (8) as amended stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: The question is that Clause (9) do stand part of the Bill. All those in favor of it may say 'Aye'. Sorry, sorry. Minister for Finance

جناب محمد اسحاق ڈار: سر میں نے گزارش کی تھی کہ this has to be replaced now کیوں کہ اس کے بعد آپ کے پاس (10) Clause اور schedule change ہو رہے ہیں تو میں نے already کہا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ It will be treated as read تو یہ omission کے لئے میں نے Amendment کیا move کہ they should be omitted from here,

will be statement of objects کہ جو ہے that Clause (9)
omitted from here and will be replaced at the end.

Mr. Speaker: But it will be put to the House.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Yes Sir, definitely.

Mr. Speaker: The question is that Clause (9) do stand
part of the Bill.

(Consequently Clause (9) stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Minister for Finance to move the
amendment.

جناب محمد اسحاق ڈار: سرگزارش یہ ہے کہ 9 کی Amendment آپ نے
adopt کرنی ہے اور میں نے Amendment پہلے لینا ہے پھر اس کے
بعد report لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ کیجئے۔

جناب محمد اسحاق ڈار: آپ اس کو omit کر دیں۔ سر پہلے
Amendment میری move کر دینا کہ omitted here

Mr. Speaker: Minister for Finance to move the Amendment.

treated as read, Sir, جناب محمد اسحاق ڈار: میں پڑھوں ساری یا
this is the statement of objects and I am proposing that
کیونکہ they should be omitted from here یہ اب آخر میں آئے گی
سر۔ so میری Amendment پہ kindly vote لے لیں۔

جناب سپیکر: (9) Clause تو put کر کے vote لے لیا نہ ہم نے۔ ٹھیک
ہے۔ statement for Amendment کر دیں ڈار صاحب۔ آپ پڑھ دیجئے
statement for Amendment

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Sir, I beg to move that the Finance Bill 2014 as introduced in the National Assembly after Clause (9) the heading statement of objects and reasons and the words the purpose of this Bill is to make financial provision for the year beginning on the 1st day of July, 2014, various provisions have been explained in notes on Clauses (میرا نام ہے) shall be omitted. This is my Amendment Sir.

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted. (Consequently the Amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Insertion of new Clause. There is an Amendment for insertion of new Clause, standing in the name of Minister for Finance. I call upon Minister for Finance to move his Amendment.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Speaker. I beg to move that in the Finance Bill 2014 as introduced in the National Assembly, after Clause 9, the following new Clause shall be added, namely:-

“10. Amendment of Act XXVII of 1974.- In the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 (XXVII of 1974), in section 4, in subsection (1), for the words “seven hundred and fifty”, the words “two thousand” shall be substituted.”

Mr. Speaker: Now I put the Amendment as moved by the Minister for Finance to the House. The question is that the Amendment as moved be adopted.

(Consequently the Bill as amended and adoption of the new Clause stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: There is an Amendment in the first schedule standing in the name of Minister for Finance. I call upon Minister for Finance to move his Amendment.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Speaker. I am pleased to move that in the Finance Bill, 2014, as introduced in the National Assembly, in the First Schedule, the following Amendments shall be made, namely:-

in the Table, in the first column,-

- (i) against PCT CODE “ 2403.9910” in the third column for the word “Tobbaco”, the word “Tobacco” shall be substituted;
- (ii) after PCT CODE “3809.9110” and the entries relating thereto in second, third and fourth columns, the following new PCT codes and corresponding entries thereto shall be inserted, namely:-

“38.10		Pickling preparations for metal surfaces; fluxes and other auxiliary preparations for soldering, brazing or welding; soldering,	
---------------	--	--	--

		brazing or welding powders and pastes consisting of metal and other materials; preparations of a kind used as cores or coatings for welding electrodes or rods.	
3810.1000		- Pickling preparations for metal surfaces; soldering brazing or welding powders and pastes consisting of metal and other materials	5
		- Other:	
3810.9010		--- Preparations of a kind used as cores or coatings for welding electrodes or rods	5
3810.9090		--- Other	20”;

(iii) after PCT CODE “3919.1010” and the entries relating thereto in the second,

third and fourth columns, the following new PCT codes and corresponding entries thereto shall be inserted;

"3920.6310	--- Polyester rigid film	20"; and
------------	--------------------------	----------

(iv) after PCT CODE "7802.0000" and the entries relating thereto in the second, third and fourth columns, the following new PCT codes and corresponding entries thereto, shall be inserted;

"83.09	Stoppers, caps and lids (including crown corks, screw caps and pouring stoppers), capsules for bottles, threaded bungs, bung covers, seals and other packing accessories, of base metal.	
---------------	---	--

8309.1000		- Crown corks	25
		- Other:	
8309.9010		--- Aluminium lids for cans of carbonated soft drinks	10
8309.9090		---Other	25"; and

Mr. Speaker: The question is that the amendment as moved be adopted. (Consequently the amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now, I put the Amendment, as moved, by Minister for Finance to the House. The question is that the Amendment, as moved, be adopted. All those in favour of it may say "Aye". (Consequently the Amendment was adopted).

Mr. Speaker: Clause 1, Amendment. There is an amendment in Clause 1 standing in the name of Minister for Finance and Privatization. Now, I call upon Minister for Finance to move his amendment.

Mr. Speaker: Now, we will take up item No. 7.
Minister for Finance to move item No. 7.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Speaker!
I beg to move that the Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2014 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2014], be passed.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. It has been moved that the Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2014 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2014], be passed. (Consequently, the Motion was adopted and the Bill was passed.)

(Desk Thumping)

Mr. Speaker: Minister for Finance.

جناب محمد اسمٰحق ڈار : جناب سپیکر! میں مشکور ہوں اور میں دونوں طرف divide کے بیٹھے ہونے ساتھیوں کا اور جناب وزیر اعظم کی موجودگی میں اپنی طرف سے جناب وزیر اعظم کو آپ کو اس ایوان کو سینٹ کو پورے پاکستان کی عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فنانس بل 2014 آپ سب نے پاس کیا یہ ہمارے لیے ایک historic moment ہے جہاں تک Supplementary Grants and Excess of Demands پچھلے سالوں کی ہے وہ آپ نے فرمایا تھا کہ بریک کے بعد ہم کریں گے تو میں دل کی گھرائیوں سے جہاں مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن وہ کھتے ہیں کہ اس کے ساتھ مٹھائی اور اچھی خبر کوئی ہونی چاہیے وہ یہ ہے کہ ہمارے کل جو closing ہوئی ہے پاکستان کے reserves 14.2 billion dollars پر پہنچ گئے ہیں میں اس تاریخی موقعے کے اوپر آپ کو پورے ایوان کو اور قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس میں ہم نے مل کر انشاء اللہ اس کو اور مزید بہتر کرنا ہے اور پاکستان کی اکانومی کو بہتری کی طرف لے کر جانا ہے اور اس روشن پاکستان کی طرف چلنا ہے جس کا خواب قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور میاں نواز شریف نے دیکھا ہے اور جس کی مکمل شکل ہمارے مسلم لیگ ن کے منشور میں ہے تو اللہ نے چاہا تو باقی تفصیل تین گھنٹے کی سپیلیمنٹری گرانٹس کے بعد اس وقت شکر یہ او مبارک۔

جناب سپیکر: آپ خورشید شاہ صاحب کا نام بھول گئے ہیں۔

جناب محمد اسمٰحق ڈار : میں سمجھتا ہوں کہ جو پرائم منسٹر کے بعد جو سیٹ ہوتی ہے وہ تو ہوتی ہے defacto Prime Minister مجھے نہیں پتہ پہلے بھی

نعرے لگا کر آپ نے ان کا scope مروا دیا Caretaker Prime Minister بنتے بنتے پہلے میرا نام آیا میں نے ان کا دیا وہ بھی مروا دیا تو شاید اللہ کا کیا پتہ ہے اس لیے ان کا نام بھی میں شامل کرتا ہوں کہ روشن مستقبل جو بنا ہے خورشید شاہ صاحب کی سپورٹ اور تمام پارٹیز کی اپوزیشن پارٹیز کی سینٹ میں اس ہاؤس میں لیڈر شپ کی میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام کی طرف سے ایک positive ایک productive بحث ہوئی اور اس کے نتیجے میں آپ نے دیکھا کہ ہم نے کوئی resist نہیں کیا اور جو چیزیں amend ہونی چاہیں تھی ان کو ہم نے amend کیا اس لیے میں آپ کے توسط سے ایک بار پھر پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں بہت شکریہ باقی تفصیل کے ساتھ شام کو بات ہوگی۔

Mr. Speaker: The proceedings of the House are suspended for Zohar Prayers for 30 minutes.

(The proceedings of the House were suspended for Zohar Prayer for 30 minutes.)

Mr. Speaker: Assalam-o-Alaikum. Item No.8 and 9. Item No. 8 and 9 are clubbed and will be discussed together. Honourable members who want to speak should give their names.

POINTS OF ORDER

محترمہ شازیہ مری : پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: آپ کو میں بات ضرور کرنے دوں گا مگر گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو بات کی تھی میں اندر وہی دیکھ رہا تھا۔ میرا خیال ہے 197 کا دیکھ رہا تھا۔ جو چیز already spent ہو گئی ختم ہو گی اس کی past practice اس کے اوپر کٹ موشن نہیں دیے جاتے۔ خواتین کا یہ بڑا ایشو ہے کہ بات سنتی نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ خرچہ ہو چکا ہے اور شاہ صاحب جب وزیر تھے اس میں بھی ہوا ہے اور اس سے پہلے والی میں بھی ہوا ہے۔ غلطیاں ہوئی ہیں۔ میں نے بھی جب دیکھا کہ اتنے پرانے آپ کہاں سے لے کر آ گئے ہیں۔ آپ بات ضرور کیجیے میں آپ کو مائیک دے دیتا ہوں۔ اس کے اوپر وقت ضائع ہوگا۔ گورنمنٹ کی مجبوری ہے ان کی گورنمنٹ کی بھی مجبوری تھی شاہ صاحب بھی یہ کرتے تھے۔ شازیہ مری صاحبہ کا مائیک کھولیں۔ آپ بات کر لیجیے۔

محترمہ شازیہ مری: سر بات یہ ہے کہ I am just trying to follow the rules اور آپ کی ہدایات پر بھی عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہوں آپ چونکہ custodian of the House میں rules کو implement کرانا آپ کی تمام تر ذمہ داریوں میں سے ایک بڑی اہم ذمہ داری ہے۔ میں نہیں چاہوں گی کہ آپ جب چیئرپر ہوں تو کوئی ایسا rule violate ہو جائے کہ جس کی آئین میں بھی پابندی ہو۔ as a provision in the

Article 82(2). Sir, I would make reference to the rules of the National Assembly and I would read out rule 197 pertains to the, Procedure for dealing with supplementary and excess demands.- The procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall, as far as possible, be the same as prescribed for the Budget except that, if, on a demand for a supplementary grant, funds to meet the proposed expenditure on a new purpose are available by re-appropriation, a demand for the grant of a token sum may be submitted to the vote of the Assembly and if the Assembly assents to the demand, funds may be made available.

سر یہ اسمبلی کی استطاعت آگئی ہے نا۔ خرچہ بھلے ہو گیا ہو۔ 5.6 trillion
I would like to draw your kind - سر۔ اسپیکر کی بھٹ آیا ہے۔
attention to the Constitution of Pakistan and I would like
for you to sir, bare with me and allow me to read. The
Article 82 (2) sir.

جناب سپیکر: جی 82 کا 2 پڑھیں۔

محترمہ شازیہ مری: جی سر، سر 82 کا 1 آپ نے بھی پڑھ لیا تھا I think two days back میں 2 پڑھ رہی ہوں۔ So much of the Annual Budget Statement as relates to other expenditure shall be submitted to the National Assembly in the form of demands for grants, and the Assembly shall have power to assent, or to refuse to assent, any demand, or to assent to any demand subject to a reduction of the amount specified therein. Sir the point here is regardless of the spending یہ بجٹ آتا ہے قومی اسمبلی میں اور قومی اسمبلی میں آنے سے یہ ووٹ بھی ہوتا ہے۔ یہ Charged Expenditure نہیں ہے We have the right to vote either in favour or against it. When we have that right sir, we also have the right to move Cut Motions on grants that come as supplementary to us سر یہ ہمارے کچھ کٹ موشنز ہیں۔ آپ سے گزارش یہ ہو گی سر کہ ان معزز اراکین کو بھی تو پتا چلے کہ یہ جو access بجٹ ہے یہ جو over spending ہے 5.6 trillion کی یہ کس مد میں ہوئی ہے۔ آیا یہ ترقی کے لیے ہوئی ہے یا دیگر اخراجات کے لیے ہوئی ہے یا یہ دیگر اخراجات کے لیے ہوئی ہے، یہ کوئی سکول بنانے کے لیے ہوئی ہے یا یہ advertisements کی مد میں ہوئی ہے، یہ گاڑیاں خریدنے کے لیے ہوئی ہے یا کوئی فیکٹری لگانے کے لیے ہوئی ہے۔ سر یہ بہت ضروری ہے اور اسی لیے یہ آئین لکھنے والے، یہ رولز بنانے والوں نے باور کرایا ہے ان کے ذریعے کہ کٹ موشن ڈالیں جائیں supplementary demands کے اندر So I am

just trying to exercise a right that has given to move as per the Constitution of Pakistan and I would appreciate these Cut Motions are Sir کہ اگر آپ دو تین ممبرز allow کر دیں these Cut Motions are briefed they will just allow us to speak on these allocations that have now come to us after spending but we have the right to make our point Sir.

جناب سپیکر: میں اس میں گزارش کروں مجھے بھی 2002 سے اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہو گیا ہے۔ any expend that has already been you should cut that made, Cut Motion کی روح تو یہی ہے کہ at the time it is being presented اس کے بعد supplementary جب ہو جائے تو اس کے بعد یہاں پر practice بھی یہی رہی ہے اور آپ صحیح کہہ رہی ہیں جو آپ کی observation تھی this is definitely, it is appropriate, but practice جو ہے وہ different رہی ہے۔ زاہد حامد صاحب۔ ایک منٹ ان کو ختم کر لینے دیں۔ زاہد صاحب وہ ختم کر لیں۔ شازیہ صاحبہ۔

محترمہ شازیہ مری : سر میرا آپ کے مقابلے میں نیشنل اسمبلی کا بہت کم تجربہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ محنت کرتی رہی ہیں اور ہم نے شاید اتنی محنت نہیں کی۔

my understanding is محترمہ شازیہ مری : سر اس کی روشنی میں
that practice does not take over Constitution, if there
has been a practice in violation of the Constitution or
not following the Constitution it should be corrected and
today we have that opportunity, if we can correct it
today, certain precedence in light of the Constitution the
کو rules of the National Assembly, I think,
that you allowed this opportunity to the یاد کریں گی
members

جناب سپیکر: آپ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ ہم بھی frustrate ہوتے
تھے کہ جب یہاں پر ایک expense آجاتا تھا اور ہم کہتے تھے کہ ہم اس پر
بات کیا کریں، آپ نے تو خرچہ کر دیا اور ہمیں دے دیا اور یہاں آئے
ہیں 2004 کا، 2008 کا، 2011 کا اور اس طرح کے آئے ہیں۔ so why
don't take them at the right time ایک تو timing بھی دیکھیں کہ
اتنے سالوں کا اب آرہا ہے یا پہلے آتا رہا، سو اس کو بھی Constitutional
amendment آپ کو اس میں لانی پڑے گی تا کہ بہتری لے کر آئیں۔ رانا
تنویر صاحب منسٹر فار ڈیفنس اینڈ پروڈکشن۔

رانا تنویر حسین : جناب سپیکر ! میں بہت ہی احترام کے ساتھ اپنی
آزبیل ممبر صاحبہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ بلیک اینڈ وائٹ میں دیکھیں تو وہ بات
ٹھیک کر رہی ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ اگر کوئی practice ہے، پارلیمنٹری

سسٹم میں، آپ UK کی بات کریں اور دنیا میں جہاں پر بھی پارلیمنٹری سسٹم ہے تو وہاں پر practice over a period become law اور اس کی بھی نہیں آپ دیکھیں گے کہ سپلیمنٹری بجٹ میں آئے ہیں، اس میں بہت سارے وہ سال ہیں جو ان کی حکومت کے بھی ہیں۔ ہم نے پچھلے سال آپ کی حکومت کے کرائے تھے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر صرف چیزوں کو الجھانا ہے، معاملات کو اس طرح کھینچنا ہے، آپ کو پیچھے ample time دیا کہ جو بھی بجٹ تھا اس پر کٹ موشن لائیں، جتنی بات کر سکیں بات کریں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک practice بھی ہے اور پچھلے سال پانچ جون کو اس گورنمنٹ نے take over کیا تو اس کے بعد جو بجٹ تھا وہ سارے کا سارا آپ نے ہی دیا ہوا تھا اور آپ کی جو پچھلی liabilities تھیں وہ clear کرائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بات کرنی یہ ایک اچھی شروعات نہیں ہو گی۔ جہاں تک کٹ موشن کا تعلق ہے تو ٹھیک ہے آپ refuse کر سکتے ہیں No کہہ سکتے ہیں۔ کسی بھی supplementary grant پر یہ No benches کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اس پر بحث کرنا، مباحثہ کرنا اور باقی رہا ان کی یہ بات کہ یہ کس pool میں گئے ہیں، کس field میں گئے ہیں، کس ایریا میں یہ چلے گئے ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ ایک ایک چیز لکھی ہوئی ہے کہ کون کون سے areas ہیں اور آئریبل ممبر سارے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ document ہے written document ہے printed document ہے اور یہ record کا document ہے اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو صرف تقریروں کے ذریعے باہر آسکے اور اس کا پتا چلے گا۔ یہ documents آپ کی property ہے، آپ کے پاس ہیں اور سسٹمی بھی کر سکتے ہیں اور دیکھ بھی سکتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو لمبا

کھینچنا اس وقت مناسب نہیں ہو گا اور ہماری understanding بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو چلنے دیں تا کہ یہ سلسلہ ختم ہو۔

جناب سپیکر: رانا صاحب میں ذرا مختلف سوچتا ہوں کہ اگر کئی غلطی ہو رہی ہے I think she made a very good point کہ ہمیں اس کو future کے لیے تو ٹھیک کر لینا چاہیے۔ زاہد حامد صاحب

Mr. Zahid Hamid: Thank you Mr. Speaker. I would like to comment the honourable lady member for trying to make out a legal case virtually out of nothing and while as I said, I am happy that she has taken such great pains to try to show that there is when a Constitutional violation or that the rules permit the filing of Cut Motions against supplementary grants regretfully that is not the position, Sir, Article 82, sub-Article 2 to which the honourable lady member has referred relates to annual budget statement, there is no annual budget statement in respect of a supplementary budget. So, these supplementary grants, money has already been spent and then the question of Cut Motion if the honourable member would refer to rule 189 she will see that the very concept of Cut Motions relates to money

which is yet to be spent that is why, there is a question of disapproval of policy cut, there is a question of economy cut and so on token cut. All these referred to cuts where the money is yet to be spent and then the rules that she herself has referred to i.e. rule 197, the procedure, if I may just read that and she has read it also but I think that three key words has been missed.

The procedure for dealing with supplementary and excess demands, it says that procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall as far as possible be the same as prescribed for the budget, now the procedure is going to be the same but obviously not so far as the Cut Motions because as I have said conceptually Cut Motions refer to money which has yet to be spent and therefore there is no constitutional violation in this, it is the requirement of the Constitution that Cut Motions be filed and not the rules permit the filing of Cut Motions for supplementary grants. Thank you Sir.

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہم اس میں زیادہ debate کرنے کی بجائے let her, have her view point وہ بات کر لیں اور آپ اس

کے اوپر بات کر لیں۔ اصف حسنین صاحب آپ بات کر لیں پھر میں ان کو دیتا ہوں۔

سید اصف حسنین : شکریہ جناب سپیکر۔ جناب والا ! اگر آپ دیکھیں تو تمام گورنمنٹس کا طریقہ کار ہو گیا ہے کہ بجٹ آنے کے بعد اضافی expenditures ہوتے ہیں اور ان اضافی expenditures کو پھر supplementary grants کی صورت میں لایا جاتا ہے۔ یہ بالکل illegal practice ہے اور اگر ایسا ہے بھی گورنمنٹ کو بحالت مجبوری کسی منسٹری میں لانا بھی ہے تو پھر اس میں یہاں پر بات چیت کا کیا تعلق ہے، اگر کٹ موشن نہیں بھی ہوتی تو کم از کم اراکین کو موقع ہو کہ وہ اس حوالے سے بات چیت کر سکیں اور اگر یہ illegal practice ہے اس کو بھی ختم ہونا چاہیے۔ اضافی expenditure سال کر کے اس پر supplementary grants لا کر جو practice ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں بات ان کو کرنے دیتا ہوں لیکن یہ illegal practice نہیں ہے but refining کی ضرورت ہے۔ جی شازیہ صاحبہ۔

Ms. Shazia Mari: Honourable Minister for Science and Technology tried to give another view point to something that is constitutional and I am grateful that he commended me not fully but whatever appreciation I got I take that as a compliment.

Sir I would refer to Article 84, which is primarily dealing with supplementary and excess grants, so I would like to draw the attention of honourable colleagues here Sir, if you can just read the Article, it is in two parts and then if you can go to the vote on account, the attitude that I referred to was in reference to the 85 which talks on votes on account related to supplementary budget.

Sir, I may not be as experienced in age and otherwise but Sir, reading Constitution should not be a rocket science for anybody and Sir, I also like to make another point here, that practices do not over right Constitution. I will disagree with that statement that laws and laws made by Parliament and no practice can over right laws. Thank you Sir.

جناب سپیکر: شہریار آفریدی صاحب۔ آپ کی پارٹی کا view point آگیا ہے۔
Shehryar Afridi Sahib.

Mr. Shehryar Afridi: Thank you Mr. Speaker! I just want to make a commend. I am grateful to my

colleague. She has already conveyed reservations. Practices cannot become a law. We need to be very very clear once we are talking about law. For heaven sake, this perception has created such perceptions across the board. That is why, this forum is not taken seriously. For heaven sake, sanity need to prevail and such practices should be set aside and we need to follow the rule and constitution in its true spirit. Thank you.

Mr. Speaker: So, I think what we do Zahid Sahib we need to proceed. cut motions جب اس جگہ میں آؤں گا جہاں ہوں گی شازیہ صاحبہ تو ادھر I allow you to speak on that. ٹھیک ہے جب اس کے اوپر آئیں گے let us move forward on this.

جناب شیر اکبر خان : پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی شیر اکبر صاحب کوئی constitution کو quote کرنا ہے quote کیجیے۔

جناب شیر اکبر خان : جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سپلیمنٹری بجٹ جو پیش ہو رہا ہے یا گرانٹ جو ہے تو اس میں آئین کا

آرٹیکل 77 بھی واضح ہے کہ آپ پارلیمنٹ کے ذریعے پارلیمنٹ کی رضا مندی کے بغیر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتے تو اس پر غور فرمائیں۔

جناب سپیکر: ووٹنگ تو ہو گی۔ وسیم صاحب آپ بات کر لیں۔

جناب عبدالوسیم: بہت شکریہ جناب سپیکر! میں نے اپنی تقریر میں بھی وہ point raise کیا تھا جس پر ابھی گفتگو ہو رہی ہے آرٹیکل 84 پر کہ آرٹیکل 84 ہمیں اس بات کی اجازت دے رہا ہے کہ ہم یہ جو سپلیمنٹری ہے اس کو پاس کریں تو میری رائے یہ ہے کہ ہمیں اس میں اینڈ کر کے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ جو بھی ادارہ access خرچ کر رہا ہے اور اسے یہ پتہ ہے کہ میں ایمر جینسی میں کوئی خرچ کرنا چاہتا ہوں تو میری رائے ہے کہ پہلے ایوان میں لایا جائے ایوان میں اس کو discuss کیا جائے تو پھر ایوان جو بہتر فیصلہ کرے کہ اسے دینا چاہیے یا یہ خرچ اضافی ہونا چاہیے تو وہ پھر اس کو دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں اس کو اس انداز سے دیکھا جائے اور اس انداز سے سپلیمنٹری کو لایا جائے۔

جناب سپیکر: بات تو آپ سب کی صحیح ہے کہ یہ خرچہ جو ہے یا کوئی بہت ایمر جینسی آ جائے تو یہ خرچے ہوں ورنہ یہ ہونے نہیں چاہیں that is true, but I think you need to sit together in the fine tune اور اس کو Parliamentary Affairs and Law میں بیٹھ کر اس کو اور Point well taken. کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بہتری تو لانی ہے۔

صاحب ہم اس پر شروع کرا دیں پوائنٹ 8 اور 9 پر۔ رانا تنویر صاحب آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔

رانا تنویر حسین : یہ ایک ریزولوشن ہے اس سے پہلے اگر ہو جائے دو منٹ کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے ریزولوشن لانا چاہ رہے ہیں۔

رانا تنویر حسین : ایک منٹ کا ہے

جناب سپیکر: تین ریزولوشنز ہیں ایک ایم کیو ایم کی ہے ایک آپ کی ہے۔ ان سب کو کلب کر لیں۔ اس لیے کہ فیصلہ نہیں ہو رہا ہے اس لیے کلب کر لیں۔ میں ڈسکشن شروع کرا دوں ساتھ ساتھ یہ کر لیں ابھی کوئی ambiguity ہے کہ یہ ساری Resolutions اکٹھی لے کر آئیں گے رشید گوڈیل صاحب اکٹھی کر یں Let us not waste time on this.

جناب عبدالرشید گوڈیل : جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ریزولوشن دینے کے بعد ہمارے کچھ ساتھیوں نے طاہرہ کے سوئم میں بھی جانا ہے تو یہاں سے چار ساڑھے چار گھنٹے کا راستہ ہے آپ سے ریکوسٹ ہے باقی ریزولوشن آپ لیتے رہیے گا ہماری صرف ایک پارلیمانی colleague ہیں اس پر ہے۔ ایک منٹ کا ہے۔

جناب سپیکر: میں تھوڑی سی confusion دیکھ رہا ہوں۔ جو چیز لانی ہے
unanimous لانا چاہ رہے ہیں جی رانا تنویر صاحب

RESOLUTION TO RECOGNIZE THE DAY AS THE
BIRTHDAY OF SHAHEED MOHTARMA BENAZIR
BHUTTO

Rana Tanveer Hussain: I want to move a Resolution on the occasion of birthday of Shaheed Mohtarma Benazir Bhutto.

“This House recognizes this day as the birthday of Shaheed Prime Minister Mohtarma Benazir Bhutto Sahiba, and on this day, pays homage to her indomitable courage and will to fight against extremism and tyranny, while upholding the ideals and values of democracy, moderation and tolerance, recalls her words, “The forces of moderation and democracy must and will prevail against extremism and dictatorship. I will not be intimidated”; salutes her single-minded determination to eliminate the scourge of terrorism and pays tribute to her

incomparable services for a democratic Pakistan for which she ultimately lay down her life.”

Mr. Speaker: Now, I put the Resolution to the House. The question is that the Resolution as moved be adopted. (Consequently the Resolution was adopted unanimously.)

RESOLUTION REG: CONDEMNATION ON DASTARDLY
FATAL ATTACK WITH FIRE ARMS ON PROMINENT
LADY PARLIAMENTARIAN MS TAHIRA ASIF

Mr. Speaker: Minister for Defence Production.

Rana Tanveer Hussain: There is another Resolution. “This House strongly condemns the dastardly fatal attack with fire arms on prominent, active and energetic lady Parliamentarian Mrs. Tahira Asif belonging to Mutthida Quami Movement (MQM), on 18th June, 2014 in broad day light whereby she expired on 20th June, 2014 during her medical treatment in Lahore.

This House demands that culprits involved in this heinous crime many be arrested forthwith by the Police of Punjab and be punished.”

Mr. Speaker: Now, I put the Resolution to the House. The question is that the Resolution as moved be adopted. (Consequently the Resolution was adopted unanimously.)

جناب سپیکر: kindly آپ جنہوں نے no کہا تھا کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ
Zahid Hamid تیسری ریزولوشن Unanimously. سے ہو گیا۔
Sahib.

MOTION FOR SUSPENSION OF RULES

Mr. Zahid Hamid: I wish to move under rule 288 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007 that the requirement of rule 250 of the said Rules be suspended with regard to Notices of Questions received for 12th Session so that these may not lapse on prorogation of Present Session.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. The question is that the Motion as moved be adopted. (Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Zahid Hamid Sahib are there more?

Mr. Speaker: Zahid Hamid Sahib are there more?

Mr. Zahid Hamid: Yes Sir, two more.

Mr. Speaker: OK. Please move.

MOTION REG: ELECTION OF MNA's AS MEMBERS
OF THE FEDERAL BOARD OF INTERMEDIATE AND
SECONDARY EDUCATION

Mr. Zahid Hamid: Thank you Mr. Speaker! I wish to move that Ms. Shaista Pervaiz, Mr. Ishtiaq Ahmad Mehar and Dr. Nafisa Shah, members, National Assembly may be elected as members of the Federal Board of Intermediate and Secondary Education, in

terms of section 5(j) of the Federal Board of Intermediate and Secondary Education Act, 1975.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. The question is that the Motion as moved be adopted. (Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: How many more?

Mr. Zahid Hamid: One Sir.

Mr. Speaker: Please move.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Mr. Speaker! I beg to seek you permission under rule 57(2)(b) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, to move the following Resolution for extension of the Federal Judicial Academy (Amendment) Ordinance, 2014 (V of 2014). The Resolution is as follows:

RESOLUTION REG: THE FEDERAL JUDICIAL
ACADEMY (AMENDMENT) ORDINANCE, 2014

That the National Assembly resolves to extend the Federal Judicial Academy (Amendment) Ordinance, 2014 (Ord. No. V of 2014) for a further period of one hundred and twenty days w.e.f. 8th August, 2014 under proviso to sub- paragraph (ii) of paragraph (a) of Clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan”

Mr. Speaker: Now, I put the Resolution to the House. The question is that the Resolution, as moved, be adopted. (Consequently the Resolution was adopted.)

Mr. Speaker: Item No. 8 and 9 are clubbed together. شازیہ مری صاحبہ آپ بات کرنا چاہ رہی تھیں اس پر۔

Ms. Shazia Mari: Sir, the cut motions or the.....

جناب سپیکر: اس میں بھی بول لیجئے گا لیکن اس پر بول دیجئے۔ شاہ صاحب سے پوچھ لیجئے گا کہ کتنا ٹائم allocate ہے۔

DISCUSSION AND VOTING ON SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS

محترمہ شازیہ مری : سر ہمارے کچھ کٹ موشنز ہیں اور سر وہ اہم نوعیت کے ہیں۔ بات تو یہ ہے کہ Ayes or NOes بول کر معاملہ تو یہاں ویسے ہی پتہ ہے کہ کیا ہونا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ یہ بجٹ پریکٹس بھی نہ ہو because ہمیں پتہ ہے کہ کونے numbers ضروری ہیں اور وہ numbers آپ کے پاس ہیں، آپ as an Government میں آپ کی بات نہیں کر رہی۔ تو وہ numbers ہیں اگر گورنمنٹ کے پاس تو بجٹ تو پاس کرالیں گے۔ لیکن اپوزیشن اگر اتنی exercise کر رہی ہے تو اس لئے کر رہی ہے سر there is a process of accountability and there is an exercise to monitor expenditure. ہم کوئی ایسی تجویز دے دیں کیونکہ ہمیں بار بار کہا جاتا ہے کہ مشورے دیں مشورے دیں، اور مشورے دے دے کر ہم تک چلے ہیں لیکن مشورہ appreciate نہیں ہو رہا۔ ہم مشورے اس لئے دیتے ہیں کہ اس بجٹ کی اگر fine tuning ہو جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر کوئی ایسی خامی جو اس بجٹ سیشن کے ذریعے پر ہو سکتی ہے تو کیوں نہیں۔ سر وہ انگریزوں کا زمانہ وہ colonial times تھے جب یہ سسٹم بنا ہے اور یہ ان کے وقت کی بات تھی کہ حکومت ختم ہو جائے گی اور اگر ایک کٹ موشن آگیا تو تباہی ہو جائے گی۔ اگر ایک کٹ موشن گورنمنٹ نے accept کر لیا۔ سر اب یہ باتیں ختم ہو جانی چاہیے۔ اب اگر کوئی ایک آدھا کٹ موشن آپ کو سمجھ آ جاتا ہے اپوزیشن کا، چاہے آپ کی willingness بھی نہ ہو

in the interest of people تو اگر آپ وہ لے بھی لیں گے تو جمہوریت مضبوط ہی ہوگی۔ کیونکہ یہ ایوان 342 ممبران کا ہے یہ صرف اور صرف گورنمنٹ بینچز کا ایوان نہیں ہے اور اگر ہم یہاں سے باہر نکل کر بجٹ کے بعد تاثرات دیں گے تو ہم اس ایوان کے فلور کی بات کریں گے کیونکہ یہ بجٹ approve اس ایوان سے ہوگا۔ ہم اگر خاموش رہتے ہیں یا No بھی بول دیتے ہیں تو Participation by sitting here, we are participating. Participation amounts عوامی نمائندوں کی spirited ہونی چاہیے یہ نہیں کہ آپ کتنی بھی amounts ہمارے سامنے لے آئیں، ہم اسے پڑھیں بھی نہ، اسے دیکھیں بھی نہ اور جب ہم اس کو پڑھ لیتے ہیں، جب اس میں ہم مشورے دیتے ہیں تو یقیناً ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے، میں ہو سکتا ہے غلط ہوں، لیکن ہمیں ایسا محسوس کرایا جاتا ہے کہ ہمارے گورنمنٹ میں بیٹھے ساتھی جو ہیں وہ خوش نہیں ہیں ہماری اس بات سے۔

لیکن سر بخدا میں نہیں سمجھتی کہ کسی بھی رکن نے اپنی constituency کی بات کی ہے۔ کسی نے نام لیکر اپنے constituency کی بات نہیں کی ہے۔ اور اسلئے نہیں کی کہ ہم نیشنل لیول پر نیشنل بجٹ پاس کرانے جارہے ہیں اور یہ policies ہوتی ہیں اس بجٹ کے through جو سامنے آتی ہیں۔ اگر ایک پالیسی بھی، fine tune ہو سکتی ہے ہمارے یہاں کچھ کہنے سے and I am grateful to you Sir that you have not only allowed us to set the record straight by setting a precedence in light of the Constitution, but you have done service to the Chair that you are sitting in today

Sir. Because, as the custodian, following the rules and constitution, like I said, is one of the prime responsibilities that you have. آجاتی ہوں کٹ موشنز ہمارے Ministry of Interior and Narcotics میں، کچھ Information and Broadcasting پر ہیں۔ سر ہمیں کوئی ایسی رکاوٹ نہیں لانی گورنمنٹ کے لئے، لیکن سر یہ تقریر کی بات نہیں ہے۔ اگر تقریروں کی بات ہے تو پھر ایوان میں میرا خیال ہے بات کرنا اور ان mikes کا ہونا بھی کوئی جواز نہیں رکھتا۔ ہم آئے ہیں تو ہمیں highlight ضرور کرنا ہے کہ ایٹوز کیا ہیں۔ And we are just exercising the right. سر ہم نے تو PSDP پر بھی سو روپے کا ٹوکن لگایا ہے اب کہاں اربوں کی سکیم، اگر ہم سو روپے لگاتے ہیں تو اس دکھ کا اظہار کرنے کے لئے لگاتے ہیں کہ آپ نے تھر کول کے لئے sufficient amounts نہیں رکھے۔ ہم اس دکھ کا اظہار کرنے کے لئے لگاتے ہیں اور ہمارے پاس وہ دکھ لکھا ہوا ہے کہ آپ نے K4 پر sufficient amount نہیں رکھا۔ آپ نے S3 پر sufficient amount نہیں رکھا۔ آپ نے آٹھ بلین کی block allocation ہمیں دکھا دی۔ ہمیں نہیں چاہیے۔ ہمیں پراجیکٹس پر دے دیں وہ پیسہ۔ آٹھ ارب آپ نے ہمیں بول دیا۔ بلوچستان کو بھی بول دیا، خیبر پختونخواہ کو بھی بول دیا اور آپ نے کہا کہ پنجاب احتجاج کر رہا ہے۔

Sir, they are equal partners where it comes to national interest. But, sufficient amount کی ہر سکیم کو مل چکا ہے۔ ہمیں نہیں ملا اور ہمیں block allocation ملی۔ سر یہ block

allocations utilize ہوتی نہیں ہیں پراجیکٹس پر۔ یہ past experiences ہیں اگر block ہی رکھنا تھا آٹھ ارب تو پھر ایک بلین K4 کو ایک بلین S3 کو، دو بلین تھرکول کو دے دیتے، تب ہی جا کر چار بلین بچتا۔ وہ بلاک میں ڈال دیتے۔ But, this does not make any sense at the cost of repeating myself. I would still request the Government rather it would be a protest from Sindh atleast پراجیکٹس کے لئے پیسے بڑھائیں، بے شک اس kitty میں سے رکھ لیں جو آپ Sir, I have mention میں page-74 of the PSDP نے strong objection to the kind of spending that I see in the supplementary. Spending ہوگئی سر۔ اب وہ spending تو نہیں رکی۔ لیکن سر آج بھی اس ایوان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ re-appropriate ہو۔ آج بھی آپ کی spending پر اگر کوئی technically کام کر سکتا ہے تو وہ صرف پارلیمنٹ کر سکتی ہے۔ سر یہ گیلریز صرف لکھیں گی۔ اختیارات نہیں ہیں ان کے پاس، اور آج کل تو ان کے لکھنے پر بھی اعتراض ہے آپ کو۔ لیکن یہ پارلیمنٹ کچھ اثر انداز ہو سکتی ہے If you spent billion in something that you should not have, you can still go back and revisit and re-appropriate. کوئی قباحت نہیں ہے کوئی برائی نہیں ہے ایسا کرنے میں، اب میرے سامنے جو رقوم ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے سر کہ اس ملک میں human rights کی violations ہو رہی ہے اس ملک کے اندر minority, non-muslim Pakistanis کی جو insecurities ہیں وہ سر چڑھ کر بول رہی ہیں۔ لیکن آپ کی جو priority ہے وہ ایک سیکرٹریٹ کو reorganize کرنے کی ہے اور آپ نے کتنا رکھا

ہے اس سیکرٹریٹ کے لئے، جو کہ Interfaith Harmony کا main secretariat ہے سر harmony تو ہے ہی نہیں۔ Harmony تو نظر نہیں آرہی لیکن اس کے آفس کے لئے آپ نے 142 million رکھا ہے۔ میرے وہ بھائی بیٹھے ہیں ان کو بہت احساس ہے minorities کا گورنمنٹ بینچرز پر بیٹھ کر۔ لیکن میں کہتی ہوں کہ جمہوریت کا حسن یہ ہے کہ آپ وہاں سے بھی اٹھیں اور کہیں کہ minorities کی مد میں جو آپ نے یہ پیسہ آفس پر خرچ کیا ہے یہ زیادتی ہے۔ یہ چودہ کروڑ بیس لاکھ روپیہ کونسا آفس ہے یہ۔ ہمیں تو وزٹ کرائیں سر۔ آپ کمیٹی بنائیں اور ہمیں وزٹ کرائیں یہ آفس۔ We should go and see what is spending here. لیکن آپ کی worship places چاہے آپ کے گرجا گھر ہوں۔ خیبر پختواہ کا واقعہ ہمیں بھولا نہیں ہے آج بھی۔ وہاں پر Christian community کی جو insecurities and concerns ہیں وہ آئے دن ہمارے صحافی بھائی لکھتے رہتے ہیں اور ٹی وی پر دکھایا جاتا ہے۔ اور آپ اسے مانیں یا نہ مانیں ہم اسے ضرور مانتے ہیں because we have to accept اگر ہم اپنی غلطیوں پر غور نہیں کریں گے تو پھر ہم اس دن کا wait کرتے ہیں جب دنیا ہم پر طعنہ کستی ہے اور پھر ہم کہتے ہیں travel restrictions دو ہفتے ہمیں اجازت دے دو، ہمیں تین ہفتے اجازت دے دو۔ کیوں آپ کو کوئی اجازت دے when you are not sincere to your own cause. When you are not sincere to your cause. آج دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے۔ بلوچستان میں جس طرح دہشت گردی بڑھتی جارہی ہے اس کے ساتھ divisions بھی بڑھتی جارہی ہیں اور خیبر پختونخواہ کے اندر یہ extremism. Sir, this extremism کی جڑوں کو ساؤتھ پنجاب میں ڈھونڈتے کیوں نہیں۔ کیوں نہیں علاج کرتے۔ یہ

charismatic علاج یہ بناوٹی علاج کب تک چلے گا۔ root causes پر جانا چاہیے
root causes are important. With all due respect to everyone's tech but یہ
nurseries پر ایسی اگر کہیں mindset grow کر رہا ہے سر تو میں ایک ماں ہوں میں اپنی بچی کو
she will stay here. She will live پاکستان سے نہیں بھیجوں گی
here. We will die here Sir, we don't want to leave our
country. And why should we leave our country? Why
should we tell our children to go and study abroad
واپس نہیں آنا اگلے دن ایک باپ نے لکھا تھا کہ میں نے اپنی بیٹی کو کہا
don't come back to Pakistan. Why? It's my land.
بم نے مجھے مارنا ہے تو میں یہی مروں گی لیکن وہ ہم کو روکے گا کون سر جو
mindset جو ہمیں haunt کر رہا ہے اور ہم سب agree کرتے ہیں
you all agree to it جنرل ضیاء کے جو بھی برے کام ہیں ہمیں
جس طرح haunt کر رہے ہیں آج آپ سب agree کرتے ہیں تو ہم علاج کی
طرف کیوں نہیں جاتے ہم کیوں ان یونیورسٹیز میں القاعدہ کے جو اب لوگ مل
رہے ہیں جو ان سے connected لوگ مل رہے ہیں ہم کیوں نہیں ان پہ
کام کر رہے ہیں ہم cosmetic علاج کرے جا رہے ہیں why are we not
looking at the root cause of the issue. And then inter
faith harmony پہ آپ 142 million صرف officers کے لئے خرچ کر
دیتے ہیں سندھ ہو وہاں پر سر مندروں پر extremists جس طریقے سے نشانہ
بنا رہے ہیں بلوچستان ہو جہاں پر ہمارے مسیحی community سے تعلق رکھنے
والے ایم پی اے بھائی کو دن دھاڑے ہلاک کر دیا گیا، ہزارہ
that community

سر میں اب معذرت کے ساتھ مجھے اگر کوئی دوسرے دن اس پر lecture بھی دے گا نہ میں سن لوں گی کیونکہ وہ پاکستان میں موجود extreme mindset کی عکاسی کرتا ہے اور ہمیں نہیں ڈرنا چاہیے یہاں بولنے سے اگر ہم یہاں ڈر گئے تو پھر چھوڑ دیں سیاست پھر یہ خدمت ہم نہ کریں۔ پھر ہم چھوڑ دیں ہم گھر بیٹھ جائیں پھر we should not come. If we cannot fight for a cause, then we should not expect anyone to fight for a cause Sir. سو سے زائد ہمارے صحافی شہید ہو چکے ہیں سر اس پورے کشمکش میں آج بھی وہ اپنی سیکورٹی کی بات کرتے ہیں ایک صحافی ایک senior صحافی ایک پروگرام کر کے اس extreme mindset کے حوالے سے لاہور میں نکلتا ہے اور اس پر attack ہو جاتا ہے and we don't want to talk about this? اس کا کیا گناہ تھا اس نے کسی پہ گولی نہیں تانی بندوق نہیں تانی گولی نہیں چلائی all he did was to speak on the extremist mindset. He spoke for the Christians of this country, who were Pakistanis as equal as you and I are sir. We cannot forget the services of Christians. Justice Cornelius, we cannot forget that man who sat on that Chair, belongs to the Christian community. We cannot forget the convents being run by the Christian community. We cannot forget the Hindu brothers and sisters who in Sindh are the backbone of the economy. They have businesses. And if they start feeling insecure Sir پھر ہم بھی secure نہیں ہیں ہم یہ سمجھ لیں کہ کسی کے گھر کے جلنے

we are also safe نہیں ہے پر خوش ہوتے ہیں تو پھر ہمارا گھر بھی safe نہیں ہے اور not safe. اور مسلمانوں کے ساتھ کیا سر مسجد نہیں چھوڑی، اسکول نہیں چھوڑا، مدرسہ نہیں چھوڑا، اعتراز حسن جیسا بچہ جو شاید سر ملٹری میں جا سکتا تھا کیونکہ اس کا spirit وہی تھا he had the spirit of an armed soldier because he died at the age of 15, just to protect the hundred students that were inside the school building. So for me, he was armed soldier who died at the age of 15. آج ہمارے بچے قربانیاں دے رہے ہیں مگر ہم mindset کو کچھ نہیں کرنا چاہتے National Internal Security Policy آتی ہے we don't want to do anything about it. It is just laid before the House and again and again we are reminded that first time in the history of Pakistan such a policy came and we should applaud the policy, we cannot applaud a piece of paper, we will applaud the implementation of the policy when time comes and when we see the implementation happening. سرکوئی implementation کی مد میں پیسہ نہیں ہے offices کے لئے بالکل پیسہ ہے لیکن ان offices میں کام کیا ہو رہا ہے۔ سر اس کے علاوہ I would also object to the development programs advertisement. بہت اچھی بات ہے آپ اور advertisements کے development programs سر اگر کریں پر سر اگر development programs کے advertisements اور یہ صرف ایک یوتھ پروگرام ہے اگر وہ چودہ کروڑ انٹیس لاکھ چارہزار ہو تو پھر these advertisements could have been سر دیکھ ہوتا ہے

minimized. They could have been dealt with more wisdom and passion to serve the people. and the other day I also talked about 6.2 million that was kept for Prime Minister's office for the physical assets. And I have two budget speeches Sir. I had the previous budget speech as well and if I am to make reference to that, if somebody does not want to believe me, this is previous year's budget speech کما ہے کہ ہم غیر ضروری اخراجات نہیں کریں گے گاڑیاں نہیں خریدیں گے پر physical assets میں سر جو ہم نے کمال کیا ہے وہ یہ ہے کہ 6.2 million 2013-14 میں رکھا سر اس سے بڑھ کر خرچ کیا اور سر کوئی ایک دو ملین کی بات نہیں ہے 41 million خرچ ہو گیا سر چھ ملین سے۔ رکھا چھ ملین خرچ ہوا ۴۱ ملین ۶۸۵ فیصد increase دیکھا رہے ہیں سر یہی تو آج ہم approve کرنے جا رہے ہیں we are going to approve an over-expenditure of 685 percent, it is atrocious given that we talk about. کیوں نہ کروں غریب کی بات یہ روز جو میں دیکھتی ہوں ان کو اگر uniforms میں گھوم رہے ہیں سر کیا ان کو honorarium نہیں چاہیے بہت اچھی بات ہے آپ نے فنانس کے سٹاف چھ مہینے یا سات مہینے کا honorarium دے دیا سر یہ جو دن رات کر رہے ہیں جو ان کا پیٹرول ہے جو ان کے لئے سبزیوں کی prices ہیں کیا ان کے لئے نہیں بول سکتے ہم۔ کیا ہمیں یہاں چلانا پڑے گا کہ ان کو کم از کم تین مہینے کا honorarium

دیا جائے کیا ہمیں یہ کہنا پڑے گا۔ یہ آپ کی ذمہ داریاں ہیں this is no criticism, this is just facilitating to run this House in a judicious یہ better way, in a more judicious manner. manner نہیں ہے کہ آپ ہمیں کہہ دیں چپ اور آپ جو بھی پاس کرالیں this is not justice. And I stand before you and this Floor is the most superior in Pakistan Sir. This is the supreme body. There is nothing more supreme than this forum when I am standing. اور اگر یہاں پر، اگر یہاں پر ہمیں یہ کہہ دیا جائے that is the ہم ۲۵ سال سے بیٹھے ہیں سر ۲۵ سال سے بیٹھ کر سیکھا کیا point, please do not tell me this. People are now sick and tired of our statements. یہ اب حقیقت ہے politics is a service to the nation. Politics which gave us Pakistan, politics which gave us democracy, is being maligned just اور because we have stopped being honest to people. ہمیں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ جی وہ شاہ صاحب کے ساتھ ۲۵ سال گزارے شاہ صاحب میں نے آپ کے ساتھ ۲۵ سال نہیں گزارے اور میں وہی بات کروں گی جو حقیقت میں دیکھتی ہوں باہر۔ میں وہی بات کروں گی and nobody can stop a representative from talking in the House Sir. سر اس کے علاوہ سر اچھی بات ہے I appreciate کہ rangers are being supported in Punjab. But Sir, rangers are very bravely working in Sindh also. 330 million یہ سر کرنٹ جو بھٹ آپ لوگوں نے دیا ابھی کرنٹ وہ نہیں ہے وہ previous ہوگا

because آپ نے کرنٹ پاس کر لیا پر جو previous تھا ۲۰۱۳-۱۴ کا اس میں یہ amount نہیں لکھا تھا کہ helicopter خریدنا ہے پنجاب rangers کے لئے یہ اچانک مسلط ہو گئی رقم، اچانک۔ تو اگر یہ مسلط ہو گئی تھی تو یہ اور صوبوں کے لئے بھی مسلط کر دیتے یہ سندھ کے rangers کو بھی دے دیتے خیبر پختونخوا کو چاہیے helicopter تو وہ بھی بات کرے بلوچستان کو بھی چاہیے ہوگا Sir we need these facilities. اس کے علاوہ سر میٹرو بس سر کرنٹ میں تو ہمیں نہیں ملتا پر سپلیمنٹری میں سریہ خزانہ ہمیں نظر آ گیا۔ 7.6 billion supplementary میں ہم پاس کرنے جا رہے ہیں۔ آج 7.6 billion یہ installments میں ہم کرتے رہیں گے اور ہمیں پتہ بھی شاید نہ چلے لیکن آپ کے توسط سے پتہ چل رہا ہے۔

اس کے علاوہ لیپ ٹاپ کی رقم ہے۔ یہ چار ارب روپے ہے۔ سر اچھی بات ہے کہ آپ نے آج بات کی کہ ہمارے Ph Ds، سر Ph Ds تو تب بنیں گے جب primary education سدھرے گی۔ Ph D تو تب بنے کی جب secondary education کا حال صحیح ہو گا۔ یہ بچے اس لیول پر کب پہنچیں گے اور اس لیول پہ پہنتے ہیں تو آپ نے یو ٹیوب کے اوپر بہت بڑا ہوا بنا لیا ہے۔ چلیں آپ اگر ہمیں ٹوک کر بھی یہ یو ٹیوب کھول دیں اور responsibility ہم پر عائد کر کے اگر آپ کھول دیں تو بھی کھول دیں۔ سر ہم یہ برائی اپنے سر لینے کو تیار ہیں۔ But Sir, 3G, 4G technological advancement, you are giving laptops to students without Youtube being here in Pakistan, you are trying to tell us that we have no brains to use the technology. This is

an insult to the students of Pakistan, this is an insult to the young people of this country. آپ کے بچے بھی کہتے ہوں گے آپ کو کہ یو ٹیوب کھلوا دیں پلیز۔ میری بیٹی کہتی ہے۔ آپ کے بچے کہتے ہوں گے آپ سے، کہتے ہیں۔ سر ہم اپنے بچوں سے pressurized ہیں۔ آپ کے لوگوں کے بچے آپ کو نہیں کہتے۔

جناب سپیکر: آپ کے بچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پیچھے بھی بچے بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ شازیہ مری : سر ان کے بچے بھی کہتے ہوں گے۔ سر یہ آپ کے بچے ہیں۔

جناب سپیکر: جی میرے ہیں۔

محترمہ شازیہ مری : ہم سب آپ کے بچے ہیں کیونکہ آپ کسٹوڈین اس ہاؤس کے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ نہیں مجھے چھوڑ سکتے۔

محترمہ شازیہ مری : سر اس کے علاوہ سنیں، سر اچھی بات ہے کہ وہ سونگھنے والے کتے آپ نے لے۔ تو سر یہ سونگھنے والے کتے کیا کراچی ائرپورٹ کو نہیں چاہیں تھے۔ کیا سونگھنے والے کتے اس ملک کے چیف ایگزیکٹو کی حفاظت

Sir, I have not taken any name, it can be any chief executive. So please do not go into a direction which is not right. میں نے نہیں کہا کہ آپ پر، ایسے ہی کتوں کی۔

(مداخلت)

محترمہ شازیہ مری : سر ان سے زیادہ میں سینئر نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں آپ kindly you face, I am sorry for that. I apologise on her behalf please.

محترمہ شازیہ مری : I don't want to be like this.

جناب سپیکر: نہیں وہ چھوڑ دیں بات کریں۔

Advance payment which is 220 million supplementary. Sir these are amounts that we are very concerned about that. Contractor Sir, the gist of whole thing is and there are many, and I would like my other

colleagues to also speak on this, there are many other things that we like to talk about related to supplementary budget. And I would like every one to at least know what you are passing today. Don't just pass it as a book, pass it as knowledge that you have that you have done in the House today. You will be going out. What would you say, what have you passed, supplementary budget, what so many trillions, and what did it have you don't know, it is a shame for me Sir. We should know what we are passing. کسی بھی حکومت نے کیا ہو، کسی کی بھی یہ practices that are not appropriate should be discouraged and there should be better ways to deal with such practices.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ وائٹڈ اپ کر لیجئے۔

Ms. Shazia Mari: Thank you Sir. At the end of my speech, I would just like to reiterate that supplementary grants that have come to us in trillions today, they could have been cut more wisely. The only exercise of bringing them to the House and getting them approved by the House with the majority is not the solution to our

problems. ہماری economy suffer energy crisis کر رہی ہے، ہمارا law and order situation security wise بہت بڑھتا چلا جا رہا ہے، پر necessities خراب ہے، ہمارے اخراجات عیش پر ختم نہیں ہو رہے، ہم we need to understand that the people of Pakistan who pay for these expenses, want the money to be spent on them and not on advertisements and not on cars and not on equipment, that is not required for progress of this country, but the people of Pakistan who are the true asset, of this country. Thank you Sir.

جناب سپیکر: میں ایک correction اور کر دوں کہ شاہ صاحب کے ساتھ ساتھ نوید قمر صاحب کا بھی پچیس سال سے ان لوگوں کے ساتھ تعلق ہے۔ میں نے بتا دیا ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو فنانس کمیٹی میں بھی kindly take up کیجئے گا سٹینڈنگ کمیٹی میں۔ Rana Sahib let's move on۔

Item No. 10, Discussion and voting on supplementary demands for grants in respect of expenditure other than expenditure charged upon the Federal Consolited Fund for the year 2013-14. Rana Tanveer Shaib.

رانا تنویر حسین : میرا خیال ہے کہ یہ بھی طریقہ ہے کہ انہوں نے ایک سٹیٹمنٹ دی ہے اس پہ ہمیں respond کرنا ہے جو انہوں نے ایک سے لے کر دس، سو allegations لگائے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں رانا صاحب وہ جو پچیس سال والی تھی سٹیٹمنٹ اس پہ respond کرنا ہے۔

رانا تنویر حسین : نہیں انہوں نے law and order کی بات کی terrorism کی بات کی، financial management کی بات کی۔ انہوں نے کتے تک تو چھوڑے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بجٹ تقریروں میں ہو گیا ہے۔ جواب بھی آ گیا ہے۔ I think let's move forward.

رانا تنویر حسین: نہیں بجٹ کا، لیکن میں بتاؤں کہ کتے، کیا ان کا مقصد ہے اور کدھر ہیں، ائرپورٹ پر ہیں، نہیں ہیں۔ آپ کو چاہئیں اور کتنے چاہئیں۔ جناب سپیکر: اچھا یہ بات ہمیں بتا دیجئے گا پلیز۔ let's move forward. Zahid Sahib, on behalf of Minister for Finance to نہیں رہنے دیں۔ move Demand No. 2.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 1,539,821,000 be granted to the Federal

Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of CABINET DIVISION (Demand No. 2).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister for Finance to move Demand No. 3.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 352,236,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of EMERGENCY RELIEF AND REPATRIATION (Demand No. 3).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister for Finance to move Demand No. 4.
On behalf of Minister for Finance.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 81,506,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF CABINET DIVISION (Demand No. 5).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance Demand No. 4A.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 112,063,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of AVIATION DIVISION (Demand No. 4A).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance Demand No. 4B.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 3,658,085,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of AIRPORT SECURITY FORCE (Demand No. 4B).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance Demand No. 4C.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 797,220,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of METEOROLOGY (Demand No. 4C).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance Demand No. 4D.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 13,963,631,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of CAPITAL ADMINISTRATION AND DEVELOPMENT DIVISION (Demand No. 4D).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. (Consequently the Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 4E.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs. 530,353,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the ending 30th June, 2014 in respect of CLIMATE CHANGE DIVISION (Demand No. 4E).

Mr. Speaker: The question is that Supplementary Demand, as moved, be granted. All those in favour of it may say AYE, all those against it may say NO. I think the AYES have it and consequently the Demand is granted.

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.5.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.6,992,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of ESTABLISHMENT DIVISION (Demand No.5).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.6.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.14,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION (Demand No.6).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.7.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.49,911,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of
OTHER EXPENDITURE OF ESTABLISHMENT DIVISION
(Demand No.7).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.7A.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.20,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of NATIONAL SECURITY DIVISION (Demand No.7A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.8.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.68,719,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PRIME MINISTER'S OFFICE (Demand No.8).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.9.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.6,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of BOARD OF INVESTMENT (Demand No.9).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.10.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.1,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PRIME MINISTER'S INSPECTION COMMISSION (Demand No.10).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.11.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.609,344,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of ATOMIC ENERGY (Demand No.11).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.12.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.6,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of STATIONERY AND PRINTING (Demand No.12).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.15.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.68,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during

the year ending 30th June, 2014 in respect of
COMMERCE DIVISION (Demand No.15).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.16.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.37,005,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of COMMUNICATIONS DIVISION (Demand No.16).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.17A.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.13,451,825,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PAKISTAN POST OFFICE DEPARTMENT (Demand No.17A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.18.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.94,602,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No.18).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.22.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.173,549,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of
FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL
INSTITUTIONS IN CANTONMENTS AND GARRISONS
(Demand No.22).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.23.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.2,520,007,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of
DEFENCE SERVICES (Demand No.23).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.24.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.148,400,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEFENCE PRODUCTION DIVISION (Demand No.24).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.27.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.800,002,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of EDUCATION, TRAININGS AND STANDARDS IN HIGHER EDUCATION DIVISION (Demand No.27).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.28.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.280,959,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FINANCE DIVISION (Demand No.28).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.29.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.3,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of CONTROLLER GENERAL OF ACCOUNTS (Demand No.29).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.32.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.3,608,725,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF FINANCE DIVISION (Demand No.32).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.33.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.16,127,798,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of SUPERANNUATION ALLOWANCES AND PENSIONS (Demand No.33).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.34.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.141,004,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of
GRANTS-IN-AID AND MISCELLANEOUS
ADJUSTMENTS BETWEEN THE FEDERAL AND
PROVINCIAL GOVERNMENTS (Demand No.34).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.35.

Mr. Zahid Hamid: Sir! I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.29,208,269,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of
SUBSIDIES AND MISCELLANEOUS EXPENDITURE
(Demand No.35).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently Demand was granted.)

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.35-A.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.2,087,495,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of ECONOMIC AFFAIRS DIVISION (Demand No.35-A).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.35-B.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.121,852,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of
PRIVATIZATION DIVISION (Demand No.35-B).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary
demand as moved be granted.

(The motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.36.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum
not exceeding Rs.1,200,000,000/- be granted to the
Federal Government to meet expenditure during the year
ending 30th June, 2014 in respect of HIGHER
EDUCATION COMMISSION (Demand No.36).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary
demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.37.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.2,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of REVENUE DIVISION (Demand No.37).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.38.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.275,333,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FEDERAL BOARD OF REVENUE (Demand No.38).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.39.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.141,833,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of CUSTOM (Demand No.39).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister for Finance to move Demand No.40.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.201,537,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of INLAND REVENUE (Demand No.40).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.40-A.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.1,469,696,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of STATISTICS DIVISION (Demand No.40-A).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.42.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.635,001,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of FOREIGN AFFAIRS DIVISION (Demand No.42).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.43.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.211,205,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FOREIGN AFFAIRS (Demand No.43).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.44.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.10,600,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF FOREIGN AFFAIRS DIVISION (Demand No.44).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.45.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.7,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of HOUSING AND WORKS DIVISION (Demand No.45).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.46.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.328,610,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of CIVIL WORKS (Demand No.47).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.48.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.13,230,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FEDERAL LODGES (Demand No.48).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.51.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.86,235,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of INDUSTRIES AND PRODUCTION DIVISION (Demand No.51).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.52.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEPARTMENT OF INVESTMENT PROMOTION AND SUPPLIES (Demand No.52).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.53.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.4,506,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF INDUSTRIES AND PRODUCTIN DIVISION (Demand No.53).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.54.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.367,513,000/- be granted to the

Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of INFORMATIN, BROADCASTING AND NATIONAL HERITAGE DIVISION (Demand No.54).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.56.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.36,200,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PRESS INFORMATION DEPARTMENT (Demand No.56).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.58.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.797,461,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF INFORMATION, BROADCASTING AND NATIONAL HERITAGE DIVISION (Demand No.58).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.59.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.4,474,501,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of INFORMATIN TECHNOLOGY AND TELECOMMUNICATION DIVISION (Demand No.59).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.60.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.799,144,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of INTER-PROVINCIAL COORDINATION DIVISION (Demand No.60).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.61.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a supplementary sum not exceeding Rs.53,121,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of INTERIOR DIVISION (Demand No.61).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.62.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.195,219,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of ISLAMABAD (Demand No.62).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.63.

Mr. Zahid Hamid: I move that a supplementary sum not exceeding Rs.1,000/- be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PASSPORT ORGANIZATION (Demand No.63).

Mr. Speaker: The question is that the supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.64.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 500,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 64).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 65

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 5,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FRONTIER CONSTABULARY (Demand No. 65).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 67.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 354,588,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PAKISTAN RANGERS (Demand No. 67).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 68.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 2,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF INTERIOR DIVISION (Demand No. 68).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 68–A.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 1,681,701,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of NARCOTICS CONTROL DIVISION (Demand No. 68A).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 72.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 231,974,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of LAW, JUSTICE AND HUMAN RIGHTS DIVISION (Demand No. 72).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 73.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 4,053,000 be

granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF LAW, JUSTICE AND HUMAN RIGHTS DIVISION (Demand No. 73).

جناب سپیکر: اس میں بھی تھی، جنہوں نے موو کیا وہ بول ہی نہیں رہی۔

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 74.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 4,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DISTRICT JUDICIARY, ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY (Demand No. 74).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 75.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 381,311,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of NATIONAL ACCOUNTABILITY BUREAU (Demand No. 75).

جناب سپیکر: اس کے بھی ہم ووٹ کرا رہے ہیں No کھیے گا زور سے۔

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 78.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 6,000 be granted

to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of THE SENATE (Demand No. 78).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 79.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 17,105,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of NATIONAL FOOD SECURITY AND RESEARCH DIVISION (Demand No. 79).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 81.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 755,561,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of NATIONAL HEALTH SERVICES, REGULATIONS AND COORDINATION DIVISION (Demand No. 81).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 83.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 324,169,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of

OVERSEAS PAKISTANIS AND HUMAN RESOURCE
DEVELOPMENT DIVISION (Demand No. 83).

Mr. Speaker: The question is that the
Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 84.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a
Supplementary sum not exceeding Rs 70,338,000 be
granted to the Federal Government to meet expenditure
during the year ending 30th June, 2014 in respect of
PARLIAMENTARY AFFAIRS DIVISION (Demand No. 84).

Mr. Speaker: The question is that the
Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 85.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 3,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES DIVISION (Demand No. 85).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 86.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 22,700,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of GEOLOGICAL SURVEY (Demand No. 86).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 87A.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 883,328,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PLANNING, DEVELOPMENT AND REFORM DIVISION
(Demand No. 87A).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 88.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 220,013,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of PORTS AND SHIPPING DIVISION (Demand No. 88).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 94.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 201,385,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of RELIGIOUS AFFAIRS AND INTER-FAITH HARMONY DIVISION (Demand No. 94).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 95.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 1,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY (Demand No. 95).

Mr. Speaker: The question is that the Supplementary Demand as moved may be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 96.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a Supplementary sum not exceeding Rs 904,650,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure

during the year ending 30th June, 2014 in respect of
OTHER EXPENDITURE OF RELIGIOUS AFFAIRS AND
INTER-FAITH HARMONY DIVISION (Demand No. 96).

Mr. Speaker: The question is that the
Supplementary Demand as moved may be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 98.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum
not exceeding Rs. 52,003,000 be granted to the Federal
Government to meet expenditure during the year ending
30th June, 2014 in respect of OTHER EXPENDITURE OF
SCIENCE AND TECHNOLOGY DIVISION (Demand No.
98).

Mr. Speaker: The question is that supplementary
demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 99.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 3,167,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of STATES AND FRONTIER REGIONS DIVISION (Demand No. 99).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 100.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 754,161,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending

30th June, 2014 in respect of FRONTIER REGIONS
(Demand No. 100).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 101.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 456,873,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No. 101).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 105.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 258,001,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of WATER AND POWER DIVISION (Demand No. 105).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 107.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of FEDERAL MISCELLANEOUS INVESTMENTS (Demand No. 107).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 108.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 9,038,727,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER LOANS AND ADVANCES BY THE FEDERAL GOVERNMENT (Demand No. 108).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 109.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 7,655,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF CABINET DIVISION (Demand No. 109).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 110.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 5,370,001,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER DEVELOPMENT EXPENDITURE OF CABINET DIVISION OUTSIDE PSDP (Demand No. 110).

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 110A.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,505,668,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF CAPITAL ADMINISTRATION AND DEVELOPMENT DIVISION (Demand No. 110A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 110B.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 49,624,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF CLIMATE CHANGE DIVISION (Demand No. 110B).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 110C.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 683,982,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF AVIATION DIVISION (Demand No. 110C).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 114.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF COMMUNICATIONS DIVISION (Demand No. 114).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 120.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 554,532,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF EDUCATION, TRAININGS AND STANDARDS IN HIGHER EDUCATION DIVISION (Demand No. 120).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 121.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 4,024,018,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF FINANCE DIVISION (Demand No. 121).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 122.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 31,616,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of OTHER DEVELOPMENT EXPENDITURE (Demand No. 122).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 123.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 56,250,003,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OUTSIDE PUBLIC SECTOR DEVELOPMENT PROGRAMME (Demand No. 123).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 123A.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 35,884,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF ECONOMIC AFFAIRS DIVISION (Demand No. 123A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 124A.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 150,019,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF STATISTICS DIVISION (Demand No. 124A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 127.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 17,575,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF INFORMATION, BROADCASTING
AND NATIONAL HERITAGE DIVISION (Demand No. 127).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 128.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INFORMATION TECHNOLOGY AND TELECOMMUNICATION DIVISION (Demand No. 128).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 129.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 14,879,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INTER-PROVINCIAL COORDINATION DIVISION (Demand No. 129).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 130.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 2,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INTERIOR DIVISION (Demand No. 130).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 130A.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 333,048,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF NARCOTICS CONTROL DIVISION

(Demand No. 130A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 132.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 78,039,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF LAW, JUSTICE AND HUMAN RIGHTS
DIVISION (Demand No. 132).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 134.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 26,898,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF NATIONAL FOOD SECURITY AND RESEARCH DIVISION (Demand No. 134).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 135.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,474,179,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF NATIONAL HEALTH SERVICES, REGULATIONS AND COORDINATION DIVISION (Demand No. 135).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 136A.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 125,810,940,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF PLANNING, DEVELOPMENT AND REFORM DIVISION (Demand No. 136A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted. (Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 138.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 2,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No. 138).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 140.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 100,003,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF WATER AND POWER DIVISION (Demand No. 140).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 144A.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 78,898,631,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of EXTERNAL DEVELOPMENT LOANS AND ADVANCES BY THE FEDERAL GOVERNMENT (Demand No. 144A).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 146.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 2,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of CAPITAL OUTLAY ON CIVIL WORKS (Demand No. 146).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 147.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,100,004,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year

ending 30th June, 2014 in respect of CAPITAL OUTLAY ON INDUSTRIAL DEVELOPMENT (Demand No. 147).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 148.

Mr. Zahid Hamid: I move that a Supplementary sum not exceeding Rs. 55,003,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the year ending 30th June, 2014 in respect of CAPITAL OUTLAY ON PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES (Demand No. 148).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: General discussion on Excess Demands for Grants and Appropriations for the year, 2004–2005, 2006–2007 and 2007–2008.

Mr. Speaker: Discussion under clause (1) of Article 82 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan on Charged Excess Demands for Grants and Appropriations for the years 2004–2005, 2006–2007 and 2007–2008.

Mr. Speaker: Discussion and voting on Excess Demands for Grants and Appropriations for the year, 2004–2005, 2006–2007 and 2007–2008.

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 4.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 358,064 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of LAND REFORMS (Demand No. 4).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 6.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 77,353 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of ESTABLISHMENT DIVISION (Demand No. 6).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 7.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 4,990,537 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005

in respect of FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION
(Demand No. 7).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 9.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 10,595,426 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of PRIME MINISTER'S SECRETARIAT (Demand No. 9).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 15.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 8,969,811 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of COMMERCE DIVISION (Demand No. 15).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 18.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 1,513,632,892 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of OTHER EXPENDITURE OF COMMUNICATIONS DIVISION (Demand No. 18).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 21.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 8,252,346 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of OTHER EXPENDITURE OF MINORITIES, CULTURE, SPORTS, TOURISM AND YOUTH AFFAIRS DIVISION (Demand No. 21).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 22.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 120,325,735 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No. 22).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 23.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 1,474,665 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEFENCE PRODUCTION DIVISION (Demand No. 23).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 26.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 51,354,327 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005

in respect of FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN CANTONMENTS AND GARRISONS (Demand No. 26).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 29.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 1,709,354 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of STATISTICS DIVISION (Demand No. 29).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 30.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 17,692,147 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of EDUCATION DIVISION (Demand No. 30).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

جناب سپیکر: زاہد صاحب apologize انہ میں منسٹر کہہ رہا ہوں نہ منسٹر
صاحب کہہ رہا ہوں just to save time

Mr. Zahid Hamid: And I apologize that I am not breaking for you to allow me to move.

Mr. Speaker: Minister, to move demand No. 33.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs. 39,885,574 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL

INSTITUTIONS IN THE CAPITAL AND FEDERAL AREAS
(Demand No. 33).

Mr. Speaker: The question is that supplementary demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

جناب سپیکر: زاہد صاحب I apologize نہ میں منسٹر کہہ رہا ہوں نہ
منسٹر صاحب کہہ رہا ہوں. just to save time. جس طرح لیتا ہوں جیسے میں
order کر رہا ہوں آپ کو۔

Mr. Zahid Hamid: And I apologize that I am not waiting for you to allow me to move.

Mr. Speaker: Ok. Move Demand No.33 Mr. Minister.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 39,885,574 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FEDERAL GOVERNMENT

EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN THE CAPITAL AND
FEDERAL AREAS (Demand No. 33).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand,
as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr.
Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 41.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum
not exceeding Rs. 123,006,143 be granted to the
Federal Government to meet excess expenditure during
the year 30th June, 2005 in respect of OTHER
EXPENDITURE OF FINANCE DIVISION (Demand No.
41).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand,
as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 45.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 8,201,660 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of REVENUE DIVISION (Demand No. 45).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 46.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 13,272,314 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of CENTRAL BOARD OF REVENUE (Demand No. 46).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 47.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 47,135,520 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of LAND CUSTOMS AND CENTRAL EXCISE (Demand No. 47).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 48.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 22,952,750 be granted to the Federal

Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of SALES TAX (Demand No. 48).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 49.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 55,945,819 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of TAXES ON INCOME AND CORPORATION TAX (Demand No. 49).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 53.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 112,645,392 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FOREIGN AFFAIRS DIVISION (Demand No. 53).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 57.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 57,678,338 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of MEDICAL SERVICES (Demand No. 57).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 59.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 15,962,199 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of HOUSING AND WORKS DIVISION (Demand No. 59).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 63.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 3,717,048 be granted to the Federal

Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of INDUSTRIES AND PRODUCTION DIVISION (Demand No. 63).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 68.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 5,757,954 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of PRESS INFORMATION DEPARTMENT (Demand No. 68).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 73.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 118,496,782 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of ISLAMABAD (Demand No. 73).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 74.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 3,071,666 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of PASSPORT ORGANIZATION (Demand No. 74).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 75.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 45,934,042 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 75).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 77.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 137,029,605 be granted to the

Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of PAKISTAN RANGERS (Demand No. 77).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 79.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 886,008 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of KASHMIR AFFAIRS & NORTHERN AREAS AND STATES & FRONTIER REGIONS DIVISION (Demand No. 79).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 80.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 258,676,276 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FRONTIER REGIONS (Demand No. 80).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 81.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 101,090,231 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FRONTIER CONSTABULARY (Demand No. 81).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 82.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 64,794,754 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No. 82).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 84.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 20,560,087 be granted to the Federal

Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of OTHER EXPENDITURE OF KASHMIR AFFAIRS & NORTHERN AREAS AND STATES & FRONTIER REGIONS DIVISION (Demand No. 84).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 86.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 340,098,583 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of NORTHERN AREAS (Demand No. 86).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 89.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 5,754,697 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of LAW, JUSTICE AND HUMAN RIGHTS DIVISION (Demand No. 89).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 99.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 24,890,929 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of PLANNING AND DEVELOPMENT DIVISION (Demand No. 99).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: On behalf of Minister for Finance, Mr. Zahid Hamid Sahib to move Demand No. 104.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 21,489,206 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of RELIGIOUS AFFAIRS AND ZAKAT & USHR DIVISION (Demand No. 104).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.109.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 5,326,071 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year

30th June, 2005 in respect of WATER AND POWER DIVISION (Demand No. 109).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.111.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 3,523,648 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of OTHER EXPENDITURE OF WOMEN DEVELOPMENT, SOCIAL WELFARE AND SPECIAL EDUCATION DIVISION (Demand No. 111).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.117.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 193,104,097 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of FEDERAL MISCELLANEOUS INVESTMENTS (Demand No. 117).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.120.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 132,189,494 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF ESTABLISHMENT DIVISION (Demand No. 120).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.121.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 908,275 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF COMMERCE DIVISION (Demand No. 121).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.124.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 2,991,355 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF DEFENCE DIVISION (Demand No. 124).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.126.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 18,073,329 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF ECONOMIC AFFAIRS DIVISION (Demand No. 126).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.135.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 18,959,818 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INFORMATION AND BROADCASTING DIVISION (Demand No. 135).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.139.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 543,350,780 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No. 139).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.153.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 12,628,431,164 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of DEVELOPMENT LOANS AND ADVANCES BY THE FEDERAL GOVERNMENT (Demand No. 153).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.157.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 1,013,748,806 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year 30th June, 2005 in respect of CAPITAL OUTLAY ON PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES (Demand No. 157).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 2.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 73,514,894 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of CABINET DIVISION (Demand No. 2).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 3.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 450,277,626 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during

the year ending 30th June, 2007 in respect of EMERGENCY RELIEF AND REPATRIATION (Demand No. 3).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 5.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 1,145,317 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of ESTABLISHMENT DIVISION (Demand No. 5).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 6.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 102,511 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION (Demand No. 6).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 18.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 489,041,166 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of PAKISTAN POST OFFICE (Demand No. 18).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 20.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 48,559,417 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of OTHER EXPENDITURE OF CULTURE AND SPORTS DIVISION (Demand No. 20).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 21.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 91,088,320 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No. 21).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 24.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 41,166,115 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN CANTONMENTS AND GARRISONS (Demand No. 24).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 25.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 5,559,122,020 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during

the year ending 30th June, 2007 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No. 25).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 28.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 1,693,556 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of STATISTICS DIVISION (Demand No. 28).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 30.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 752,134,737 be granted to the

Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of HIGHER EDUCATION COMMISSION (Demand No. 30).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 37.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 34,651,500 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of CONTROLLER GENERAL OF ACCOUNTS (Demand No. 37).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 41.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 3,533,444,474 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of SUPERANNUATION ALLOWANCES AND PENSIONS (Demand No. 41).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 44.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 2,287,928 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of REVENUE DIVISION (Demand No. 44).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 56.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 70,768,727 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of MEDICAL SERVICES (Demand No. 56).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 67.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 5,151,066 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of PRESS INFORMATION DEPARTMENT (Demand No. 67).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 68.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 25,456,701 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of INFORMATION SERVICES ABROAD (Demand No. 68).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 69.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 9,649,000 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of OTHER EXPENDITURE OF INFORMATION AND BROADCASTING DIVISION (Demand No. 69).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 72.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 169,549,192 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of ISLAMABAD (Demand No. 72).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 73.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 706,046 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year

ending 30th June, 2007 in respect of PASSPORT ORGANIZATION (Demand No. 73).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 74.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 366,569,309 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 74).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 75.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 136,000,620 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of FRONTIER CONSTABULARY (Demand No. 75).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 76.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 4,110,458 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of PAKISTAN COAST GUARDS (Demand No. 76).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 77.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 393,909,744 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of PAKISTAN RANGERS (Demand No. 77).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 79.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 598,032 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of KASHMIR AFFAIRS AND NORTHERN AREAS DIVISION (Demand No. 79).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 81.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 259,624,875 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of NORTHERN AREAS (Demand No. 81).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 83.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 1,321,890 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of OTHER

EXPENDITURE OF LABOUR AND MANPOWER
DIVISION (Demand No. 83).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand,
as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 87.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum
not exceeding Rs. 253,683 be granted to the Federal
Government to meet excess expenditure during the year
ending 30th June, 2007 in respect of LOCAL
GOVERNMENT AND RURAL DEVELOPMENT DIVISION
(Demand No. 87).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand,
as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 96.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 10,614,597 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of PLANNING AND DEVELOPMENT DIVISION (Demand No. 96).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 105.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 34,299,778 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of SCIENTIFIC AND TECHNOLOGICAL RESEARCH DIVISION (Demand No. 105).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 107.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 3,684,205 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of SOCIAL WELFARE AND SPECIAL EDUCATION DIVISION (Demand No. 107).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 110.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 375,149,901 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of FRONTIER REGIONS (Demand No. 110).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 111.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 793,694,552 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No. 111).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 116.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 5,055,419 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year

ending 30th June, 2007 in respect of OTHER EXPENDITURE OF TOURISM DIVISION (Demand No. 116).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 129.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 301,403,918 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF COMMERCE DIVISION (Demand No. 129).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 152.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 1,929,884 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF NARCOTICS CONTROL DIVISION (Demand No. 152).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 153.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 3,901,200,000 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES DIVISION (Demand No. 153).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 158.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I hereby move that a sum not exceeding Rs. 8,410,382 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No. 158).

Mr. Speaker: The question is that Excess Demand, as moved, be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.162.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.5,377,000 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF YOUTH AFFAIRS DIVISION
(Demand No.162).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.163.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.4,416,195,000 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of CAPITAL OUTLAY ON DEVELOPMENT OF ATOMIC ENERGY (Demand No.163).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.166.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.1,549,471,236 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2007 in respect of DEVELOPMENT LOANS AND ADVANCES BY THE FEDERAL GOVERNMENT (Demand No.166).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.3.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.149,774,295 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of EMERGENCY RELIEF AND REPATRIATION (Demand No.3).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.7.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.11,063,595 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION (Demand No.7).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.9.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.74,072,120 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PRIME MINISTER'S SECRETARIAT (Demand No.9).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.10.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.8,205,369 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of NATIONAL ACCOUNTABILITY BUREAU (Demand No.10).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.16.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.72,514,520 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th

June, 2008 in respect of COMMUNICATIONS DIVISION
(Demand No.16).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.17.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.478,731,840 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of OTHER EXPENDITURE OF COMMUNICATIONS DIVISION (Demand No.17).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.18.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.297,665,801 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PAKISTAN POST OFFICE DEPARTMENT (Demand No.18).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.21.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.102,194,855 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No.21).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.23.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.8,660,026 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of SURVEY OF PAKISTAN (Demand No.23).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.24.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.56,964,098 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN CANTONMENTS AND GARRISONS (Demand No.24).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.25.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.10,322,564,376 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEFENCE SERVICES (Demand No.25).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.28.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.38,771,289 be granted to the Federal Government to

meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of STATISTICS DIVISION (Demand No.28).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.32.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.322,753,909 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN THE CAPITAL AND FEDERAL AREAS (Demand No.32).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.37.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.166,657,717 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of CONTROLLER GENERAL OF ACCOUNTS (Demand No.37).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.41.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.15,577,717,195 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of SUPERANNUATION ALLOWANCES AND PENSIONS (Demand No.41).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.42.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.489,647,000 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of GRANTS-IN-AID AND MISCELLANEOUS ADJUSTMENTS BETWEEN THE FEDERAL AND PROVINCIAL GOVERNMENTS (Demand No.42).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.43.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.160,540,811,349 be granted to the Federal

Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of SUBSIDIES AND MISCELLANEOUS EXPENDITURE (Demand No.43).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.45.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.101,728,439 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of CENTRAL BOARD OF REVENUE (Demand No.45).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.48.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.65,706,224 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of TAXES ON INCOME AND CORPORATION TAX (Demand No.48).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.49.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.143,065,082 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FOOD, AGRICULTURE AND LIVESTOCK DIVISION (Demand No.49).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.53.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.143,174,088 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FOREIGN AFFAIRS (Demand No.53).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.62.

Mr. Zahid Hamid: I move that a sum not exceeding Rs.5,823,836 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th

June, 2008 in respect of INDUSTRIES, PRODUCTION AND SPECIAL INITIATIVES DIVISION (Demand No.62).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.63.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.342,832/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEPARTMENT OF INVESTMENT PROMOTION AND SUPPLIES (Demand No.63).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.66.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.932,964/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DIRECTORATE OF PUBLICATIONS, NEWSREELS AND DOCUMENTARIES (Demand No.66).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.3,815,606/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PRESS INFORMATIN DEPARTMENT (Demand No.67).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.68.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.43,336,560/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of INFORMATIN SERVICES BOARD (Demand No.68).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.6,577,253/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PASSPORT ORGANISATION (Demand No.73).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.74.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.1,071,259,089/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of CIVIL ARMED FORCES (Demand No.74).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.196,825,878/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FRONTIER CONSTABULARY (Demand No.75).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.76.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.81,724,409/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PAKISTAN COAST GUARDS (Demand No.76).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.77.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.539,720,232/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PAKISTAN RANGERS (Demand No.77).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(The motion was adopted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.79.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.778,849/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of KASHMIR AFFAIRS AND NORTHERN AREAS DIVISION (Demand No.79).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.229,261,384/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of OTHER EXPENDITURE OF KASHMIR AFFAIRS AND NORTHERN AREAS DIVISION (Demand No.80).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.81.

Mr. Zahid Hamid : I hereby move that a sum not exceeding Rs.354,331,494/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of NORTHERN AREAS (Demand No.81).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.83.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.1,455,429/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of OTHER EXPENDITURE OF LABOUR AND MANPOWER DIVISION (Demand No.83).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.84.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.1,896,231/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of OVERSEAS PAKISTANIS DIVISION (Demand No.84).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.96.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.27,479,694/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year

ending 30th June, 2008 in respect of PALNNING AND DEVELOPMENT DIVISION (Demand No.96).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.101.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.183,392,514/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of PAKISTAN RAILWAYS DEPARTMENT (Demand No.101).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.106.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.7,849,658/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of OTHER EXPENDITURE OF SCIENTIFIC AND TECHNOLOGY RESEARCH DIVISION (Demand No.106).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.107.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.421,825,389/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of SOCIAL WELFARE AND SPECIAL EDUCATION DIVISION (Demand No.107).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.215,459,708/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FRONTIER REGIONS (Demand No.111).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.112.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.974,814,219/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of FEDERALLY ADMINISTERED TRIBAL AREAS (Demand No.112).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.
(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.115.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.9,252,236/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of TEXTILE INDUSTRY DIVISION (Demand No.115).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No. 122.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.2,556,562/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of CAPITAL OUTLAY ON PURCHASE OF FERTILIZER (Demand No.122).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.128.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.193,777,525/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF ESTABLISHMENT DIVISION (Demand No.128).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move Demand No.132.

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.108,389,459/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEVELOPMENT

EXPENDITURE OF CULTURE AND SPORTS DIVISION
(Demand No.132).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Zahid Hamid : I move that a sum not exceeding Rs.327,251,705/- be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INFORMATION AND BROADCASTING DIVISION (Demand No.147).

Mr. Speaker: The question is that the excess demand as moved be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 152.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a sum not exceeding Rs 75 be granted to the Federal Government

to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF OVERSEAS PAKISTANIS DIVISION (Demand No. 152).

Mr. Speaker: The question is that the Excess Demand as moved may be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 156.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a sum not exceeding Rs 1,097,559,262 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES DIVISION (Demand No. 156).

Mr. Speaker: The question is that the Excess Demand as moved may be granted.

(Consequently the demand was granted.)

Mr. Speaker: Minister to move demand No. 168.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that a sum not exceeding Rs 1,550,127,000 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the year ending 30th June, 2008 in respect of CAPITAL OUTLAY ON DEVELOPMENT OF ATOMIC ENERGY (Demand No. 168).

Mr. Speaker: The question is that the Excess Demand as moved may be granted.

(Consequently the demand was granted.)

جناب سپیکر: جی زاہد حامد صاحب۔

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I just want to make a correction sir due to typographical error, it appears that the word “ending” was missing from all demand for grants in respect of the year 2004–05 so that may kindly be read into all the demands for grants that I read out due to typographical error, during the year ending 30th June 2005, whereas, it is when stated

during the year 30th June, the word ending was missing from all the grants.

Mr. Speaker: apart from other thing what Sher Akbar Khan sahib saying.

Mr. Zahid Hamid: one other point I wanted to make in connection with the point relating to cut motions with respect to supplementary budget. I think matter can be raise in the committee relating to Rules and Privileges and perhaps taken up from there. Thank you sir.

Mr. Speaker: Thank you. Papers to be laid before the National Assembly. Minister for Finance Mr. Mohammad Ishaq Dar sahib to move Item No. 14.

Mr. Mohammad Ishaq Dar: I am please to lay before the National Assembly the following papers under Article 83 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:—

- (1) Schedule of Authorized Expenditure 2014–2015.
- (2) Supplementary Schedule of Authorized Expenditure 2013–2014.
- (3) Excess Schedule of Authorized Expenditure 2004–2005, 2006–2007 and 2007–2008.

Mr. Speaker: Schedule of Authorized Expenditure 2014–2015. Supplementary Schedule of Authorized Expenditure 2013–2014. Excess Schedule of Authorized Expenditure 2004–2005, 2006–2007 and 2007–2008. stands laid. Minister for Finance, Mohammad Ishaq Dar sahib.

جناب محمد اسحق ڈار : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (عربی) جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آج نیشنل اسمبلی کا سالانہ بجٹ سے بلایا گیا اجلاس جو ایک سپیشل اجلاس ہوتا ہے الحمد للہ بڑی خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہو رہا ہے اور ہو چکا ہے میں دل کی گھرائیوں سے میں اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور احسان مند ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حکومت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم قوم کی بہتری کے لیے جو کچھ بہتر سوچ سکتے ہیں اس کو اس ایوان میں لے کر آئیں ہم سب جانتے ہیں کہ ملک ایک serious economic challenge میں تھا 2014 تک بڑی بھیانک predictions ہو چکی تھی جون 2014 تک آج سے ڈیڑھ سال پہلے اور آج میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری منتخب

ایوان کی موجودگی میں اس ایوان کو یہ کریڈٹ جانے کا تاریخ میں کہ وہ تمام مفروضے اور عالمی اور بین الاقوامی پیشگوئیاں کہ پاکستان 30 جون 2014 سے پہلے default اور economic collapse ہو گا وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ کے لیے دفن ہو چکی ہیں یہ اس کا کریڈٹ جمہوریت کو اس کا کریڈٹ اس ہاؤس کو اس کا کریڈٹ سینٹ کو او رہر پارلیمنٹیرین کو میں سمجھتا ہوں یکساں جاتا ہے اور اس کا کریڈٹ میاں محمد نواز شریف جو وزیر اعظم پاکستان ہیں ان کے vision اور ان کی guidance کو بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہم recognize کرتے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں میں اپنے تمام ساتھیوں کا اس ہاؤس میں اور سینٹ میں ان کا میں خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑے کھلے دل کے ساتھ اس بحث میں حصہ لیا آپ نے دیکھا کہ ایک unprecedented long list سینٹ نے تجاویز دیں اور پہلی دفعہ نیشنل اسمبلی جو کہ مشور تھی کہ اس کو dustbin میں پھینک دیتی ہے وہ سب سے تاریخ میں سب سے زیادہ تقریباً 52 کے قریب ان کی complete یا partial recommendation کو ہم نے اپنے فنانس بل کی amendment کے ذریعے ان کو اس میں شامل کیا۔ اس لیے یہ تجاویز جو میرے ساتھیوں نے نیشنل اسمبلی میں سینٹ کے ساتھیوں نے سینٹ میں تقریروں کے دوران اور سینٹ کی فنانس کمیٹی میں اپنی محنت کر کے ہمیں دی میں آپ سب کی طرف سے میں ان کا دل کی گھرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے کوشش کی کہ کھلے دل کے ساتھ جو بھی ساتھی کوئی اچھا مشورہ دے یا کوئی stakeholder میرے فنانس بل اور winding up speech کے درمیان ہمیں اگر کوئی اچھا مشورہ ملا ہے میں سمجھتا ہوں کوئی بھی عقل کل نہیں ہے جناب سپیکر ہم نے ایک proposal, finance bill is a proposal

وہ اس ہاؤس میں lay کیا سینٹ میں lay کیا فنانس کمیٹی نے کام کیا 14 سفارشات آئیں stakeholders engage ہوئے چونکہ ہم نے اس دفعہ stakeholders زراعت ہو آپ کی انڈسٹری ہو بزنس ہو کامرس ہو ٹیکسٹائل کے ایکسپورٹ ہوں سب کو ہم نے تقریباً دس ہفتے engage رکھا ان کی باتیں سنیں ان سے ہم نے چیزوں کو discuss کیا ان کے معاملات کو سمجھا ان کی مشکلات کو سمجھا اور اس سے ہمیں فائدہ یہ ہوا اس دفعہ یہ بات میں اس ہاؤس سے شیئر کرنا چاہتا ہوں as compare to previous year پچھلا نہیں کہ وہ جو ایک ہجوم لگ جاتا تھا فنانس بل کی announcement کے بعد فنانس منسٹری میں اور ایف بی آر میں اور نیشنل اسمبلی کے اندر او رباہر lobbying ہوتی تھی اس کی اللہ کے فضل سے ضرورت نہیں پڑی کیونکہ ہم نے mostly جو ان کی genuine چیزیں تھی ان کو ہم نے سمو دیا تھا اپنے فنانس بل جو اور بجٹل تھا اور جو چیزیں ہم بعد میں جو اچھے مشورے ملے اس کو ہم نے چاہے وہ ٹریڈری بنجڑ سے ہوں یا اپوزیشن بنجڑ سے ہوں چاہے وہ اس ہاؤس سے ہوں یا سینٹ سے ہوں اس کو ہم نے کھلے دل سے تسلیم کیا اور اس کو ہم نے اس میں شامل کیا میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام جو دوستوں کی میں نے contributions کو جہاں میں دل کی گھرائیوں سے ان کا شکریہ میں نے ادا کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی ایک خصوصی تعریف اور شکرے کے مستحق ہیں کیونکہ آپ نے جتنی خندہ پیشانی کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ آپ نے صبر و تحمل کے ساتھ اس ہاؤس کو چلایا میں بھی ان ایوانوں میں الحمد للہ پچیس سال سے پھر رہا ہوں اس ایوان میں پہلے میں دو دفعہ ممبر رہا نیشنل اسمبلی میں 90 میں اور 99 تک اور مجھے خصوصی اندازہ ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے چہرے پر نہیں you are unique in
yourself ماشاء اللہ اور میں یہاں سچائی سے بھی کام لوں گا کہ آپ کا ذرا
دل ادھر زیادہ لگتا ہے پرلی طرف آپ ان کو زیادہ recognize کرتے ہیں ان کو
زیادہ ٹائم دیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب محمد اسحق ڈار : اس کا جواب نہیں ہوتا شاہ صاحب آپ کو بڑی
اچھی طرح پتہ ہے آپ وزیر خزانہ پنجاب رہے ہیں conduct کی بات نہیں
جناب سپیکر! آپ کی میں qualities کو میں appreciate کر رہا ہوں کہ آپ
نے سب کو پتہ ہے کہ جتنا ٹائم متعین تھا میں جماعتوں کا نام نہیں لیتا۔ آپ
نے اس سے بڑھ کر ٹائم دیا۔ آپ نے ہمیں parties جو treasury
benches ہیں اس کو کہا کہ اپنا ٹائم کاٹیں، اچھی بات ہے میں اس کو
appreciate کر رہا ہوں کہ ماشاء اللہ آپ نے، چاہے وہ ہمارے ایک ساتھی کی
ایک ممبر پارٹی ہو یا درجنوں ممبرز کی پارٹی ہو، آپ نے ہر ایک کے ساتھ مکمل
تعاون کیا، ٹائم دیا۔ اب تو آپ کی مسکراہٹ ویسے ہی مشہور ہو گئی ہے کہ آپ
اپنی مسکراہٹ سے کام نکال لیتے ہیں۔ تو میں اس سلسلے میں آپ کی جو ذاتی
contribution ہے اور پھر آپ کے ساتھ ڈپٹی سپیکر جو آپ کو assist کرتے
رہے اور کچھ حصہ جو panel ہے Chairpersons کا بھی میں ان سب کا
شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ ساری کارروائی بڑے اچھے طریقے کے ساتھ
ایک ملکی فریضہ سمجھ کر ادا کی، اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص اس نے اس
خلوص نیت کے ساتھ، جب بھی آپ نے دیکھا کہ اس کے ساتھ reasoning
بھی کی ہمارے ساتھیوں نے، اور ہم نے بھی اس کا جواب اپنی reasoning کے
ساتھ دیا کہ ہم یہ کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ ایک کھلے ماحول میں ایک open

heart اور mind کے ساتھ یہ process ہوا اور یہی جمہوریت کا حسن ہے کہ آپ بات سنیں یا آپ convince کریں یا convince ہو جائیں۔ اور اللہ کے فضل سے اس روایت کو ہم نے انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رکھنا ہے۔

اس بجٹ کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس اجلاس نے نئی جمہوری روایات کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ چونکہ پچھلا بجٹ پانچ دن کے اندر آیا تھا۔ اور یہ بجٹ proper well thought out تھا۔ اور جیسے میں کہتا ہوں کہ below poverty line سے لیکر right up to all levels چاہے وہ پینشنرز ہوں چاہے وہ employees ہوں وہ agriculture ہو، وہ Commerce ہو، Industry ہو، وہ ہمارے farmer بھائی ہوں textile exporters ہوں ہر ایک کو مد نظر رکھا گیا۔ پاکستان کا جو future vision ہے جو تین سال کا macro-economic ایک ہم نے آپ کو پلان دیا تھا strategy paper دیا تھا۔ اس کے تحت ہم چلے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس نظم و ضبط کے ساتھ اور اختلاف رائے کے باوجود جس سنجیدگی اور معقولیت کا مظاہرہ اس ایوان کی دونوں جانب سے ہوا، ایک آدھ ذرا emotional episode کو ہم نکال دیتے ہیں جس کا آج صبح ذکر ہوا تھا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اچھی روایات کی طرف چلے ہیں اور اسی culture کو ہم نے لیکر آگے جانا ہے۔

اور ہماری تھوڑی سی بد قسمتی یہ رہی کہ ہماری ایک بہن ہماری ایک ساتھی اللہ کو پیاری ہو گئیں اس سیشن میں۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے اور جو culprits ہیں ان کو جلد از جلد should be brought to the book اور ان کو سخت سے سخت سزا ملے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اسی process میں sidelines کے جو discussion تھیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سیشن کا

جو ایک بہت بڑا credit جائے گا ہسٹری میں، وہ Electoral Reforms کی کمیٹی کے بارے میں resolution ہے۔ اور وہ consensus سے resolution ہوئی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف نے آپ کو خط لکھا آپ نے اس کو trigger کیا، اور تمام جماعتوں نے میں سمجھتا ہوں کہ کھلے دل کا مظاہرہ کر کے، یہ کسی ایک جماعت کے لئے الیکشن کی reforms نہیں ہونے والے۔ یہ آنے والے غالباً may be چالیس پچاس سال تک وہ reform جاری رہیں گے۔ اس کا mandate broad based ہے اس کا scope of work almost open ہے اور اس میں آئینی قوانین میں ترامیم کی گنجائش موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں اس جمہوریت کو مزید تقویت دینے کے لئے اور ایک free and fair in true sense election کو ensure کرنے کے لئے یہ reforms انشاء اللہ آنے والے وقتوں میں، تین مہینے آپ نے دیے ہیں، اللہ کرے کہ انشاء اللہ تین مہینے میں notification کے دن سے ہم آپ کو deliver کریں گے ہاؤس اور دوسرے ہاؤس کے جو ممبران ہیں اور یہ کمیٹی پاکستان کی تاریخ میں انشاء اللہ یاد رکھی جائے گی کہ اس سیشن کے دوران جو یہ فیصلہ ہے وہ ایک تاریخ ساز فیصلہ ہوگا۔

جناب سپیکر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ یہ جو سفر ہم نے شروع کیا، اللہ تعالیٰ ہماری خامیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور ہم سب کو مل کر یکسوئی کے ساتھ جمہوری اقدار کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جناب سپیکر میری مزید دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے کہ ہم نے ترقی اور کامیابی کے جس سفر کی طرف ابھی ابتدائی قدم اٹھائے ہیں پچھلے ایک سال میں اس کا تسلسل جاری رہے۔ ہم آپس میں cooperate کریں اور ہماری social اقدار کو سامنے رکھ کر

ہم ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف برائے اختلاف نہیں بلکہ positive way کے ساتھ ہم چیزوں کو improve کریں۔ ہم ان کی بات سنیں یہ ہماری بات سنیں اور ہم ملک کو انشاء اللہ comity of nation میں ایک اچھا مقام دلانے میں اس tenure میں انشاء اللہ کامیاب ہوں۔

جناب سپیکر میں اس موقع پر وزارت خزانہ کا، فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا اور پلاننگ ڈویژن کا، میں ان کے تمام افسران، ان کے سیکرٹری صاحبان، منسٹر کا اس لئے نہیں کہہ رہا کہ دو کاتو میں خود ہی منسٹر ہوں۔ احسن اقبال پلاننگ کے منسٹر ہیں۔ تو میں ان تمام افسران کو اور ان کے سٹاف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے شبانہ روز محنت کر کے ایک اچھی کوشش کر کے اپنی طرف سے ایک بہترین بجٹ اس ایوان کے لئے بنایا۔ جیسا کہ you know ایک لمبا اور طویل process ہوتا ہے سب کو پتہ ہے سارے almost ساتھی ان ایوانوں میں رہے ہیں، اور اس process کا حصہ مختلف پوزیشن میں treasury member کے ہونے سے یا اپوزیشن ممبر کے یا منسٹر کے ہونے کے حوالے سے رہے ہیں۔ تو الحمد للہ یہ جو تمام کام ہوا ہے میں سب کے جو contributions ہیں اس کو acknowledge کرتا ہوں انہوں نے بڑے احسن طریقے سے کام کیا۔ اور میں اس فلور پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس میں سیکرٹری فنانس ڈاکٹر وقار، چیئرمین ایف بی آر and who is also Secretary Revenue Division طارق باجوہ، اور پلاننگ ڈویژن کے نواز تارڑ اور ان کے دوسرے ساتھی تینوں ڈویژنز کے، وہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھی contribution کی۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس حوالے سے قومی اسمبلی اور سینٹ سیکرٹریٹ کے تمام عملے کا بھی میں بے حد

مشکور ہوں کہ انہوں نے دن رات کوشش کر کے اور جن کے تعاون کے بغیر یہ سیشن اس طرح وقت پر اور ایک timeline کے ساتھ مکمل کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ممکن نہیں تھا۔ تو میں نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے تمام ملازمین، سینئر ترین سے لیکر نائب قاصد تک سب کا شکریہ ادا رکرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ اس میں اپنا حصہ ڈالا۔

اس موقع پر جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنی طرف سے اور اس ہاؤس کی طرف سے اور سینٹ کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بجٹ کے تمام معاملات میں ہماری رہنمائی کی، جب بھی ضرورت پڑی وہ یہاں آئے۔ آج بھی یہاں موجود تھے۔ میں اس سال کو ہمیشہ firefighting کا سال سمجھتا رہتا ہوں۔ یہ جو سال close ہو رہا ہے تیس جون کو، یہ پہلا سال تھا، کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اور انشاء اللہ اب آنے والے جو سال ہیں ہم نے مل کر انشاء اللہ اچھے طریقے سے reforms اکٹھے کرنے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کر کے کرنے ہیں۔ تاکہ اس ملک کے جو economic challenge ہیں یہ جو بار بار erupt ہوتا ہے اس کو ہم اتنا deep کریں اور پاکستان کو اتنا strong economically کھڑا کریں کہ آئندہ پاکستان کے بارے میں اس طرح کے خدشات کبھی بھی پیدا نہ ہوں۔

جناب سپیکر میں انشاء اللہ آپ کو assure کرتا ہوں کہ fiscal discipline کا جہاں تک تعلق ہے، ہم نے بڑا stringent fiscal discipline اس سال میں رکھا I assure you the same principles may apply next year اور کسی ساتھی کو کسی وقت بھی کوئی

information کی ضرورت ہو وہ مجھے فرمائیں میں ان کے لئے حاضر ہوں | am their colleague سو چاہے وہ ادھر بیٹھے ہوں چاہے ادھر بیٹھے ہوں، یہاں ہوں یا سینٹ میں ہوں، میرے لئے سب قابل احترام ہیں، میرے ساتھی ہیں، کئی ساتھی میرے ساتھ بیس بیس اور پچیس پچیس سال سے ان ہاؤسز میں ہیں۔ تو انشاء اللہ ہم نے مل کر پاکستان کی اکانومی کو بہتر کرنا ہے۔ پاکستان کی economic indicators کو بہتر کرنا ہے اس وقت جو JETRO کہتی ہے کہ Pakistan likely to be it stays on courts, what we are doing. It can be likely to be the second choices place for the most attractive place for the foreign direct investment, let us try one of the first choices place on the globe Sir, we do this In Shaa Allah with collective efforts.

یہ سب کا پاکستان ہے۔ یہ انشاء اللہ ہم سب نے اس کو آگے لیکر جانا ہے اور جہاں یہ کھڑا تھا اس سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ اور اب انشاء اللہ آگے لیکر اس کو جانا ہے۔ میں اس موقع سے، آپ مجھے بار بار دیکھ رہے ہیں مجھ پتہ ہے کہ کیوں دیکھ رہے ہیں۔ آپ کی فائل بھی مجھے ملی ہے۔ میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑی humble سی announcement ہے کہ جتنی محنت سینٹ اور نیشنل اسمبلی کے تمام عملے نے کی ہے ان کے لئے تین مہینے کا honorarium announce کر رہا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ڈار صاحب میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے مہربانی کی، میں اس قابل نہیں ہوں لیکن اس سے زیادہ آپ میری تعریف کر گئے۔ I am humbled and honored also. نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ نے دن رات لگا کر کوشش کی۔ کوشش کی ہے کہ اپنے آئریبل ممبران گورنمنٹ اور اپوزیشن کو facilitate کریں۔ مجھ میں بے شمار کھی اور کوتاہیاں رہ گئی ہونگی جو میں یقین رکھتا ہوں کہ nobody is perfect میں اس کی معذرت چاہتا ہوں کہ اگر میں نے اس دوران کسی کی دلآزاری کی ہو۔ یہ ضرور ہے کہ بغیر حکومت اور بغیر اپوزیشن کے یہ بجٹ اتنی smoothly پاس نہیں ہو سکتا تھا میں تھوڑا سا discretion use کر کے میرے colleagues میری former پارٹی کے colleague مجھے سے گلہ بھی کرتے ہیں میں تھوڑا سا وقت زیادہ دیتا ہوں ریکارڈ میں نہیں چھپا سکتا مگر وقت زیادہ یہاں دیتا ہوں اس لئے کہ یہی ایک accountability کا mechanism ہے جو کہ اپوزیشن کے پاس ہوتا ہے تو میں نے ایک exceed کیا گورنمنٹ کے دوستوں سے معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے ادھر زیادہ دے دیا مگر میں نے مناسب یہ سمجھا میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو جواب دے ہوں اپنے غیر جانبداری اور fairness کے حوالے سے اور اس کے بعد آپ سب کو بھی accountable ہوں۔ سو میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے یہ smoothly چلنے میں میری مدد کی کچھ unfortunate incidences ہوئے جو کہ میں سوچتا ہوں نہیں ہونے چاہیے تھے ہم آگے سے اس پہ احتیاط بھی کریں گے بے تو نہیں مگر مجھے میر ٹالپور صاحب، مخدوم صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایک ایک منٹ کی وہ بات کرنا چاہ رہے ہیں مگر میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ 2002ء سے لے کر اب تک جو میں نے maturity پارلیمنٹ میں دیکھی ہے وہ میں نے پہلے

gradually with the passage of time maturity یہ نہیں دیکھی تھی کہ جب ہمیں ہمارے ایک سپیکر صاحب مجبوراً ہمیں روک دیتے تھے بات کرنے سے تو ہم وہی چیز میں ذہن میں رکھ کے کہتا ہوں کہ اگر ممبر کو روکیں تو وہ اپنی بات نہ کر سکیں تو شاید وہ اب انصاف نہیں کر سکیں گے اپنی constituents کے ساتھ تو اس لئے میں تھوڑا سا leverage extra بھی دے دیتا ہوں کچھ وقت میں پانچ کی جگہ وہ پندرہ منٹ کر جاتا ہوں وہ مجھے تھوڑا سا آپ لوگ اگر سپورٹ کریں گے تو میں کوشش کروں گا اس سے بہتر آگے بہتر لانے کی اور بہتر چلانے کی۔ سو میں میرا ٹالپور صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں پھر مخدوم صاحب آپ۔ جی میرا صاحب ایک سیکنڈ۔ جی منسٹر فنانس ایک سیکنڈ میرا منور صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب سپیکر مجھے دو محکموں کی طرف میرا اشارہ مجھے میری توجہ دلائی گئی ہے ایک جو Information Ministry کے ٹی وی کے لوگ ہیں جو یہاں regular کام کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے وہ سینیٹ یا نیشنل اسمبلی کے pay role پہ نہیں ہوتے وہ They are doing duty on behalf of the Ministry میں نے ان کے منسٹر سے بات کر کے میں کہوں گا کہ جو ساتھیوں نے اس بجٹ سیشن کے دوران کام کیا ہے ان کو بھی دو two honorarium وہ ان کی منسٹری ہم ہی approve کریں گے لیکن process کو follow کیا جائے گا۔ دوسرا ہماری جو بینک برانچ ہے نیچے Allied Bank کی اس بارے میں میری توجہ دلائی گئی ہے وہ چونکہ privatized bank ہے اور اس کو ہم announce نہیں کر سکتے یہ تو منسٹری ہماری sister Ministry ہے PIA sorry بس ان کے اداروں کو انشاء اللہ ہم ان

کو بھی کہیں گے کہ وہ اپنے جو employees یہاں ان کے تھے اور اس سیشن کو جنوں نے کام کیا ہے ان کو بھی وہ ان کے اداروں کی طرف سے ہم خود اب ان کو approach کر کے تو انشاء اللہ یہ کروائیں گے لیکن Information Ministry چونکہ directly گورنمنٹ کی منسٹری ہے ان کے میں منسٹر صاحب کو کہوں گا کہ وہ ہمیں summary بھیج کے ان کے بھی دو مہینے کی جو لوگ ڈیوٹی پہ تھے ان کے لئے خصوصاً بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میر منور ٹالپور صاحب

POINTS OF ORDER

میر منور علی ٹالپور : شکریہ جناب سپیکر میرا دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ میں آخری ٹائم پر اور جبکہ

جناب سپیکر: مجھے یقین ہے کہ آپ کوئی ایسی بات نہیں کریں گے۔

میر منور علی ٹالپور : سر میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایک شعر ہے۔۔

برباد گلستان کرنے کو بس ایک گلو کافی تھا
ہر شاخ پر گلو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہوگا

سر میری گزارش یہ ہے کہ ساری تقریر ڈار صاحب کی سنی مجھے بڑا افسوس ہوا کہ انہوں نے کہا جب اس بات کے اوپر اور میں نے اسی وقت آپ کو ایک چٹ لکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں جب ملک ملا تو ملک collapse ہونے پر تھا economical حالات اتنے برے تھے سر In fact ملک ان کو جس وقت ملا اس وقت smoothly ملک ان کو ملا، الیکشنز ہوئے ملک کے اندر اور جمہوریت ملک کے اندر اچھی تھی ان کو smoothly اقتدار ملا ایسی کوئی بھی situation نہیں تھی 2007ء کے حالات تھے ایسے لیکن 2013ء کے حالات ایسے نہیں تھے تو یا تو ان سے غلطی ہوگئی ہے 2013ء میں انہوں نے کہا کہ ملک was on the brick of collapse. That he should correct Mr. Ishaq Dar Sahib., the Finance Minister یہ جملے جو انہوں نے بولے ہیں ہم سے یہ برداشت نہیں ہو گا جناب سپیکر صاحب Thank you very much.

جناب سپیکر: اوکے۔ جی۔ ویسے practice نہیں ہوتی کہ بجٹ کی تقریر کے بعد اجازت دی جائے۔ جی منسٹر فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار : میں بڑے ادب سے اپنے بھائی سے کہوں گا کہ And I am very happy, I believe in traditions کا خیال رکھیں honesty and straight forwardness . I can prove it with facts and figures. I stand by with my statement what I said.

جناب سپیکر: یہ مخدوم شاہ محمود حسین قریشی صاحب۔

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی : شکریہ جناب سپیکر جیسے کہ وزیر خزانہ نے فرمایا کہ بجٹ کا ایک طویل process ہوتا ہے اور غالباً مارچ کے مہینے میں شروع ہوتا ہے اور جون کے آخری مراحل میں اختتام پذیر ہوتا ہے جو آج demands for grants کی voting کے بعد مکمل ہوا ہے حکومت نے اپنا کردار ادا کیا اپوزیشن نے اپنا کردار ادا کیا۔ اپوزیشن بھی اتنی ذمہ دار ہے جتنی حکومت ہے کہ وہ جو تصویر کا دوسرا رخ ہے وہ بھی سامنے رکھے اور بحیثیت عوام نمائندگان کے وہ ایک دوسرا نقطہ نظر پیش کرے اور میں اپوزیشن کی جماعتوں کی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا ہم نے وہ کرنے کی کوشش کی۔ جناب سپیکر میں بالخصوص آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اپوزیشن کی behalf پر جس خندہ پیشانی سے آپ نے بحیثیت سپیکر کے اپنا کردار ادا کیا ہے ہم اس کے معترف ہیں۔ مجھے یہ کہنے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ گو آپ ایک جماعت کی ٹکٹ سے منتخب ہو کر آئے لیکن جب سے آپ نے یہ کرسی سنبھالی ہے آپ نے کوشش کی ہے کہ آپ اپنے partisan interest سے بالاتر ہو کر ایک custodian کا رول ادا کریں اور یہ آپ کے شایان شان ہے۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا compliment اگر حکومتی حضرات آپ کے desk بجا لیں بے معنی ہیں لیکن جب اپوزیشن اس رول کو recognize کرتی ہے جو آپ نے کیا ہے تو اس پہ بڑا وزن ہے اور میں سمجھتا ہوں چاہیے وہ Parliamentary Committees کی تشکیل تھیں چاہیے مختلف ایشوز پر کمیٹیز میں یا resolutions میں جو آئے گئے ان میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے آپ نے جو جستجو کی جو آپ کی کاوشیں ہیں ہم اس

کا اعتراف کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اگر فراغ دلی سے دیکھے تو وزیر خزانہ نے ایک پیار سے اشارہ کیا کہ آپ ان کو وقت زیادہ دیتے ہیں درحقیقت جب یہ اپوزیشن کو زیادہ وقت دیتے ہیں تو آپ کے لئے آسانی پیدا کرتے ہیں اگر دیکھا جائے تو۔ آسانی پیدا کرتے ہیں کیونکہ وہ ایک اپوزیشن کے پاس ایک فورم ہوتا ہے جس کے ذریعے اظہار کر سکتے ہیں تو وہ ایک بڑے اچھے طریقے سے جمہوری انداز میں آپ نے اپنا کردار ادا کیا ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور ہم توقع کرتے ہیں کہ انشاء اللہ آپ آئندہ بھی اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے اور آنے والے دنوں میں ہم جمہوری روایات کو مزید بہتر کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گے جیسے کہ آپ نے point out کیا کچھ ممبران نے اس سیشن میں بھی کچھ ایسے واقعات ہوئے کچھ ایسے جملے بازی ہوئی جو کہ نہیں ہونی چاہیے تھی امید ہے کہ maturity کے ساتھ وقت کے ساتھ ساتھ جیسے لوگوں میں نکھار پیدا ہوگا اور ان میں پارلیمانی آگاہی آئی گی وہ چیزیں ہم ان مشکلات کا بھی عبور کر لیں گے میں آپ کا اپوزیشن کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محمود خان اچکزئی صاحب۔

جناب محمود خان اچکزئی: جناب سپیکر صاحب میں

جناب سپیکر: وہ ڈپٹی سپیکر صاحب اور میں ہم دو ایک گاڑی کے دو پہیے

ہیں۔

جناب محمود خان اچکزئی : جناب سپیکر میری بات اکثر مختلف ہوتی ہے لوگوں سے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بڑے نامساعد حالات میں اپوزیشن پارٹیوں نے سب نے مل کے حکومت کا بڑے مثبت انداز میں ساتھ دیا ہے جو حالات ہیں ملک میں، میری اس خوشی میں بجٹ پاس کرنے کی خوشی میں میری تجویز ہے کہ میاں نواز شریف صاحب اگر مہربانی کر لیں آصف زرداری سمت تمام سیاسی پارٹیوں کے represented ہیں ان کے اکابرین کے ساتھ ایک ناشتہ، ایک lunch ایک dinner ہو جائے اس میں بڑا مزہ آئے گا اور باتیں بھی discuss ہوں گی۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: میں مخدوم صاحب آپ کا میں اپوزیشن کا سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے مجھے میں confidence show کیا اور میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ آپ لوگوں کو disappoint نہ کروں انشاء اللہ آپ لوگوں کی سب کی رہنمائی کی مجھے ضرورت ہے وہ میں لیتا بھی رہتا ہوں اور انشاء اللہ آگے بھی لیتا رہوں گا اور میں کوشش پوری یہی کروں گا کہ جب تک اس منصب پہ بیٹھا ہوں اللہ تعالیٰ کو اس ہاؤس کو جواب دہ ہوں اور بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کروں گا میں انشاء اللہ ضرور کروں گا۔ جی شیراکبر خان صاحب۔

جناب شیراکبر خان: شکریہ جناب سپیکر! جس طرح اس بجٹ کے پاس ہونے میں یہاں پہ آپ نے، ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب! اور حکومت کی طرف سے اور اپوزیشن کی تمام جماعتوں کی طرف سے بہت مشکل حالات میں موجودہ بجٹ جو پاس ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ جس طرح منسٹر صاحب نے سٹیمنٹ دی اپنے فنانس کے ملازمین کے لئے اور یہاں پر دوسرے نمبر پہ ہماری اسمبلی سٹاف

کا بھی انہوں نے اعلان کیا۔ مگر میں آپ کے توسط سے یہ ان سے درخواست کرتا ہوں اور یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے فنانس کے ملازمین کے لئے اعلان کیا ہے اگر وہ اسمبلی سٹاف کے لئے یہاں پہ جتنا بھی اسمبلی سٹاف ہے ان کے لئے یہاں پہ، کیوں دوسرے نمبر پہ ہمارا قومی اسمبلی کا سٹاف ہے جو دن رات محنت کر کے یہاں پہ بجٹ کی تیاری میں یہاں پہ ممبران کے ساتھ تعاون کرنے میں حکومت کے ساتھ، اپوزیشن کے ساتھ انہوں نے پورا تعاون کیا ہے۔ تو میں آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب سے یہ request کرتا ہوں کہ جتنا آپ نے فنانس والوں کے لئے اضافہ کیا ہے تو وہ اسمبلی سٹاف کے لئے بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں پہ سیکورٹی سٹاف، یہاں پہ ڈسپنسری والوں نے بھی اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے، یہاں پہ سپیشل برانچ والوں نے بھی کی ہے۔ اگر ان کے لئے کر دیں کیونکہ سینیٹ کا سٹاف جو انہوں نے قومی اسمبلی کے سٹاف کے برابر ڈیوٹی نہیں کی ہے۔ تو میں آپ کے توسط سے دوبارہ ان سے request کرتا ہوں کہ ان کے لئے آپ فنانس کے برابر کر دیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: عبدالوسیم صاحب۔

جناب عبدالوسیم : بہت شکریہ جناب سپیکر! سال کا بجٹ مکمل ہوا اور میں وزیر خزانہ کو بھی مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے جتنی بھی کوشش کی اس ملک کو اگلے سال کو چلانے کے لئے اور تمام ممبران نے جس طرح کوشش کی، ساتھ ساتھ متحدہ قومی موومنٹ نے بھی اپنا ایک شیڈو بجٹ بنا کے اسحاق ڈار صاحب کی نظر کیا کہ وہ اس کو دیکھیں اور اس میں سے جو بہتر ان کو نظر آتا ہے اس کا استعمال کریں تاکہ عوام کو اس کا فائدہ پہنچ سکے۔ بجٹ کا مطلب لوگوں کو

facilitate کرنا ہوتا ہے، ملک کو آگے چلانے کے لئے facilitate کرنا ہوتا ہے اور جس طرح، لامحالہ مشکل وقت ہے، مشکل مرحلہ ہے، مشکل دور ہے۔ مسائل بہت سارے ہیں لیکن پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ ہمیں آگے جانے کے لئے لوگوں کو کرنے کے لئے جہاں ہم نے اتنی سہولیات دی ہیں وہاں لوگوں کو اس سال میں سمجھتا ہوں کہ ہونا چاہئے کہ بلدیاتی الیکشن کرائے جائیں تاکہ عام آدمی کے جو مسئلے مسائل ہیں جس میں پانی کا مسئلہ ہے بجلی کا مسئلہ ہے، گیس کا مسئلہ ہے یا دیگر اور ایسے مسائل ہیں صفائی کے کہ جس سے عوام suffer کر رہے ہیں۔ تو میں چاہوں گا کہ آگے چل کر عوام کو بلدیاتی الیکشن دے دیا جائے تاکہ آئندہ بہتر انداز میں اس ملک کو ہم مزید بہتر کر کے چل سکیں۔ ساتھ ساتھ اس کے لئے کہ میں آپ کے حوالے سے بھی کہنا چاہوں گا کہ کبھی کبھی تلخیاں اور کھی کوتاہیاں ہوتی رہیں، آپ نے بھی فراخدلی کا مظاہر کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ مل کر تعاون کیا اور اس سیشن کو ہم نے مل کر اس منج پر پہنچایا کہ آج سب کھڑے ہو کر اس بات کو کہہ رہے ہیں کہ سب نے اپنا اپنا کردار اپنا اپنا رول ادا کیا ہے۔ تو میں آپ کو بہت مبارکباد دوں گا کہ آپ نے ایوان کو بہت اچھے انداز میں چلایا۔ اپوزیشن کو بھی ساتھ لیا اور حکومت کو بھی لیا اور سب کو برابری کا حق دے کر ان کو empower کیا یعنی ان کو بولنے کا حق دیا۔ بس یہی میرا کہنا تھا کہپ آگے چل کے ہم انشاء اللہ اسی طرح پاکستان کو آگے لے کے جائیں، جمہوریت اسی طرح چلتی رہے اور ہم اور آپ مل کر اس پاکستان کے جو غریب عوام ہیں ان کو ہم facilitate کریں۔ اس لئے کہ وہ بہت مشکل میں ہیں۔ اس کا مسئلہ صرف تنخواہ ہے اور دیگر مسائل ہیں جو حل نہیں ہو پا رہے۔ اس کو ہم کوشش کریں مل کے وہ کسی طرح حل ہو سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں ڈپٹی سپیکر صاحب کا بھی بہت شکریہ ادا کروں گا،
Leader of the Opposition سید خورشید شاہ صاحب کا جو کہ ہر دلغزیز
ہیں اور ہر دلغزیز شخصیت شیخ آفتاب صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شازیہ مری
صاحبہ۔ جی میں آپ لوگوں کو نہیں دوں گا۔ لگے کہ میں نے آپ لوگوں کو کھانا
کھلانے کا وعدہ کر کے اپنی تعریفیں کرانی ہیں۔ آپ لوگوں کو نہیں دوں گا۔ شازیہ
مری صاحبہ۔

محترمہ شازیہ مری : بہت شکریہ سر۔ On behalf of the Pakistan
Peoples Party and of course the Opposition, I would
also like to appreciate your role. جس طریقے سے آپ نے ہاؤس
چلایا اور آپ کے ساتھ جس ٹیم کا تعاون رہا، جس میں ڈپٹی سپیکر
and other members on the Panel are included, I appreciate
everyone's patience. No doubt that this Assembly has to
act democratically because this is the supreme body,
which not only represents people but has a great
responsibility as laid in the Constitution of Pakistan. Sir,
I would also like to thank another Honourable Member,
who, during his speech though was not too positive
about something, which I had to go and read. And Sir,
this was the report on the National Pay Commission of
1972. Sir, اس کو پڑھنے کے بعد، 1970s میں تو ہم نے سنا ہے اور پڑھا

ہے کہ تمام legislation جو بہترین پاکستان میں ہوئی اس دور میں ہوئی ہے اور اسے پڑھنے کے بعد truly Sir, I salute the leadership of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto کیونکہ جس طرح غریبوں کو protect کیا گیا ہے اس Pay Commission میں، Sir, it is commendable and I thank the Honourable Member though he was critical about it, but I would recommend that everyone should read this report and read with a mind to understand not a mind to criticize for no reason. So, I thank that Member. Sir, اس کے ساتھ ہی ایک رکن نے جو بات کی ہے for the honorarium. I appreciate کہ تین ماہ کا announce ہو گیا ہے، پر کیا ہی اچھا ہوتا کہ چھ سات ماہ کا ویسے فنانس کا بھی ہوتا ہے۔ No doubt، کہ وہ prime department ہے۔ لیکن اگر اس کو ایک ماہ بڑھا کر چار ماہ کر دیا جائے which is not too much. I would also reiterate what the Honourable Colleague has said. And to my knowledge, Information Department, may be I am wrong as far as the Federal Government is concerned, not only the coverage, but I think transmission میں بھی ان کا کام ہوتا ہے of papers. So, I do not know they are playing a role here during budget. If they played that role Sir, بھی محنت ہے۔ ان کو بھی دو کی بجائے تین ماہ کے honorarium کے لئے So, a month increase in both Sir. Thank you.

Mr. Speaker: I am grateful to all of you. I am humble and I do not have words to thank you for all the prays that you have showered on me. میں اس قابل نہیں ہوں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: منسٹر فار فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب سپیکر! میں بڑا مشکور ہوں سب ساتھیوں نے جو comments دئے ہیں۔ میں خصوصاً جناب ہمارے سینئر ساتھی ہیں محمود خان اچکزئی صاحب نے جس کا ذکر کیا کہ اگر پرائم منسٹر سب ممبرز کو ہاؤس کے، میں تو کہوں گا کہ دونوں ہاؤسز کے Parliamentarians کو، تو in fact میں یہ share کر سکتا آپ سے کہ یہ planned تھا انیس یا بیس کو کہ پرائم منسٹر صاحب کو invite کریں گے کھانے پہ اور یا وہ لنچ ہو گا یا ڈنر ہو گا۔ لیکن چونکہ ہماری ایک کولیگ محترمہ طاہرہ آصف صاحبہ کا جو لاہور میں حادثہ ہوا اور پھر وہ انتقال کر گئیں تو اس وجہ سے پھر اس کو کینسل کیا گیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلا جو سیشن ہے جہاں تک میری اطلاع ہے both Houses کا رمضان شریف میں آپ کچھ دن ملنا چاہتے ہیں آٹھ دس دن، اس میں ہم افطاری arrange کر سکتے ہیں، request کر سکتے ہیں پرائم منسٹر صاحب کو یا پھر اگر یہ اگست میں ہو گا تو اس میں پھر لنچ یا ڈنر۔ تو ایک in principal جو انہوں نے کہا ہے کہ میں پرائم منسٹر صاحب کے behalf پہ اس proposal کو

accept کرنا ہوں اور انکی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک کھانا یا افطاری جو بھی ہو گا اگلے سیشن میں according to timing of the Session انشاء اللہ تعالیٰ arrange ہو گی۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: جی محمود خان صاحب۔

جناب محمود خان اچکزئی: سر قریشی صاحب تو ہمارے مخدوم ہیں۔ میری تجویز کچھ اور تھی۔ میں بین السطور یہ کہنا چاہتا تھا کہ party leadership including Asif Ali Zardari to discuss the role of the undemocratic forces میں کھانوں وانوں والا آدمی نہیں ہوں۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ پیپلز پارٹی یہ کہتی کہ آج کا دن اس لئے بھی مبارک ہے، ہمارا بھٹ پاس ہوا کہ آج محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی شہادت کا دن بھی ہے۔ ولادت کا دن تھا۔ میں نے اس لئے چھوڑا کہ یہ clarification کر دیں گے۔ they forget it. یہ اس لحاظ سے اہم دن ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ ہماری انتہائی اہم لیڈر جس برے انداز سے وہ شہید ہوئیں، ان کی شہادت کے دن،

جناب سپیکر: ان کی پیدائش کے دن۔

جناب محمود خان اچکزئی: اور پھر 21st June is the longest day of the calendar. میں کھانے وانے کی بات کر رہا، وہ غلط سمجھے۔ میری تجویز یہ تھی کہ political leadership must get together, I mean democratic political leadership, they should be brought

there must be a ضرورت پر مبنی and this thing be discussed if democratic front to face the undemocratic forces. Thank you.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the National Assembly Session summoned on Tuesday, the 3rd June 2014 on the conclusion of its business.

**President
Mamnoon Hussain**

(The House was prorogued.)